قادیانیوں کو دعوتِ فکر

www.KitaboSunnat.com

عطا محمد جنجوعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ

اور یہ میری سیدھی راہ ہے پس اسی پر چلو

قادیانیوں کو دعوت فکر

مؤلف

عطا محمد جنجوعہ

نظر ثانی و تقدیم

فضیلۃ الشیخ خاور رشید بٹ

حواشی و مراجعت

عزت مآب مولانا محمد الیاس چنیوٹی حفظہ اللہ

دار النوادر

الحمد مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور فون: ۰۳۰۰ ۸۸۹۸۶۳۹

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ

۲۰۲۰ء

نام کتاب: .... قادیانیوں کو دعوت فکر

مؤلف: .... عطا محمد جنجوعہ ولد خوشی محمد

صفحات: ۲۰۸

بفرمائش مہر محمد طارق ڈاہر 0300 7705043

الاصلاح اسلامک مشن سکول، مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

ملنے کا پتہ

مکتبہ ابن احمد فیصل کالونی

جھاوریاں (سرگودھا) 0302 4673969

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ○ اَللّٰھُمَّ
بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی
اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ○

انتساب

ہمشیرہ "منظور فاطمہ" مرحومہ

کے نام

جن کو خاتم النبیین محمد ﷺ سے والہانہ عقیدت و محبت

تھی وہ کثرت سے درود شریف پڑھنے کا اہتمام کرتی تھیں

وہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، صابرہ وشاکرہ خاتون

بیماری کے ایام میں الحمدللہ کہتے ہوئے

جہان فانی سے رخصت ہوئیں۔

اللہ اُن کی بشری لغزشوں سے درگزر فرمائے اور

جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

[عطا محمد جنجوعہ]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ترتیب

- انتساب ۳
- تصویر کے دورخ (از: مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ) ۷
- حرفے چند (مولانا محمد اسحٰق بھٹی) ۸
- مقدمہ (مولانا خاور رشید بٹ) ۹
- تجزیہ (پروفیسر ڈاکٹر سعید احمد چنیوٹی) ۱۳
- تقریظ (صاحبزادہ خالد سیف اللہ) ۱۵
- حاصل مطالعہ (حافظ محمد اکرم طوفانی) ۱۶
- تقریظ (مولانا محمد الیاس چینیوٹی) ۱۸
- حروف چند (سیّد محمد کفیل بخاری) ۱۹
- پیش لفظ (از مؤلف) ۲۱
- حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۲۵
- قادیانی شبہات کا ازالہ ۳۶
- مرزا قادیانی کے بعض لغویات ۵۸
- دعوتِ فکر ۶۲
- مرزا قادیانی مہدی موعود کیوں نہیں ۶۵
- قادیانی خلافت جھوٹی کیوں؟ ۶۸
- آخری آسمانی فیصلہ ۷۱
- ہفت روزہ ''لاہور'' کے اعتراضات کا رد ۸۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام پر دلیل ۱۲۰
- خلافت فی الارض جہاد سے قائم ہوگی ۱۲۲
- مرزا کی زبان بازاری یا روحانی ۱۲۹
- قادیانی گستاخانہ عقائد، دعوت فکر ۱۳۴
- کذب مرزا کی دلیل ۱۵۱
- غور وفکر کا محور ۱۵۲
- عقیدۂ ختم نبوت ۱۵۴
- خاتم النبیین کا مفہوم اور شبہ کا ازالہ ۱۵٦
- خاتم النبیین کا اعزاز ۱٦۵
- حیات عیسیٰ علیہ السلام میں حکمت الٰہی ۱٦۹
- تجھی پہ ختم ہے روح الامین کی نامہ بری ۱۷۸
- قادیانیوں کو دعوتی و اصلاحی پیغام ۱۹۵
- مصادر ومراجع ۲۰۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصویر کے دو رخ

''تصویر کا ایک رخ تو یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی میں یہ کمزوریاں اور عیوب تھے۔ اس کے نقوش میں توازن تھا، قد و قامت میں تناسب نہ تھا، بات کا پکا نہ تھا، بزدل اور ٹوڈی تھا، تقریر و تحریر ایسی ہے کہ پڑھ کر متلی ہونے لگتی ہے۔ لیکن میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ اگر اس میں کوئی کمزوری نہ بھی ہوتی، وہ مجسمہ حسن و جمال ہوتا، قویٰ میں تناسب ہوتا چھاتی 45 انچ کی، کمر ایسی کہ سی آئی ڈی کو بھی پتہ نہ چلتا، بہادر بھی ہوتا، مرد میدان ہوتا، کیریکٹر کا آفتاب اور خاندان کا ماہتاب ہوتا، شاعر ہوتا، فردوسی وقت ہوتا، ابوالفضل اس کا پانی بھرتا، خیام اس کی چاکری کرتا، غالب اس کا وظیفہ خوار ہوتا، انگریزی کا شیکسپیئر اور اردو ابوالکلام ہوتا، پھر نبوت کا دعویٰ کرتا تو کیا ہم اسے نبی مان لیتے؟ میں کہتا ہوں اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ دعویٰ کرتے کہ جسے تلوار حق نے دی اور بیٹی نبی نے دی، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، سیدنا فاروق اعظم اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی دعویٰ کرتے تو کیا بخاری انہیں نبی مان لیتا؟ نہیں ہرگز نہیں، میاں! آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کائنات میں کوئی انسان ایسا نہیں جو تخت نبوت پر سج سکے اور تاج امامت و رسالت جس کے سر پر ناز کرے۔'' (اقتباس تقریر ستمبر 1951ء، کراچی)

(مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرفِ چند

چند روز پیشتر ایک صاحب سے ملاقات ہوئی۔ اکہرا بدن، درمیانہ قد، گندمی رنگ، بات چیت میں اخلاص نمایاں اور علم کا عنصر ہویدا۔ ان کا اسم گرامی ہے، عطا محمد جنجوعہ ۱۳ فروری ۱۹۵۳ء کو کوٹ بھائی خان (سرگودھا) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی دینی تعلیم اپنے جدامجد اللہ دین معمارؒ اور حافظ سراج الدینؒ سے حاصل کی۔

میٹرک پاس کرنے کے بعد سرگودھا گئے اور گورنمنٹ کالج میں داخلہ لیا تو وہاں ممتاز علمائے دین مولانا مفتی محمد صدیقؒ اور مولانا محمد ابراہیم کمیرپوریؒ کی خدمت میں حاضر ہونے کا مواقع میسر آئے اور ان سے اخذ فیض کیا۔ پھر تدریس کورس کی منزل طے کی اور محکمہ تعلیم میں بطور ٹیچر خدمات سرانجام دینے لگے۔ کچھ عرصہ قبل گورنمنٹ ہائی سکول کوٹ بھائی خان سے ریٹائرمنٹ ہوئی۔

عطا محمد جنجوعہ سے بے شک بالمشافہ ملاقات چند روز پہلے ہوئی لیکن ان کی قلمی افکار کی بنا پر ان سے مدتوں سے شناسائی ہے۔ ان کے رشحاتِ قلم مسلسل مختلف رسائل و جرائد میں چھپ رہے ہیں۔ میرے سمیت بے شمار قارئین کرام اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ مرزائیت سے متعلق ان کے مضامین کو بالخصوص لائق مطالعہ سمجھا جاتا ہے۔ اس موضوع کو وہ جس اسلوب میں زیرِ بحث لاتے ہیں وہی انہی کا حصہ ہے۔

محمد اسحاق بھٹیؒ

اسلامیہ کالونی، سانده لاہور

۵ ستمبر ۲۰۱۳ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

پیغمبر اسلام ﷺ کی پیشین گوئی کے مطابق مسلمان کئی فرق اور گروہوں میں بٹ گئے لیکن باوجود ہزار اختلافات کے عقیدہ ختم نبوت پر سب کا اتفاق تھا اور جس نے دعوئ نبوت کیا اسے اسلام سے خارج سمجھا گیا نیز اگر مسلمانوں کو اس فتنے کو جڑ سے اکھاڑنے کے لیے جانوں کے نذرانے پیش کرنے پڑے تو دریغ نہیں کیا گیا۔

وجہ واضح ہی ہے کہ اگر محمد کریم ﷺ کے بعد بھی دعوئ نبوت کی اجازت دی جائے تو آپ کو تمام انبیاء سے ممتاز کرنے والی خصوصیت باطل ہو کر رہ جاتی ہے، اور اسلامی وحدت پارہ پارہ ہو جائے گی۔

رسول اکرم ﷺ نے بتا دیا تھا کہ میرے بعد تیس بڑے بڑے کذاب اور دجال آئیں گے جو مدعی نبوت ہوں گے لیکن یاد رکھو میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(صحیح ابو داؤد: ٤٢٥٢)

کئی لوگوں نے اس میدان میں اترنے کی کوشش کی اور ذلت ورسوائی ان کے مقدر میں آئی۔

پچھلی صدی میں بھی دو افراد نے قسمت آزمائی کی، ایران میں بہاء اللہ اور ہندوستان میں مرزا غلام احمد قادیانی، پہلا شخص کوئی شاطر نہ تھا سو اس نے واضح طور پر کہہ دیا اسلام کے ساتھ میرا کوئی تعلق نہیں اسی لیے اس کا خطرہ کم ہو گیا جبکہ ثانی الذکر نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے دلوں سے سرسبز تعلیمات محمدیہ کو نکالنے کی کوشش کی یہ چونکہ انگریز سامراج کا خودکاشتہ پودا تھا۔ اس لیے جو شخص اس کے دام تزویر میں پھنس گیا اس کی محبت مکہ اور مدینہ سے کم ہو کر لندن، تل ابیب اور قادیان کے ساتھ زیادہ ہو گئی، انگریز سامراج محبوب اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمان معتوب قرار پائے، اس کے دل سے جہاد جیسے اہم فریضہ کی انجام دہی حرامی پن کا فتویٰ سمجھا گیا اور ایک ایسے شخص کو جو کسی کم درجہ کے انسان کی برابری کرنے کے قابل نہیں اسے اولیاء اور اتقیاء ہی سے نہیں بلکہ انبیاء سے بھی افضل گردانا گیا معاملہ یہی تک نہیں رکا بلکہ اس شخص کو سید الاولین والآخرین حضرت محمد ﷺ کے برابر لا کھڑا کر دیا گیا۔

ایک قدم اس سے بھی آگے بڑھایا گیا اور اس قادیانی متنبی کو سید البشر، خطیب الانبیاء، امام الانبیاء، شفیع المذنبین جناب محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی ارفع واکمل سمجھا گیا۔

جتنی قادیان نے مختلف زمانوں میں دعاوی کے مختلف مدارج طے کیے، کبھی ملھم، محدث، مجدد، مہدی، ظلی نبی، بروزی نبی، امتی نبی اور کبھی کھل کر نبی ورسول ہونے کا دعویٰ کیا، اور اس سے بھی ایک سیڑھی آگے بڑھا اور شریعت لانے والا نبی ہونے کا دعویٰ کیا جیسا کہ مرزا قادیانی کی کتاب "اربعین نمبر۴ صفحہ ۶ خزائن: ۱۷/ ۴۳۵" سے معلوم ہوتا ہے، مزید یہ کہ اس نے اپنے منکرین کو کافر قرار دیا ہے۔ (دیکھئے: حقیقۃ الوحی، ص ۱۶۳، خزائن: ۲۱/ ۱۶۷)

دوسری جگہ لکھتا ہے کہ وہی نبی اپنے منکرین کو کافر کہہ سکتا ہے جو نئی شریعت اور احکام جدیدہ لائے۔ (تریاق القلوب، در حاشیہ ص: ۳۰۴، خزائن: ۱۵/ ۴۳۲)

معلوم ہوا اس کا دعویٰ شریعت والے نبی کا تھا جسے تشریعی نبی کہا جاتا ہے۔

قرآن مجید نے محمد ﷺ پر ختم نبوت کا اعلان کیا ہے جیسا کہ (البقرہ: ۴، النساء: ۱۶۲) اور (الاعراف: ۳۵، البقرہ: ۸۷، الصف: ۶) سے معلوم ہوتا ہے بلکہ سورۃ (الاحزاب: ۴۰) میں تو دو ٹوک الفاظ میں آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین قرار دیا جس کی تفسیر خود آنحضرت ﷺ نے آخر میں آنے والا نبی کیا ہے۔ (حوالہ گزر چکا ہے)

مرزا قادیانی بھی پہلے پہل اس کا یہی ترجمہ اور مطلب بیان کیا کرتا تھا۔

(دیکھئے: ازالہ اوہام، ص ۶۱۴، خزائن: ۳/ ۴۳۱، حمامۃ البشریٰ، ص ۲۰، خزائن: ۷/ ۲۰۰)

لیکن جب خود جی چرایا تو اس کی تاویل شروع کر دی جس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ (دیکھئے: حقیقۃ الوحی، ص ۹۷، حاشیہ خزائن: ۲۲/ ۱۰۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ختم نبوت کا مسئلہ ایسا اہم ہے کہ پیغمبر اسلام نے بھی مختلف انداز میں اسے واضح کر دیا تا کہ کسی کے لیے دم مارنے کی گنجائش نہ رہے۔

کبھی فرمایا: نبوت کے محل کی میں آخری اینٹ ہوں۔ (بخاری، رقم: ۳۵۳۵)

کبھی فرمایا: میں آخری نبی ہوں۔ (مسلم، رقم: ۱۳۹٤)

مزید فرمایا: میرے بعد نبوت نہیں۔ (مسلم، رقم: ٢٤٠٤)

یہ بھی ارشاد ہے: بنی اسرائیل میں جب ایک نبی وفات پا جاتا تو دوسرا نبی آ جاتا لیکن میرے بعد نبی نہیں ہے بلکہ خلفاء ہوں گے۔ (بخاری، رقم: ٣٤٥٥۔ مسلم، رقم: ١٨٤٢)

یہاں پر ایک مغالطے کا ازالہ ضروری خیال کرتا ہوں وہ یہ کہ اگر آنحضرت ﷺ آخری نبی ہیں تو پھر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام امت محمدیہ میں کیا کرنے آئیں گے؟

یاد رکھیں نبی ﷺ نے اپنے بعد ایسے نبی کے آنے کی نفی کی ہے جو نئے سرے سے نبوت کا دعویٰ کرے کیونکہ (ابن ماجہ، رقم: ۲۸۷۱) میں حدیث کے الفاظ ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں، وانه ليس كائن بعد نبی، جبکہ عیسیٰ علیہ السلام آپ سے پہلے کے نبی ہو چکے ہیں انہیں نئے سرے سے نبوت نہیں ملے گی قرآن مجید میں جناب عیسیٰ علیہ السلام کا قول یوں نقل ہوا میں اپنے بعد آنے والے احمد نبی کی بشارت دینے کے لیے آیا ہوں (الصف:٦) لہٰذا وہ آخری کیسے ہو سکتے ہیں؟ بشارت پہلے آنے والا ہی دیتا ہے۔

کسی انسان کا آخری بچہ پہلے وفات پا جائے اور بڑا لمبی عمر پالے تو یہ آخری بچہ نہیں بنتا بلکہ آخری وہی ہے جو آخر میں پیدا ہوا، ہاں اگر اس کے گھر میں کوئی اور بچہ پیدا ہو تو پھر آخریت متاثر ہوگی لہٰذا مسلمانوں کا دعویٰ یہی ہے کہ نبی محمد ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا اور جو دعویٰ کرے گا وہ نبی نہیں بلکہ متنبی ہوگا۔

زیر نظر مقالا جات معروف کالم نگار محترم جناب عطا محمد صاحب جنجوعہ کے ترتیب کردہ ہیں جنھیں اول تا آخر میں نے پڑھا ہے اور اپنے موضوع پر کافی وشافی پایا ہے۔

کسی بھی مسلمان کے لیے یہ بڑے فخر کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے ختم نبوت کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حفاظت کا کسی بھی انداز سے کام لے۔

محترم عطاء محمد جنجوعہ واقعی لائق تحسین ہیں کہ انہیں بھی ختم نبوت کے چوکیداروں میں جگہ نصیب ہوئی، اللہ تعالیٰ ان کی تحریر کو ان کے لیے باعث نجات اور بھٹکے ہوئے لوگوں کے لیے باعث ہدایت بنائے۔ آمین

خاور رشید بٹ

دار العلوم المحمدیہ لوکو ورکشاپ مغلپورہ لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تجزیہ

مضامین کا مندرجات کتاب اور اسلوب تحریر کا عکاس ہے۔ اس طرح عنوان سے یہ بھی واضح ہے کہ اس کتاب کے مخاطبین کون ہیں اور کیوں لکھی گئی ہے اور انداز تحریر کیا؟ اگرچہ مؤلف کے نام کا لاحقہ ''جنجوعہ'' سنتے ہی ذہن میں تصوراتی طور پر معرکہ آرائیوں کی داستان گردش کرتی ہے۔ اس کے برعکس اُن کا انداز تحریر عاجزانہ، ناصحانہ، داعیانہ اور سوز ہمدردی کے جذبات سے معمور ہے کہ وہ قادیانیوں کو دعوتِ اسلام کے لیے کس قدر بے قرار اور مضطرب ہیں ان سے ملاقات کرنے والا اُن کی تحریر سے زیادہ متواضعانہ شخصیت سے متاثر ہوتا ہے۔ بقول اسحاق بھٹی صاحب:

بات چیت میں اخلاص نمایاں اور علم کا عنصر ہویدا ہے

عقائد و نظریات کو دوسروں پر مسلط اسلامی روح کے منافی ہے۔ قرآن مجید نے اسلوب دعوت کے جو اصول بتائے ہیں انہیں اپنا کر ہی داعی اپنے مقصد میں کامیاب ہوسکتا ہے۔ حالات حاضرہ کے تناظر میں اس میدان میں کام کرنے والوں کو اپنے طریقہ کار پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ قادیانیت کی نسل نو جنہوں نے کبھی اسلام اور اہل اسلام کو دیکھا ہی نہیں وہ اس ماحول سے نہ آشنا ہیں اور محض پروپیگنڈہ اور جذباتی ماحول کی پیداوار ہیں۔ اُن تک دعوت اسلام پہنچانے کا طریقہ کار کیا ہے؟

برصغیر میں شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کا نام مثالی کردار ادا کرنے والوں میں نمایاں ہے جن کی حیات کا ہر لمحہ دلحظہ فتنہ قادیانیت کی تردید میں گزرا۔ اسلوب بیان کی لطافت اور شگفتہ انداز نے اُن کی تحریر کو چار چاند لگا دیے۔ فریق مقابل خواہ کتنی ہی پست ظرفی کا مظاہرہ کرتا پھر بھی آپ کی تحریر بہرصورت وقار، سنجیدگی کا مرقع ہوتی اس کو قرآن مجید نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکمت اور موعظہ حسنہ سے تعبیر کیا ہے۔

ختم نبوت کے موضوع پر دور حاضر میں سنجیدہ اور باوقار دلائل عقلیہ ونقلیہ سے مرقع تالیف حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ کی ''ختم نبوت'' ہے یا مسئلہ ختم نبوت کے اہم پہلوؤں کو اجاگر کرنے والی کتاب غزالی دوران مولانا محمد حنیف ندویؒ کی ''مرزائیت نئے زاویوں سے'' مطالعہ کے قابل ہے۔

زیر نظر کتاب بھی اسی داعیانہ اسلوب اور حکیمانہ طرز فکر کی عکاسی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور جس دعوتی مقصد کے لیے لکھی گئی ہے اس میں کامیاب ہو۔ آمین

پروفیسر ڈاکٹر سعید احمد چنیوٹی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

الحمد للّٰہ رب العلمین الصلوٰۃ والسلام علٰی رسولہٖ الکریم
وعلٰی آلہ طیبین الطاھرین واصحابہ النجباء بررۃِ الکرام ۔

میں نے تفصیل کے ساتھ ''قادیانیوں کو دعوتِ فکر'' کے ایک ایک لفظ کا مطالعہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان قادیانیوں کو ہدایت نصیب فرمائے اور وہ گمراہی سے نکل کر دوبارہ اسلام میں داخل ہو جائیں اور استادِ محترم جناب عطا محمد جنجوعہ صاحب کے لیے یہ کتاب توشۂ آخرت بنے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہر طرح کے فضل کی امید ہے اور اس کے مطالعہ سے اگر ایک بھی قادیانی دینِ حق یعنی دینِ اسلام کی طرف راغب ہو گیا تو یہ ان کے لیے بخشش کا سبب بن جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نصیب فرمائے اور اُن کی اس کاوش کو ان کے لیے وسیلۂ آخرت بنائے اور اس کتاب کو قبولیت عامہ نصیب ہو۔

والدعا

احقر العباد خالد سیف اللہ

۲۷ رجب المرجب ۱۴۴۱ھ

خانقاہ عالیہ نقشبندیہ بیربل شریف (سرگودھا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاصل مطالعہ

''قادیانیوں کو دعوت فکر'' یہ کتاب کا نام ہے اور اس کے مصنف محترم عطاء محمد جنجوعہ صاحب ہیں جو جھاوریاں (ضلع سرگودھا) کے قریب بستی کوٹ بھائی خان میں رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو موجودہ پُرفتن دور میں ایمان لیوا فتنوں کے تعاقب کی توفیق عطاء فرمائی ہے، مذکورہ بالا عنوان سے لکھی ہوئی اس کتاب میں حقیقتاً جنجوعہ صاحب نے موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق قدم اٹھایا ہے جو قابل قدر ہے اور حدیث رسول پاک ﷺ کے مطابق جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت پر فتنوں کا ایک وقت آئے گا جس میں ایمان کی حفاظت اس طرح مشکل ہو جائے گی جس طرح ہتھیلی پر انگارہ رکھنا مشکل ہوتا ہے تو فرمایا کہ اے میرے صحابہؓ اس دور میں جو آدمی مقتضیات دین کو لوگوں کے سامنے رکھے گا (یعنی دین کا جو بھی حصہ بیان کا تقاضہ کرے گا) تو تمہارے پچاس آدمیوں کے عمل کے برابر ثواب پائے گا۔ (انوار الباری، اردو شرح صحیح بخاری، ج ۳، ص ۱۳۶، مطبع امدادیہ ملتان)

میں سمجھتا ہوں کہ جناب جنجوعہ صاحب نے جن دو فتنوں کا انتخاب کیا ہے اس دور میں دین کا تقاضہ بھی یہی ہے کیونکہ عیسائی اکثر اوقات توہین رسالت کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اس پر گفتگو ضروری تھی اور دوسرا عقیدہ ختم نبوت جو قرآن و حدیث کی روشنی میں ایک بنیاد اور تمام عقائد و مسلمات کے لیے موقوف علیہ ہے گویا یوں کہا جائے تو بہتر ہوگا کہ اسلام کی بقاء کا مدار ہی عقیدہ ختم نبوت پر ہے اور اس کی مین وجہ یہ ہے کہ اس عقیدہ کا تعلق حضور ﷺ کی ذات کے ساتھ ہے جیسا کہ دو سو دس احادیث اور قرآن کریم کی ایک صد کے قریب آیات میں کہیں صراحتاً، کہیں اشارۃً، کہیں دلالۃً اسی بات کو بیان کیا گیا ہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس عقیدہ پر حضور ﷺ کی ذات سے لے کر اب تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب بھی کسی بدبخت نے حملہ آور ہونے کی ناپاک کوشش کی ہے تو اس کو وقت کے حکمرانوں اور مسلمانوں نے تختہ دار پر لٹکایا ہے۔ اس دور میں اس مقدس عقیدہ پر مرزائی اور مرزائی نواز طبقہ جس طرح حملہ آور ہیں اس لیے اس پر گفتگو کرنا اور اس کا دفاع کرنا بھی مقتضیات دین کا ایک عظیم حصہ ہے۔ جنجوعہ صاحب اس لحاظ سے مبارک باد کے مستحق ہیں کہ اللہ پاک نے ان کو ہر دو موضوعات پر قلم اٹھا کر امت کی رہنمائی کی توفیق عطاء فرمائی، خصوصاً فتنہ قادیانیت تاریخ کائنات کا بدترین فتنہ ہے جس کی مثال پہلے ادوار میں نہیں ملتی، اس لیے کہ قادیانی حضرات اسلام کا لیبل لگا کر سادہ لوح مسلمانوں کے ایمانوں پر ڈاکہ زنی میں ہمہ تن مصروف ہیں، وہ دھوکہ دیتے ہیں کہ ہم کلمہ، نماز، روزہ اور دیگر تمام عبادات کرتے ہیں وغیرہ۔ لیکن جنجوعہ صاحب نے ان کی فریب کاری کے پول کھولے ہیں۔ لہٰذا تمام قادیانیوں کے لیے یہ کتاب راہ نجات تلاش کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اور مسلم علماء وخطباء کے لیے کافی علمی مواد ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی کو شرف قبولیت نصیب فرما کر مسلمانوں اور بالخصوص مرزائی نوازوں کو استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حافظ محمد اکرم طوفانی

چیئرمین: خاتم النبیین ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

ختم نبوت اکیڈمی لکڑ منڈی سرگودھا

0300-9606593

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی کے زیر اہتمام بین الاقوامی میانہ روی اور اعتدال پسندی کانفرنس منعقدہ ۲۷ تا ۲۹ مئی ۲۰۱۹ء میں شرکت کے لیے تیاری کر رہا تھا کہ میرے بڑے ہی پیارے مذہبی دوست جناب طارق ذاہر صاحب سابقہ کونسلر میونسپل کمیٹی چنیوٹ نے اپنے فاضل دوست جناب عطاء محمد جنجوعہ صاحب کا تیار کردہ مسودہ ''قادیانیوں کو دعوتِ فکر'' عنایت کیا کہ مؤلف علام چاہتے ہیں کہ میں اس کی نظر ثانی کروں میں اگرچہ اس کے اہل تو نہ تھا لیکن موصوف کے حسن ظن اور ان کی طیب خاطر کے لیے میں نے مسودہ قبول کیا اور وعدہ کیا کہ مکہ مکرمہ کے سفر میں اس کا مطالعہ کروں گا۔ کانفرنس کے اوقات سے وقت نکال کر میں نے مطالعہ شروع کر دیا دو دن بعد الریاض (سعودی عرب) پہنچا تو روزے کی برکت سے کھلا وقت مل گیا۔ دو دنوں میں حرفاً حرفاً اس گرانقدر محققانہ مسودہ کا مطالعہ مکمل کیا۔ جیسے جیسے صفحات میں آگے بڑھتا گیا دلچسپی بڑھتی گئی۔

ماشاء اللہ کہ حیات عیسیٰ علیہ السلام کو عقلاً نقلاً بہت ہی بہترین انداز میں ثابت کیا اور ساتھ ہی ساتھ قادیانیوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے افراط وتفریط کا شکار ہونے والے یہودیوں اور عیسائیوں کو خوب جھنجھوڑا ہے اور دعوت فکر دی ہے۔ میں نے اس کتاب کو بہت ہی مفید پایا ہے، عبارت کی آسانی اور مزید تائید کے لیے اپنی طرف سے کہیں کہیں کچھ جملوں کا اضافہ کیا ہے اور کچھ تجاویز بھی دی ہیں قبول ہو جائیں تو زہے نصیب اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس کتاب سے استفادہ کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

میری رائے یہ ہے کہ یہ کتاب ہر گھر میں موجود ہونی چاہیے اور یہ کتاب مؤلف علام، میرے لیے اور اس میں کسی طرح کا بھی تعاون کرنے والوں کی بخشش کا ذریعہ بنے۔

مولانا محمد الیاس چنیوٹی

امیر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان

وممبر صوبائی اسمبلی پنجاب

۲ جون ۲۰۱۹ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حروفِ چند

اسلام کی دعوت انسانیت کی سب سے بڑی خدمت ہے۔ محسن انسانیت، خاتم الانبیاء والمرسلین سیدنا محمد کریم ﷺ بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لیے مبعوث ہوئے۔ اب صبح قیامت تک تمام زمانے آپ ہی کی نبوت و رسالت سے منور رہیں گے۔ ہر زمانے کے انسان آپ ہی کی نبوت سے رشد و ہدایت حاصل کرتے رہیں گے اور آپ ہی کی نبوت کی اتباع کاملہ کے نتیجے میں قیامت کے دن مغفرت و جنت حاصل کریں گے۔

سید المرسلین و خاتم النبیین ﷺ نے اپنے سے پہلے اور اپنے بعد قیامت تک اور مابعد قیامت تمام زمانوں کے حالات سے بنی نوع انسان کو باخبر فرمایا۔ خیر و شر، فتنوں اور مصیبتوں سے مطلع بھی فرمایا اور کامیابی کا راستہ بھی بتایا، یہ منصب ختم نبوت کا تقاضا تھا کہ اب آپ کے بعد کوئی نبی پیدا ہی نہیں ہوگا اس لیے اُمت کو تمام احوال سے باخبر فرمادیا۔

محترم عطاء محمد جنجوعہ سے میری بالمشافہ ملاقات نہیں، انہوں نے اپنی کتاب ''قادیانیوں کو دعوت فکر'' کا مسودہ مطالعے کے لیے مجھے ارسال فرمایا اور متعدد بار فون کر کے اس کتاب پر چند حروف لکھنے کی خواہش کا اظہار بھی فرمایا۔ فون پر اُن کی آواز سے اندازہ ہوا کہ عمر رسیدہ بزرگ ہیں۔ دوسرا تاثر یہ قائم ہوا کہ بہت ہی مخلص، انتہائی سادہ، شریف النفس اور محبت و درد سے معمور دل والے انسان ہیں۔ جبکہ کتاب کے مطالعے نے میرے احساسات و تاثرات کی مکمل تائید کردی۔ ان کا دل اسلام کی دعوت کے لیے بے قرار و مضطرب ہے۔

''قادیانیوں کو دعوت فکر'' اسی بے قراری و اضطراب کی پکار و اظہار ہے۔ محترم عطاء محمد جنجوعہ کے یہ مقالات ملک کے مختلف رسائل و جرائد خصوصاً ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور میں بکثرت شائع ہوئے، جنہیں اب وہ مرتب کتابی شکل میں شائع کر رہے ہیں۔

اس کتاب میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی ذات گرامی سے متعلق یہودیوں، عیسائیوں اور قادیانیوں کے عقائد و نظریات کو خاص طور پر زیر بحث لایا گیا ہے۔ چونکہ یہودی اور عیسائی تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے اس لیے اُن کا معاملہ مختلف ہے، لیکن قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہہ کر اپنے باطل عقیدے کو اسلام سے تعبیر کرت ہیں۔ یہ اسلام کے خلاف :یک خطرناک چال اور خوفناک واردات ہے جس کے ذریعے مسلمانوں کے ایمانوں کو لوٹ کر انہیں گمراہ کیا جاتا ہے۔ قادیانی حدیث میں آنے والے مسیح کی پیش گوئی کو مرزا غلام قادیانی پر چسپاں کر کے اُسے مسیح موعود قرار دے کر نعوذ باللہ نبی مانتے ہیں۔ محترم عطاء محمد جنجوعہ نے حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے قرآن و حدیث اور اجماع امت کی روشنی میں عقلی و نقلی دلائل سے امت کا صحیح عقیدہ پیش کیا ہے۔ قادیانیوں کے باطل عقائد کی تردید کر کے انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی ہے۔ انہوں نے مرزا قادیانی کی تحریروں سے بھی اس کے دعوؤں اور مزعومہ باطل عقائد کا ابطال کر کے قادیانیوں کو دعوت فکر دی ہے، نیز قادیانیوں کے شبہات و مغالطات کا نہایت علمی انداز میں ازالہ کیا ہے۔

داعیانہ اسلوب تحریر نے کتاب کی وقعت میں اضافہ اور اہمیت دو چند کر دی ہے۔ دعوت کے قرآنی اسلوب، حکمت، موعظت اور نصیحت کو اختیار کیا ہے۔ کتاب میں حسن ہے ابتذال نہیں۔ ہم بحیثیت انسان قادیانیوں کے مخالف نہیں، ان کے عقیدے کے مخالف ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ امت کے اجماعی صحیح عقیدے کو قبول کر کے اسلام کے نورانی ماحول میں آ ئیں، جہنم میں جانے سے بچ جائیں اور جنت کے حق دار بن جائیں۔ میرا یقین ہے کہ اگر قادیانی اس کتاب کا غیر جانبدار ہو کر مطالعہ کریں تو ان کے قلوب حق و ہدایت کی روشنی سے منور و مستنیر ہو جائیں گے، یہی اس کتاب کا مقصود اور مصنف کی خواہش ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

خادم ختم نبوت، امیدوار شفاعت ختم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم

سیّد محمد کفیل بخاری

نائب امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

۵/ جمادی الثانی ۱۴۴۱ھ ۳۱ جنوری ۲۰۲۰ء

یوم الجمعہ، دار بنی ہاشم ملتان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

عقائد ونظریات کو دوسروں پر زبردستی مسلط کرنا انتہا پسندی ہے۔ البتہ حکمت عملی سے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی دعوت دینا خیر خواہی ہے۔ اس جذبہ کے تحت قادیانیوں کے لیے دعوتی پیغام ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے جنہوں نے خوشخبری دی کہ میرے بعد نبی آئے گا جن کا نام ''احمد'' ہوگا۔ آپ نے قوم کو اللہ کی وحدانیت کا درس دیا اور اعمال صالحہ کی ترغیب دی، وہ آپ کے جانی دشمن بن گئے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کو یہودیوں کے شر سے بچا کر آسمان پر اٹھالیا۔ مخبر صادق محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة .))

(صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم: ٣٤٤٨)

''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ عنقریب تم میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام حاکم عادل کی حیثیت سے نازل ہوں گے صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔''

عیسائیوں نے مسیح کی بن باپ پیدائش اور دیگر معجزات میں مظاہر قدرت دیکھ کر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ کہا۔ اسی طرح مرزا قادیانی نے نزول مسیح کی علامات کی آڑ میں مسیح موعود کا دعویٰ کیا اور جہاد کے حرام ہونے کا اعلان کیا۔ مرزا نے اپنی چرب زبانی، علمی خیانت اور انگریز کی سرپرستی میں سادہ لوح مسلمانوں کو ورغلانا شروع کر دیا۔ مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد لدھیانویؒ نے قادیانی فتنہ کی پوری طرح سرکوبی کی اور علماء امت کو اس کے کفریہ عقائد سے بروقت آگاہ کیا۔

پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑویؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسریؒ نے مرزا غلام احمد قادیانی اور اُس کے چیلوں کو علمی میدان میں لاجواب کیا اور اصل حقیقت کو واضح کیا کہ لڑائی کب موقوف ہوگی۔ جب امام مہدی علیہ السلام شام میں دجال کے خلاف جہاد کر رہے ہوں گے۔ اُس وقت حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام دمشق کی مسجد کے مشرقی مینار پر نازل ہوں گے اور جہاد میں شریک ہو کر باب "لد" پر دجال کو قتل کریں گے اور لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دیں گے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کا بقید حیات ہونا عیسائیوں کے عقیدہ کفارہ اور تقدس صلیب کی نفی ہوگی اس بنا پر وہ اسلام قبول کرلیں گے اور صلیب توڑنے اور خنزیر کو قتل کرنے کا کام کریں گے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد پر تمام ملل نیست و نابود ہو جائیں گی اُن کی آمد پر عالمی سطح پر اسلام کا غلبہ ہو جائے گا۔ اس طرح جہاد کرنے اور جزیہ وصولی کی وجوہات کا خاتمہ ہو جائے گا۔ علماءِ حق نے قادیانیوں کو بحث مباحثہ اور مناظروں میں شکست فاش دی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے وعظ و نصیحت کے دوررس نتائج برآمد ہوئے۔

تقسیم ہند کے دوران قادیانی گروہ نے منافقانہ کردار ادا کیا۔ چنانچہ مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، سید محمد داؤد غزنویؒ، ابوالحسنات سیّد محمد احمد قادریؒ اور دیگر علماء کرام نے پاکستان کے گوشہ گوشہ میں جلسے منعقد کر کے قادیانی دجل و فریب کو بے نقاب کیا اور امت مسلمہ میں خاتم النّبیین محمد ﷺ سے والہانہ عقیدت و محبت کے جذبہ کو بیدار کیا جنھوں نے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں مرمٹنے کا عملی ثبوت دیا۔ ۱۹۷۴ء میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تحریک نے شدت اختیار کرلی۔ قومی اسمبلی نے بحث مباحثہ کے بعد قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

پاکستان کی نظریاتی و جغرافیائی سرحدوں کے تحفظ کے لیے قادیانیوں کا تعاقب ناگزیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقاضا ہے۔ تاہم ان کو اسلام کی دعوت دینا بھی مذہبی فریضہ ہے کیونکہ وہ نوجوان جو قادیانی خاندان میں پیدا ہوئے وہ کردار مرزا اور اسلامی نظریہ سے ناواقف ہیں۔ اسی طرح بعض مسلم خاندان بھی اسلام کے بارے رسمی معلومات رکھتے ہیں۔ ان کے بارے خدشہ لاحق رہتا ہے کہ وہ کہیں ویزہ، ملازمت وغیرہ کے چکر میں آکر دجل فریب کے جال میں پھنس نہ جائیں۔ چنانچہ اُن کو عقیدہ ختم نبوت اور حیات مسیح علیہ السلام کے نظریات سے آگاہ کرنا بھی اہم فریضہ ہے۔ اللہ کی رحمت سے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مبلغین تبلیغی جدوجہد میں مصروف عمل ہیں۔

قادیانی بحث مباحثہ میں کردار مرزا سے رخ پھیر کر حیاتِ عیسیٰ کو موضوع سخن بناتے ہیں۔ چنانچہ راقم نے آسان فہم دعوتی انداز میں حیات عیسیٰ علیہ السلام پر قادیانی اعتراضات کا رد کیا تو قادیانی جریدہ ہفت روزہ ''لاہور'' نے تعاقب کیا۔ راقم نے اللہ کا نام لے کر اسلاف کی تحریروں سے استفادہ کر کے ''الاعتصام'' میں محاسبہ کیا۔ اس کے بعد انھوں نے خاموشی اختیار کر لی۔ البتہ میں نے عقیدہ ختم نبوت اور کردار مرزا کی بھی وضاحت کر دی اور قادیانیوں کو اپنے عقائد پر نظر ثانی کی فکر اور اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ نے ان کو کتابی صورت میں شائع کرنے کا مشورہ دیا۔ فضیلۃ الاستاد خاور رشید بٹ نے مقدمہ لکھ کر میری خاطر خواہ حوصلہ افزائی کی۔ مجاہد ختم نبوت حافظ محمد اکرم طوفانی نے بیماری کے باوجود مطالعہ کیا اور دل کی گہرائی سے جذبات کا اظہار کیا۔ مہر محمد طارق ڈاہر کے توسط سے مولانا محمد الیاس چینیوٹی نے مناسب مواقع پر حواشی کا اہتمام کیا اور قیمتی آراء سے نوازا۔ مزید برآں انھوں نے دعوت دارشاد کے رفیق مولانا بلال احمد کے ذریعے قادیانی کتب کے حوالوں کی جدید کتب سے مراجعت کا اہتمام کیا۔ مولانا مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ مدیر مرکز الحسن نے احادیث کی تخریج میں تعاون کیا۔ محترم سید محمد کفیل شاہ بخاری نے میری درخواست پر بالاستیعاب مطالعہ کیا اور کتاب کا پُر مغز خلاصہ حروف چند میں پیش کیا اور میرے دعوتی اسلوبِ بیان کو پسند فرمایا۔ اللہ سبحانہ اُن سب کو دنیا و آخرت میں اجر عظیم سے نوازے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ سبحانہ اس کار خیر کے اجر میں مجھے، میرے والدین، اولاد اور ان علماء حق کو جن کی تحریروں سے علمی استفادہ کیا سب کو نبی کریم ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔ اس کتاب کو قادیانیوں کے لیے ذریعہ ہدایت بنائے اور اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین

خادم ختم نبوت
عطا محمد جنجوعہ
کاشانہ احتشام الٰہی ظہیر
کوٹ بھائی خان، جھاوریاں (سرگودھا)
0302-6728908

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام

بنی اسرائیل میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی نسل سے عمران بن یاشم ایک زاہد و عابد شخص تھے اسی وجہ سے نماز کی امامت بھی ان ہی کے سپرد تھی ان کی بیوی حنہ بھی بہت نیک اور عبادت گزار تھیں وہ دونوں بنی اسرائیل میں محبوب و مقبول تھے۔ لیکن ان کی اولاد نہ تھی۔ مائی حنہ نے ایک دن اپنے مکان کے صحن میں ایک چڑیا کو دیکھا کہ وہ اپنے بچوں کو پھرا رہی ہے تو اُن کے دل میں اولاد کی تمنا نے جوش مارا اور ربّ ذوالجلال کے دربار میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا پروردگار اسی طرح مجھ کو بھی اولاد عطا کر کہ وہ ہماری آنکھوں کا نور اور دل کا سرور بنے۔ دل سے نکلی ہوئی دعا کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قبولیت کا جامہ پہنایا اور حنہ نے چند روز بعد محسوس کیا کہ وہ حاملہ ہیں۔ انہیں اس احساس سے بے حد مسرت ہوئی تو انہوں نے نذر مانی کہ اللہ تعالیٰ مجھے جو اولاد دے گا اُسے بیت المقدس کی خدمت کے لیے وقف کر دوں گی۔

محترمہ حنہ ابھی حاملہ ہی تھیں کہ اُن کے شوہر عمران کا انتقال ہو چکا تھا۔ مدت پوری ہونے پر ولادت کا وقت آ پہنچا تو حنہ کو لڑکی کی پیدائش پر اس لیے رنج ہوا کہ میں نے جو منت مانی تھی وہ پوری نہ ہو سکے گی۔ یعنی لڑکی کس طرح بیت المقدس کی خدمت کر سکے گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے تیری لڑکی کو ہی قبول کیا۔ محترمہ حنہ نے اس کا نام مریم (خادمہ) رکھا اور کہا ”میں تیری پناہ میں دیتی ہوں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود (کے شر) سے۔“

پس اسے اس کے پروردگار نے اچھی طرح قبول فرمایا اور اسے بہترین پرورش دی۔ اس کا نگران زکریا علیہ السلام کو بنایا۔ وہ مریم کی خالہ کے شوہر تھے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے حضرت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مریم علیہا السلام کے صنفی احترامات کا لحاظ رکھتے ہوئے بیت المقدس کے قریب ایک حجرہ اُن کے لیے مخصوص کر دیا تاکہ وہ دن میں وہاں رہ کر عبادت الٰہی سے بہرہ ور ہوں اور جب رات آتی تو اُن کو اپنے مکان پر اُن کی خالہ الیشبع کے پاس لے جاتے اور وہ وہیں شب بسر کرتیں۔

سیدہ مریم شب و روز ذکر الٰہی میں مصروف رہتیں جب بیت المقدس کی خدمت کے لیے اُن کی باری آتی تو وہ اس کو احسن طریقے سے سرانجام دیتی تھیں۔ حتیٰ کہ اُن کا زہد و تقویٰ بنی اسرائیل میں ضرب المثل بن گیا۔ حضرت زکریا علیہ السلام اُن کی خبر گیری کے لیے اُن کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ لیکن اُن کو یہ بات عجیب نظر آتی کہ جب وہ حجرہ میں داخل ہوتے تو حضرت مریم علیہا السلام کے پاس اکثر غیر موسمی پھل ہوتے۔

حضرت زکریا علیہ السلام یا کوئی اور شخص لا کر دینے والا نہیں تھا اس لیے حضرت زکریا علیہ السلام نے از راہِ تعجب و حیرت پوچھا کہ یہ کہاں سے آئے؟ تو حضرت مریم علیہا السلام نے کہا اللہ کی طرف سے حضرت زکریا علیہ السلام نے یہ سنا تو سمجھ گئے کہ یہ گویا حضرت مریم علیہا السلام کی کرامت تھی۔ لیکن بے موسم تازہ پھلوں کے واقعہ نے دل میں یہ تمنا پیدا کر دی کہ جس اللہ نے اپنی قدرت کاملہ سے یہ پھل بے موسم پیدا کر دیئے ہیں کیا وہ میرے بڑھاپے اور بیوی کے بانجھ ہونے کے باوجود مجھ کو بے موسم پھل (بیٹا) عطا نہ کرے گا۔ یہ سوچ کر انہوں نے خشوع و خضوع کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں دعا کی:

﴿رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ﴾

(آل عمران : ۳۸)

"اے میرے پروردگار! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما بے شک تو دعا کا سننے والا ہے۔"

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازا۔

﴿فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الصّٰلِحِيْنَ﴾ (آل عمران : ۳۹)

”پس فرشتوں نے انھیں (زکریا علیہ السلام کو) آواز دی جب کہ وہ حجرے میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ تجھے یحیٰ کی یقینی خوشخبری دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے کلمہ (عیسیٰ) کی تصدیق کرنے والا سردار، ضبط نفس کرنے والا اور نبی ہے نیک لوگوں میں سے۔“

سیدہ مریم صدیقہ علیہا السلام اپنے عبادت خانہ میں اس قدر بہ کثرت اور باخشوع اور لمبی نمازیں پڑھا کرتی تھیں کہ دونوں پیروں میں زرد پانی اتر آتا کہ وہ ضروری حاجات کے علاوہ کبھی اس سے باہر نہ نکلتی تھیں۔ ایک مرتبہ بیت المقدس کے مشرقی جانب لوگوں کی نگاہوں سے دور کسی ضرورت سے ایک گوشہ میں تنہا بیٹھی تھیں کہ اللہ نے اس کے پاس جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا جو انسانی شکل میں ظاہر ہوا۔ سیدہ مریم طاہرہ علیہا السلام نے اسے دیکھا تو پریشان ہوگئیں اور اُسے مخاطب ہوکر کہا اگر تجھ کو کچھ بھی اللہ کا خوف ہے تو اُس کا واسطہ دے کر کہتی ہوں کہ یہاں سے چلے جاؤ۔

﴿اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ٥ وَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَ كَهْلًا وَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ٥﴾

(آل عمران : ٤٥، ٤٦)

”جب فرشتوں نے (مریم) سے کہا مریم! اللہ تجھے اپنے ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے۔ جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہے جو دنیا و آخرت میں ذی وقار اور اللہ کے مقربین میں سے ہے اور لوگوں سے اپنے پنگھوڑے میں باتیں کرے گا۔ اور ادھیڑ عمر میں بھی اور نیکوکاروں میں سے ہوگا۔“

﴿رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّ لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ٥﴾ (آل عمران : ٤٧)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"مریم علیہا السلام کہنے لگیں الٰہی میرے ہاں بچہ کیسے ہو سکتا ہے؟ مجھے تو کسی انسان کا ہاتھ تک نہیں لگا اور نہ میں بدکار ہوں۔ فرشتہ نے کہا اسی طرح اللہ تعالیٰ جو چاہے پیدا کرتا ہے جب وہ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو صرف یہ کلمہ "کن" کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔"

جب مریم صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ مدت حمل ختم ہو کر ولادت کا وقت قریب ہوتا جا رہا ہے تو انہوں نے سوچا قوم حقیقت حال سے واقف نہیں ہے شاید وہ کس کس طرح بدنام اور پریشان کرے اس لیے مناسب یہ ہے کہ لوگوں سے دور کسی جگہ چلے جانا چاہیے۔ یہ سوچ کر وہ یروشلم سے تقریباً نو میل دور کوہ ساعیر کے ایک ٹیلہ پر چلی گئیں جو اب بیت اللحم کے نام سے مشہور ہے۔

یہاں پہنچ کر دردِ زہ شروع ہوا تو تکلیف واضطراب کی حالت میں کھجور کے درخت کے نیچے بیٹھ گئیں اور افسردہ ہو کر کہنے لگیں کاش میں اس سے پہلے مر چکی ہوتی۔ تب نخلستان کے نشیب سے اللہ کے فرشتہ نے پکارا مریم (علیہا السلام) غمگین نہ ہو تیرے پروردگار نے تیرے تلے نہر جاری کر دی اور کھجور کا تنا پکڑ کر اپنی جانب ہلاؤ تو پکے اور تازہ خوشے تجھ پر گرنے لگیں گے۔ پس تو کھا پی اور بچے کے نظارہ سے آنکھیں ٹھنڈی کر اور رنج وغم کو بھول جا۔ اگر تجھ سے کوئی انسان پوچھے تو کہہ دینا کہ میں نے اللہ رحمٰن کے نام کا روزہ مان رکھا ہے۔ میں آج کسی شخص سے بات نہ کروں گی۔

سیدہ مریم طاہرہ (علیہا السلام) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لیے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں سب کہنے لگے تو نے بڑی نازیبا حرکت کی ہے نہ تو تیرا باپ برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں بدکار تھی۔ سیدہ مریم (علیہا السلام) نے طرح طرح کی باتیں سن کر اپنے بچے کی طرف اشارہ کیا قوم کہنے لگی کہ بھلا ہم گود کے بچے سے باتیں کیسے کریں۔ بچہ بول اٹھا کہ

﴿إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ ۖ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ۝﴾ (مریم: ۳۰)

"میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اُس نے مجھے کتاب عطا فرمائی اور مجھے پیغمبر بنایا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے بارے حق بات یہی ہے۔
یہودی ونصاریٰ جن کے بارے شک وشبہ میں مبتلا ہیں۔قرآنِ حکیم میں ارشادِ ربانی ہے:

﴿مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ؕ﴾ (مریم: ۳۵)

''اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد کا ہونا لائق نہیں وہ تو بالکل پاک ذات ہے۔ وہ تو جب کسی کام کے سرانجام دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اُسے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا وہ اسی وقت ہو جاتا ہے۔''

قوم نے ایک شیر خوار بچہ کی زبان سے جب یہ حکیمانہ کلام سنا تو حیرت میں رہ گئی اور اُس کو یقین ہوگیا کہ سیدہ مریم علیہا السلام کا دامن بلاشبہ ہر قسم کی برائی سے پاک ہے اور اُس بچہ کی پیدائش کا معاملہ یقیناً منجانب اللہ ایک نشانی ہے۔ بنی اسرائیل میں سے اصحابِ خیر نے اُس کے وجود کو سعادت کا ماہتاب سمجھا تو اصحابِ شر نے اس کی ہستی کو اپنے لیے فال بد جانا۔ اُن کے اندر بغض وعناد کے شعلے بھڑک اٹھے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی نگرانی میں اس مقدس بچہ کی تربیت اور حفاظت کرتا رہا تا کہ اس کے ہاتھوں بنی اسرائیل کے مردہ قلوب کو حیاتِ تازہ بخشے۔ مخبر صادق ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ معراج کے موقع پر میری ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی تو میں نے اُن کو میانہ قد، سرخ سپید پایا۔ بدن ایسا صاف شفاف تھا معلوم ہوتا تھا کہ ابھی حمام سے نہا کر آئے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت سے قبل بنی اسرائیل کی قوم ہر قسم کی برائیوں میں مبتلا تھی۔ انفرادی واجتماعی عیوب ونقائص کا کوئی ایسا پہلو نہیں تھا جو ان سے بچ رہا ہو۔ اُن کے عقائد واعمال کا یہ حال تھا کہ وہ مشرکانہ رسوم کو جزوِ مذہب بنا چکے تھے اور جھوٹ فریب، بغض وحسد جیسی بد اخلاقیوں کو تو عمداً اخلاق کریمانہ کی حیثیت دے رکھی تھی۔ اسی بنا پر بجائے شرمسار ہونے کے وہ اُن پر فخر کا اظہار کرتے تھے۔ اور ان کے مذہبی راہنماؤں نے درہم ودینار کے عوض اللہ کی آیات کو فروخت کر کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنانے سے بھی دریغ نہ کیا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی کتاب تورات میں تحریف کر کے قانون الٰہی کو مسخ کر ڈالا۔

اس جہالت کے دور میں وہ وقت سعید آ پہنچا کہ جس مبارک بچہ نے حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کی آغوش میں پیغام حق سنا کر بنی اسرائیل کو حیرت میں ڈال دیا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سن رشد کو پہنچ کر اعلان کیا کہ وہ اللہ کا رسول اور پیغمبر ہے تو قوم میں ہلچل مچ گئی وہ حق وصداقت کے نور سے منور ہو کر آئے اور تمام اسرائیلی دنیا پر چھا گئے۔

حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی مقدس ہستی نے قوم کو للکارا اور احبار کی علمی محفلوں اور راہبوں کے حجروں، بادشاہ اور امراء کے درباروں اور عوام وخواص کی مجلسوں میں حتی کہ کوچہ وبازاروں میں شب وروز پیغام حق سنایا۔

﴿اَنِّیْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَ مَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ٥ وَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ لِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَیْكُمْ وَ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ٥ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ٥﴾ (آلِ عمران: ٤٩ تا ٥١)

''میں تمہارے پاس رب کی نشانی لایا ہوں میں تمہارے لیے پرندے کی شکل کی طرح مٹی کا پرندہ بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے مادر زاد اندھے کو اور کوڑھی کو اچھا کر دیتا ہوں اور مردے کو زندہ کر دیتا اور جو کچھ تم کھاؤ اور جو کچھ اپنے گھروں میں ذخیرہ کرو میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ اس میں تمہارے لیے بڑی نشانی ہے۔ اگر تم ایمان والے ہو۔ اور میں تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں جو میرے سامنے ہے اور میں اس لیے آیا ہوں کہ تم پر بعض وہ چیزیں حلال کروں جو تم پر حرام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کردی گئی ہیں۔ اور میں تمہارے پاس ربّ کی نشانی لایا ہوں اس لیے تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری فرمانبرداری کرو۔ یقین مانو! میرا اور تمہارا رب اکیلا ہی ہے تم سب اسی کی عبادت کرو، یہی سیدھی راہ ہے۔''

﴿وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُبِينٌ﴾ (الصف: ٦)

''جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا اے (میری قوم) بنی اسرائیل! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں مجھ سے پہلے کی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی میں تمہیں خوشخبری سنانے والا ہوں جس کا نام احمد ہے۔ پھر وہ جب ان کے پاس کھلی دلیلیں لائے تو کہنے لگے یہ تو کھلا جادو ہے۔''

یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((أَنَا دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبُشْرَى عِيسَى))

''میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں۔''

(مسند احمد: ۵/۱۶۱)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ازل سے قانون رہا کہ جب کسی قوم کی ہدایت کے لیے نبی مبعوث فرماتا تو اُس کو آیات بینات اور وہ معجزات عطا کرتا جو اُس دور کے حالات کے مطابق ہوتے تاکہ قوم تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے کہ یہ انسانوں کے بس کا روگ نہیں بلکہ اللہ قادر کی جانب سے ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں سحر کا چرچا تھا۔ اس لیے اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات کے ساتھ ید بیضا اور عصا جیسے معجزات دیئے۔ مصر کے جادوگر عصا کے مظاہرے دیکھ کر بول اٹھے یہ سحر نہیں یہ تو رب کی قوت کا مظہر ہے اور وہ ایمان لے آئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں علم طب کا زور تھا۔ حکیم اور فلسفی اپنی حکمت اور کمالات کا مظاہرہ کر رہے تھے مگر دین حق کی تعلیم سے محروم تھے۔ ان حالات میں اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک جانب کتاب حکمت انجیل سے نوازا دوسری جانب حالات کے مناسب معجزات بھی عنایت کیے۔ ان کے علاوہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بغیر باپ پیدائش بھی اس قوم کو غور و فکر کرنے کے لیے ربّ کی طرف سے ایک واضح نشانی تھی۔ بنی اسرائیل قوم نے حقائق کا ادراک کرنے کے باوجود کہا یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مخالفین کی دراندازیوں کے باوجود حق کی دعوت میں سرگرم رہے۔ بستیوں، شہروں میں پیغام سناتے رہے حکم خدا سے باغی انسانوں کی بھیڑ میں ایسی سعید روحیں بھی نکل آئیں جو نہ صرف ایمان لے آئیں بلکہ انہوں نے خود کو خدمت دین کے لیے وقف کر دیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نہ شادی کی نہ رہائش کے لیے گھر بنایا وہ گاؤں گاؤں جا کر دین حق کی دعوت دیتے رہے۔ جہاں رات آتی وہیں بسر کر لیتے چوں کہ اُن کی ذات سے مخلوق خدا جسمانی وروحانی شفا حاصل کر رہی تھی اس لیے وہ جس جانب تشریف لے جاتے لوگ والہانہ عقیدت سے جمع ہو جاتے۔ یہود کو اس دعوت حق کے ساتھ بغض و عناد تھا اس لیے انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بڑھتی مقبولیت کو حسد کی نگاہ سے دیکھا انہوں نے آپس میں گٹھ جوڑ کر لیا کہ بادشاہ وقت کو مشتعل کر کے اس کو دار پر چڑھایا جائے۔

چناں چہ یہودی اس زمانے کے دمشق کے بادشاہ کے پاس گئے یہ ستارہ پرست مشرک شخص تھا۔ یہاں آ کر یہ بہت روئے پیٹے اور بادشاہ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف اکسایا اور کہا کہ ایک شخص بڑا مفسد ہے، لوگوں کو بہکا رہا ہے، روز نئے نئے فتنے کھڑے کرتا ہے۔ امن میں خلل ڈالتا ہے اور لوگوں کو بغاوت کرنا سکھاتا ہے وغیرہ۔ بادشاہ نے اپنے گورنر کو جو بیت المقدس میں تھا ایک فرمان لکھا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کرے اور سولی پر چڑھا کر اس کے سر پر کانٹوں کا تاج رکھ کر لوگوں کو اس دکھ سے نجات دلوائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُس نے فرمان شاہی پڑھ کر یہودیوں کے ایک گروہ کو اپنے ساتھ لے کر اس مکان کا محاصرہ کرلیا جس میں روح اللہ تھے آپ کے ساتھ اس وقت بارہ یا تیرہ یا زیادہ سے زیادہ سترہ آدمی تھے۔ جمعہ کے دن عصر کے بعد اُس نے محاصرہ کرلیا اور ہفتہ کی رات تک مکان کو گھیرے میں لیے رہا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ محسوس کرلیا کہ اب یا تو وہ مکان میں گھس کر آپ کو گرفتار کرلیں گے یا آپ کو خود باہر نکلنا ہوگا تو آپ نے ساتھیوں سے فرمایا تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اُس پر میری مشابہت ڈال دی جائے یعنی اُس کی صورت اللہ تعالیٰ مجھ جیسی بنا دے اور وہ ان کے ہاتھوں گرفتار ہو اور مجھے خدا خلاصی دے میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں۔

یہ سن کر ایک نوجوان نے کہا مجھے یہ منظور ہے آپ نے تین مرتبہ کہا مگر ہر مرتبہ یہی تیار ہوئے رضی اللہ تعالیٰ۔ آپ نے بھی منظور کرلیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کی صورت قدرتاً بدل گئی بالکل یہ معلوم ہونے لگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہی ہیں۔ اور چھت کی طرف روزن نمودار ہوا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اونگھ کی سی حالت طاری ہوگئی اور اس طرح وہ آسمان پر اٹھا لیے گئے جیسے قرآنِ حکیم میں ہے:

﴿اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَیَّ﴾ (آلِ عمران: ۵۵)

یعنی "جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ! میں تجھے پورا پورا لینے والا ہوں اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔"

حضرت روح اللہ کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد یہ لوگ اس گھر سے باہر نکلے۔ یہودیوں کی جماعت نے اُس نوجوان کو جس پر جناب مسیح علیہ السلام کی شباہت ڈال دی گئی تھی عیسیٰ سمجھ کر پکڑ لیا اور راتوں رات اُسے سولی پر چڑھا کر اس کے سر پر کانٹوں کا تاج رکھ دیا۔ اب یہودی خوشیاں منانے لگے کہ ہم نے عیسیٰ علیہ السلام بن مریم علیہ السلام کو قتل کر دیا۔ اللہ نے قرآن میں صاف فرما دیا

﴿وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ لَفِیْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝﴾ (النساء: ۱۵۷، ۱۵۸)

"حالانکہ انہوں نے اسے نہ تو قتل کیا اور نہ صلیب پر چڑھایا بلکہ یہ معاملہ ان کے لیے مشتبہ کر دیا گیا تھا اور جن لوگوں نے اس معاملہ میں اختلاف کیا وہ خود بھی شک میں مبتلا ہیں۔ انہیں حقیقت حال کا کچھ علم نہیں محض ظن کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور یہ یقینی بات ہے کہ انہوں نے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا تھا اور اللہ بہت زور آور اور حکمت والا ہے۔"

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول:

قیامت کب آئے گی یہ علم اللہ ہی کو ہے البتہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی آسمان سے نزولِ مسیح ہے۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان سخت جنگ ہو رہی ہوگی مسلمانوں کی قیادت حضرت حسن ابن علی رضی اللہ عنہما کی نسل میں سے محمد بن عبداللہ المعروف امام مہدی کر رہے ہوں گے۔ اس عرصہ کے دوران دجال کا خروج ہوگا جو یہود النسل اور یک چشم ہوگا۔ وہ کرتب دکھا کر کفر پھیلائے گا۔ ہم نسل ہونے کی وجہ سے یہودی کثرت سے اُس کے پیروکار بن جائیں گے۔

ایک روز دمشق کی جامع مسجد میں نماز فجر کی اقامت ہو رہی ہوگی۔ مہدی موعود امامت کے لیے مصلے پر پہنچ چکے ہوں گے کہ اچانک ایک آواز سب کو اپنی جانب متوجہ کرے گی آسمان ابر آلود نظر آئے گا نمازی مشاہدہ کریں گے کہ عیسیٰ علیہ السلام دو زرد حسین چادروں میں لپٹے ہوئے اور فرشتوں کے بازوؤں پر سہارا دیئے ہوئے ملاء اعلیٰ سے اتر رہے ہیں۔ فرشتے اُن کو مسجد کے مشرقی منارہ پر اتار دیں گے اور واپس چلے جائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام عام قانون فطرت کے مطابق صحن مسجد میں اترنے کے لیے سیڑھی کے طالب ہوں گے۔ وہ مسلمانوں کے ساتھ نماز کی صفوں میں آکھڑے ہوں گے۔ مسلمانوں کا امام مہدی پچھلے پیروں ہٹے گا تاکہ آپ علیہ السلام آگے بڑھ کر امامت کرائیں لیکن آپ فرمائیں گے کہ یہ اقامت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہارے لیے کہی گئی ہے اس لیے تم ہی نماز پڑھاؤ۔

نماز سے فارغ ہو کر آپ فرمائیں گے کہ دروازہ کھول دو ادھر دجال ستر ہزار یہودیوں کا لشکر لیے ہوئے موجود ہوگا جن کے سر پر تاج اور جن کی تلواروں پر سونا ہوگا۔ دجال آپ کو دیکھ کر پگھلنے لگے گا اور وہ ایک دم پیٹھ پھیر کر بھاگنا شروع کر دے گا۔ چناں چہ آپ اُسے مشرقی باب لد پر پکڑ کر قتل کر دیں گے۔ اب یہودی بدحواسی سے منتشر ہو کر بھاگیں گے لیکن انہیں کہیں سر چھپانے کو جگہ نہ ملے گی۔ ہر پتھر، ہر درخت دیوار اور جانور بولتا ہوگا کہ اے مسلمان یہاں یہودی ہے آ کر اسے مار دو ہاں ''غرقد'' کا درخت یہودیوں کا درخت ہے یہ نہیں بولے گا۔

جنگ سے باقی ماندہ یہودی اور سب عیسائی اسلام قبول کر لیں گے کچھ عرصہ بعد یاجوج وماجوج کا فتنہ سر اٹھائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے حکم سے مسلمانوں کو اس فتنہ سے محفوظ رکھیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ ختم کریں گے۔ خیر و برکت کا یہ عالم ہوگا کہ کوئی صدقہ لینے والا نہ ہوگا۔ اُن کے دور میں عدل وانصاف اس قدر ہوگا کہ شیر اور بکری ایک گھاٹ سے پانی پئیں گے۔ بدی کے عناصر مٹی میں دفن ہو جائیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سات سال حکومت کریں گے پھر وہ بیمار ہو کر وفات پائیں گے۔ مسلمان اُن کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ روضہ اطہر میں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے درمیان دفن ہوں گے۔ ☆

☆ الاعتصام ۱۵ اپریل تا ۲۸ اپریل ۲۰۱۱ء، ماہنامہ مکالمہ بین المذاہب، جون ۲۰۱۱ء)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی شبہات کا ازالہ

انگریز ہندوستان پر قابض ہوئے تو مجاہدین نے انگریزوں کے خلاف مزاحمتی جنگ جاری رکھی جنھوں نے اُن کے دن کا چین اور رات کی نیند حرام کردی۔ چوں کہ مسلمان اس عقیدہ پر متفق تھے کہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا وہ دجال کو اپنے ہاتھ سے قتل کریں گے اور صلیب کو توڑ دیں گے۔ اہل کتاب اور مشرک اسلام قبول کرلیں گے اس لیے جہاد کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔

صیہونی تنظیم کو دور کی سوجھی کہ مسلمانوں میں سے کوئی لیڈر تلاش کیا جائے جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرے پھر جہاد کی منسوخی کا اعلان کردے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا خاندان انگریزوں کا وظیفہ خوار تھا۔ اس نے حامی بھرلی۔ اُسے علاقہ سے باہر کوئی جانتا نہ تھا چناں چہ اس کو ملک بھر میں معروف کرنے کا منصوبہ بنایا گیا۔

مرزا قادیانی کا اسلام کی سچائی اور قرآن کی صداقت کے موضوع پر پادری سے بحث مباحثہ کا ڈھونگ رچایا گیا اور اسی موضوع پر پچاس جلدوں پر محیط ضخیم کتاب لکھنے کا اعلان کیا مخلص لوگوں نے مالی تعاون کیا۔ اس کی ابتدائی تحریر کو چند مسلم سکالروں نے سراہا۔ اُس نے موقع کو غنیمت سمجھا اور یکے بعد دیگرے مجدد، مہدی اور مسیح موعود ہونے کا اعلان کردیا۔

علمائے حق نے مرزا کے مسیح موعود کے دعویٰ کی علمی انداز میں مزاحمت شروع کردی تو مرزا نے وفات مسیح کی انہونی تاویلیں شروع کردیں۔

یہود ونصاریٰ نے گستاخانہ داستان تراشی ہوئی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رومی حکومت نے گرفتار کیا اُن کا ٹھٹھہ اُڑایا اُن کے منہ پر تھوکا اُن کو کانٹوں کا تاج پہنایا۔ پھر اُن کو صلیب پر چڑھایا۔ اپنے زعم میں اُن کو قتل کردیا۔ مرزا قادیانی نے اس کی تردید نہیں کی۔ البتہ اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانب سے اضافہ کیا کہ جب شاگردوں کے مطالبہ پر نعش اُن کے حوالے کر دی گئی اور وہ تجہیز و تکفین کے لیے آمادہ ہوئے۔ تو دیکھا کہ جسم میں جان باقی ہے تب انہوں نے خفیہ طور پر مرہم کے ذریعے اُن کے زخموں کا علاج کیا اور جب وہ چنگے ہو گئے تو وہ پوشیدہ رہ کر کشمیر کو چلے گئے اور گمنامی میں وہیں انتقال کر گئے۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

"پس کچھ شک نہیں کہ یہ قبر جو کشمیر میں ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ❶ ہے جو لوگ اُن کو آسمان پر بٹھاتے ہیں اُن کو واضح رہے کہ وہ کشمیر میں یعنی سری نگر محلّہ خانیار میں سوئے ہوئے ہیں جیسا کہ خدا تعالیٰ نے اصحاب کہف کو مدت تک چھپائے رکھا تھا ایسے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چھپا رکھا اور اخیر میں ہم پر حقیقت کھول دی۔ خدا تعالیٰ کے کاموں میں ایسے ہزارہا نمونے ہیں اور خدا تعالیٰ کی عادت نہیں کہ کسی کو معہ جسم آسمان پر بٹھا دے۔"

[براہین احمدیہ پنجم، درضمیمہ ح:۱۸۱، خزائن، جلد ۲۱، ص: ۳۵۱]

مرزا قادیانی اپنے موقف کی وضاحت کے لیے ہجرت مدینہ کی مثال دیتا ہے۔ یہ درست ہے کہ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہمراہ لے کر ہجرت کی کسی اور کو خبر نہ تھی لیکن جب مدینہ منورہ پہنچے تو آپ کا شاندار استقبال کیا گیا دین کو تقویت حاصل ہوئی، حق و باطل کے معرکے ہوئے اپنا آبائی شہر مکہ فتح ہوا اور اسلام کو غلبہ نصیب ہوا۔

لیکن مرزا قادیانی کی مفروضہ داستان کے مطابق حضرت عیسیٰ نے ہجرت کے بعد وفات تک گمنامی کی زندگی گزاری۔ ہائے افسوس وہ مسیح جن کی زندگی کا مشن شب و روز تبلیغ رہا ہو وہ یہودیوں کے ڈر سے رک جائیں یہ کیسے ممکن ہے؟

اصحابِ کہف کی مثال دینے والو ذرا سوچو تو سہی اُن کا ذکر قرآنِ حکیم میں ہے۔

---

❶ تو مرزا قادیانی کو اس کی جگہ وفات کا کیسے پتہ چلا؟ (الیاس)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کشمیر کی طرف ہجرت سے متعلق قرآن وحدیث خاموش کیوں ❶ ہے؟ اگر خاموش ہے تو دو ہزار سال بعد مرزا کا کشمیر میں حضرت عیسیٰ کی قبر کی نشان دہی کرنا جھوٹ کا پلندہ ہے۔

جب پیلاطس نے محسوس کیا کہ یسوع بے گناہ ہیں تو اُس نے پانی سے ہاتھ دھو کر اظہار کر دیا کہ میں بری الذمہ ہوں اس کے باوجود جس نے یہودیوں کے احتجاج کے خوف سے یسوع کو پھانسی کا حکم دیا وہ اُسے پھانسی دینے کے بعد دفنانے کے عمل سے کیوں کر غافل ہو گئے؟

جنرل ضیاء الحق کے دور میں عوامی لیڈر ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دی گئی تو حکومت نے فوجی انتظام کے تحت اُسے دفنایا پھر اُن کی قبر پر کئی دن تک پہرہ رہا۔ تاکہ مخالفین نازیبا حرکت کر کے احتجاج کو انقلابی تحریک کا رنگ نہ دے سکیں۔ جب تک کسی مجرم کو پھانسی کے بعد موت کی تصدیق نہ ہو جائے تو میت کو ورثاء کے حوالے نہیں کیا جاتا۔ وہ یہودی جنہوں نے عوامی دباؤ ڈال کر پھانسی کا حکم جاری کرایا وہ اور حکومت حضرت عیسیٰ کو نیم مردہ حالت میں حواریوں کے حوالے کر دیں یہ کیوں کر ممکن ہے؟

علماء نے مرزا کے دعویٰ کی مزاحمت کی تو اُس نے قرآنی آیات کو بنیاد بنا کر وفات مسیح کی تلبیس شروع کر دی۔ علمائے حق نہایت علمی وتحقیقی انداز میں حیات مسیح اور نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کو ثابت کر چکے ہیں۔ چوں کہ اس بحث سے عربی زبان پر عبور رکھنے والے افادہ حاصل کر سکتے ہیں اس لیے راقم نے قادیانی امت کو دعوت دینے کے لیے اس کو عام فہم انداز میں پیش کیا۔

اللہ سبحانہ نے واضح کر دیا کہ جب یہود اور حکومت کے کارندے اپنی خفیہ تدبیروں میں سرگرم عمل تھے اُس وقت اللہ قدیر نے فیصلہ کر لیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق دشمنوں کی کوئی تدبیر کامیاب نہ ہونے دی جائے گی۔

---

❶ اُن کے رفع کا تو ذکر ہے تو کشمیر میں فوت ہونے کا ذکر کیوں نہیں ہے؟ (الیاس)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ مَكَرُوْا وَ مَكَرَ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ﴾ [آلِ عمران : ٥٤]

''اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی خفیہ تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ سب خفیہ تدبیر کرنے والوں سے بہتر ہے۔''

مَكْر سے مراد خفیہ تدبیر ہے۔ یہود کا مکر یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھا کر مارنا۔

اس آیت میں اللہ سبحانہ نے یہود کی تدبیر (توہین، صلیب، قتل مسیح) کے مقابلہ میں عمدہ تدبیر کا تذکرہ فرمایا جو یقیناً اُن کی تدبیر کے بالکل مغائر تھی۔ یہ تدبیر اس صورت میں مغائر ہوسکتی ہے جب اس سے رفع جسمانی مراد ہو چونکہ مکر کے معنی خفیہ تدبیر کے ہیں ظاہر ہے کہ قتل اور صلیب سے اتار لینا کوئی مخفی تدبیر نہیں۔ "خیر الماکرین" سے مراد نرالی تدبیر ہے چنانچہ رفع جسمانی کے علاوہ کوئی تدبیر مخفی اور نرالی نہیں ہوسکتی اگر مرزائیوں، یہودیوں یا عیسائیوں کی طرح مانا جائے تو اللہ سبحانہ کی حکمت کا ثبوت نہیں ملتا۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنے پیاروں کا امتحان لینا مقصود ہو وہاں اُن کی نصرت کا وعدہ نہیں کیا؟ مثلاً حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہما السلام کے حالات پڑھ لو کہیں اُن سے وعدہ نہیں ہوا لیکن جہاں رسولوں کے خلاف کفار کے مکر کا ذکر ہوا اور اللہ نے اُن کی نصرت اور بہترین تدبیر کرنے کا وعدہ کیا یقیناً اللہ نے اپنے پیاروں کو کفار کے شر سے محفوظ رکھا، جس طرح اللہ قدیر نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے قتل کے منصوبوں سے محفوظ رکھا۔ یہی خیر الماکرین کا وعدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے ہو تو وہ صلیب پر لٹکائے جائیں کیسے ممکن ہے؟

﴿اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰۤى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَيَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ﴾

[آلِ عمران : ٥٥]

''جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ! میں تجھے پورا لینے والا ہوں اور تجھے اپنی جانب اٹھانے والا ہوں اور تجھے کافروں سے پاک کرنے والا ہوں اور تیرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تابعداروں کو کافروں کے اوپر غالب کرنے والا ہوں قیامت کے دن تک۔"

دشمنوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کے باغ کا محاصرہ کرلیا تو اُس وقت اللہ تعالیٰ نے تسلی اور وعدہ کا ذکر فرمایا۔ عیسیٰ میری یہ ذمہ داری ہے کہ میں تیری مقررہ مدت حیات پوری کردوں گا۔ تم مطمئن رہو کہ دشمن تجھ کو نہ قتل کرسکیں گے نہ پھانسی پر لٹکا سکیں گے۔ اور صورت یہ ہوگی کہ اُس وقت میں تجھ کو اپنی جانب اٹھالوں گا یہ اس طرح نہیں ہوگا کہ پہلے سب کچھ مصائب ہو گزریں پھر ہم تجھ کو آخر میں علاج معالجہ کرا کر اٹھائیں گے۔ اس طرح نہیں ہوگا بلکہ یوں ہوگا کہ دشمن کے ناپاک ہاتھوں سے ہر طرح محفوظ رہے گا۔

﴿وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾

مذکورہ آیت اس امر کی واضح دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زندہ بمعہ جسم آسمان پر اٹھائے گئے کیونکہ آیت میں لفظ "عیسیٰ" سے مراد فقط جسم ہے اور نہ فقط روح بلکہ جسم مع الروح یعنی زندہ عیسیٰ علیہ السلام۔ ہر چہار ضمیروں کے مخاطب وہی ایک عیسیٰ زندہ بعینہٖ ہے۔ اس آیت میں مذکورہ چاروں واقعات توفی، رفع تطہیر اور غلبۂ قیامت سے پہلے پہلے بعینہٖ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ کے ساتھ ہو جائیں گے۔

نیز قرآن میں "توفی" کے ساتھ "رفع" کا ذکر ہے اور آیت بل رفع اللّٰہ کے مطابق رفع فتنہ صلیب کے وقت ہوا۔ اگر اس جگہ توفی کے معنی موت کے لیے جائیں تو یہود کا قول "انا قتلنا المسیح" سے ثابت ہوتا ہے کہ موت کا سامان اس وقت وہی تھی جو یہودیوں نے تیار کر رکھا تھا اگر سوائے قتل کے موت کا اور ذریعہ تسلیم کیا جائے پھر بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فتنہ صلیب کے وقت فوت ہو گئے تھے اس سے کشمیر کی زندگی کا قصہ باطل ثابت ہوتا ہے جبکہ مرزائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فتنہ صلیب کے بعد کشمیر میں ۸۷ سال زندہ رہنے کے قائل ہیں لہٰذا ان کے عقیدہ کے مطابق بھی اس جگہ "توفی" کے معنی موت کے نہیں لیے جاسکتے۔

قرآنِ حکیم میں ارشاد ربانی ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ اللّٰهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا ﴾ [الزمر: ٤٢]

"اللہ لے لیتا ہے لوگوں کی روحوں کو ان کی موت کے وقت۔"

چوں کہ مرزا قادیانی کا موقف ہے کہ توفی کے معنی موت یا وفات ہے۔ اس لحاظ سے آیت کا ترجمہ ہوا: "اللہ فوت کرتا ہے لوگوں کی روحیں اُن کی موت کے وقت۔"

غور طلب پہلو ہے کہ موت انسان کی روح کو آتی ہے یا جسم کو؟ یاد رکھو جسم پر موت طاری ہوتی ہے لیکن روح قبض ہوتی ہے۔ قرآن حکیم میں موت وحیات کو ایک دوسرے کے متضاد ٹھہرا کر بیان کیا ہے کسی ایک مقام پر بھی توفی کو حیات کا متضاد نہیں ٹھہرایا گیا۔

توفی کے تین حقیقی معانی ہیں، اور تین مجازی۔ ہاں اُن میں سے ایک مجازی معنی موت طاری کرنا بھی ہے تو اس صورت میں آیت مذکورہ کے معنی ہوں گے۔ "جب اللہ نے کہا اے عیسیٰ! بے شک میں تجھے موت دینے والا ہوں اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تجھے کافروں سے پاک کرنے والا ہوں۔"

یہ تو اللہ سبحانہ کا عام قانون ہے کہ جسم کو موت آتی ہے روح قبض ہوتی ہے۔ نیک روحیں آسمان کی طرف اٹھالی جاتی ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ قبض ہونے والی روح زمینی دشمنوں کے حملوں سے محفوظ رہتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا مسیح ابن مریم کو خصوصی خطاب کر کے تسلی دینے کا کیا مقصد؟

قادیانیوں کے بقول ذلت ورسوائی سے اُن کو تختہ دار پر لے جایا گیا۔ صلیب پر لٹکا کر نیم مردہ کر دیا گیا وطن سے ہجرت کر کے کشمیر میں گمنامی کی زندگی گزار دی۔ اللہ کی نصرت کا وعدہ کہاں گیا؟ دنیا میں ایک علاقہ کا چوہدری اپنے ملازم کو تسلی دے کہ میں تیرا محافظ ہوں۔ دشمن تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے لیکن اگر دشمن اس ملازم کو ذلیل ورسوا کر کے ماریں اور اسے مردہ سمجھ کر لاش ورثاء کے حوالے کر دیں تو اُس چوہدری کے وقار کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ اگر مرزا کذاب کہے کہ یہودیوں نے پھانسی پر چڑھایا اور اسے مریل سمجھ کر چلے گئے تو رب کی نصرت وحفاظت کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ط وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ط مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا o بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا o ﴾ [النساء: ۱۵۷-۱۵۸]

''اور یوں کہنے کے باعث کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم کو قتل کر دیا حالاں کہ نہ تو انہوں نے اسے قتل کیا نہ سولی پر چڑھایا بلکہ ان کے لیے ان (عیسیٰ) کا شبیہ بنا دیا گیا تھا۔ یقین جانو کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے بارے اختلاف کرنے والے ان کے بارے میں شک میں ہیں۔ انہیں اس کا کوئی یقین نہیں بجز تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے۔ بات یہ ہے کہ انہوں نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ بڑا زبردست اور پوری حکمتوں والا ہے۔''

شُبِّـــــهَ کا مطلب یہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں کی سازش کا پتا چلا کہ انہوں نے اپنے حواریوں کو جن کی تعداد ۱۲ یا ۱۷ تھی جمع کیا اور فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص میری جگہ قتل ہونے کے لیے تیار ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی شکل وصورت میرے جیسی بنا دی جائے۔ ایک نوجوان اس کے لیے تیار ہو گیا۔ چناں چہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وہاں سے آسمان پر اٹھا لیا گیا بعد میں یہودی آئے اور انہوں نے اس نوجوان کو لے جا کر سولی پر چڑھا دیا جسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل بنا دیا گیا تھا۔ یہودی یہی سمجھتے رہے کہ ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دی ہے۔ درآں حالیکہ حضرت عیسیٰ اُس وقت موجود ہی نہ تھے وہ زندہ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر اٹھائے جا چکے تھے۔ [احسن البیان]

یہودیوں کا دعویٰ تھا کہ ہم نے مسیح کو صلیب پر چڑھا کر قتل کیا۔ اللہ نے وضاحت کر دی کہ تم نے مسیح کو قتل نہیں کیا اور نہ اُس کو صلیب پر چڑھایا آخر اللہ نے اصل حقیقت کو ولکن شبة لهم سے کھول دیا کہ اور شخص مصلوب ہو کر نہیں مارا گیا بل رفعه الله کہہ کر واضح کر دیا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا گیا۔

جس طرح سیدہ مریم کے پاس آنے والا فرشتہ باوجود بشری صورت میں ہونے کے حقیقت میں فرشتہ کی صفات کا حامل تھا۔ اسی طرح جو شخص مسیح کا ہم شکل بنایا گیا وہ ذات اور حقیقت میں وہی تھا جو مشابہت سے پیشتر تھا۔ حضرت عیسیٰ مصلوب ہوئے یا نہیں اگر ہوئے ہیں تو کیسے؟ اس مسئلہ سے متعلق عیسائیوں میں اختلاف تھا۔ اللہ علیم نے آگاہ فرمایا:

یہودی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نے مسیح کو قتل کیا۔ غور طلب پہلو ہے کہ ان کا دعویٰ کس نوعیت کا ہے کہ مسیح کی روح کو ہی صرف مصلوب کیا گیا یا جسم کو۔ نہیں ایسا نہیں اُن کا تو دعویٰ ہے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسم بمعہ روح کو مصلوب کیا تو پھر قرآنِ حکیم کی وضاحت سن کر تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بمعہ جسم اوپر اٹھائے گئے۔ قرآن نے قتل وصلیب کی نفی کر کے بل رفعه الله کا اعلان کر دیا کہ آپ بمعہ جسم عنصری آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔

مذکورہ آیت میں فاقتلوہ وماصلبوہ میں ہر سہ ضمیریں منصوب متصل ہیں۔ ان کا مرجع المسیح ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ قتل کے قابل زندہ انسان ہوتا ہے نہ کہ فقط روح یا جسم پس رفع جس چیز کا ہوا وہ زندہ المسیح تھے جن کے روح وجسم میں یہود بذریعہ قتل جدائی کرنا چاہتے تھے اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ جسد العنصری اٹھائے گئے۔

وما قتلوه میں یہودیوں کے عقیدہ کی تردید ہوئی۔ وما صلبوه میں عیسائیوں اور مرزائیوں کی تردید ہوئی اور اس کے ساتھ کفارہ کے عقیدہ کی نفی ہوگئی۔

قادیانیوں کا یہ کہنا کہ بل رفع الله سے رفع روحانی مراد ہے ان کی خدمت میں عرض ہے لفظ رفع ایسے اجسام سے مستعمل ہو کہ وہ اجسام زمین میں موجود ہوں تو اُس وقت رفع سے مراد زمین سے اٹھالینا ہوگا جیسا کہ بنی اسرائیل پر کوہ طور زمین سے اٹھا کر کھڑا کیا گیا ورفعنا فوقکم الطور۔ قرآن مجید میں دوسرے مقام پر ہے: رفع السمٰوات بغیر عمد "کہ آسمان بغیر ستونوں کے کھڑا کر دیا۔" البتہ اگر رفع کا متعلق ذکر یا درجہ ہو تو اُس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت اس سے رفع مراتب ہوگا۔

ورفعنا لك ذكرك اس وضاحت سے عیاں ہے کہ جس جگہ لفظ رفع کا مفعول جسمانی شے ہو تو اُس جگہ یقیناً رفع جسمانی مراد ہوگا اگر اس کا مفعول ذکر یا درجہ ہو تو اس وقت رفع مرتبہ و منزلہ مراد ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"ثم رفعت الی سدرة المنتهٰی"

(سنن ترمذی : ابواب تفسیر القرآن، باب ومن سورة الکوثر : ۳۳۶۰)

اس میں رفع کا فاعل اللہ تعالیٰ ہے اور مفعول ذی روح انسان ہے اس سے مراد جسمانی رفع ہے۔ اسی طرح بل رفعه الله اليه میں مفعول زندہ ا لمسیح ہیں یقیناً اس سے مراد جسمانی رفع ہے۔

جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:

﴿اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَ عَلٰى وَالِدَتِكَ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَ كَهْلًا وَ اِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَ اِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ وَ تُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ وَ اِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ وَ اِذْ كَفَفْتُ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ۝﴾

[المائدة : ۱۱۰]

"اے عیسیٰ بن مریم! میرا انعام یاد کرو جو تم پر اور تمہاری والدہ پر ہوا ہے جب میں نے تم کو روح القدس میں تائید کی تم لوگوں سے کلام کرتے تھے گود میں بھی اور بڑی عمر میں بھی تکلم الناس فی المهد وکهلا اور جب کہ میں نے تم کو کتاب اور حکمت کی باتوں، تورات اور انجیل کی تعلیم دی اور جب کہ تم میرے حکم سے گارے سے ایک شکل بناتے تھے جسے پرندہ کی شکل ہوتی ہے پھر تم اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے اندر پھونک مار دیتے تھے جس سے وہ پرندہ بن جاتا تھا میرے حکم سے اور تم اچھا کر دیتے تھے مادر زاد اندھے کو اور کوڑھی کو میرے حکم سے اور جب کہ تم مردوں کو نکال کر کھڑا کر لیتے تھے میرے حکم سے اور جب کہ میں نے بنی اسرائیل کو تم سے باز رکھا جب تم ان کے پاس دلیلیں لے کر آئے تھے۔ پھر ان میں جو کافر تھے انہوں نے کہا تھا کہ بجز کھلے جادو کے یہ اور کچھ نہیں۔“

روز محشر اللہ سبحانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فرمائے گا کہ میری وہ نعمتیں یاد کرو جو میں نے تم پر کی تھیں منجملہ اُن کے ایک یہ ہے:

جب تم بنی اسرائیل کے پاس معجزات لائے اور انہوں نے ان معجزات کو جادو کہا اور تم پر دست درازی کرنی چاہی تو ہم نے اُن کا ہاتھ تم سے دور رکھا۔ یہ آیت اس امر کی وضاحت کر رہی ہے کہ جب یہود حضرت عیسیٰ کو گرفتار کرنے کے لیے آئے تو اللہ نے اُن کو عیسیٰ سے دور رکھا یعنی قریب تک آنے نہ دیا۔ مرزا کے بقول اُن پر نیم مردہ ہونے کی کیفیت طاری ہوگئی ہو تو پھر ربّ ذوالجلال کو قیامت کے دن نعمت یاد دلانے کا کیا مقصد رہ جاتا ہے؟

اگر عیسیٰ علیہ السلام گرفتار ہوئے ہوتے یا صلیب کے بعد اُن میں زندگی کے آثار ہوتے تو یہ قطعاً نہ کہا جاتا کہ میں نے بنی اسرائیل کو تم سے دور رکھا بلکہ کہا جاتا کہ میں نے تم کو بنی اسرائیل سے نجات دلائی۔

بڑی عمر میں باتیں کرنا انسانی فطرت ہے۔ رب نے نعمت کیوں یاد دلائی؟ عرض ہے جس طرح پنگھوڑے میں باتیں کرنا رب کی نعمت تھی۔ اسی طرح آسمان سے دوبارہ نازل ہونے کے بعد بڑی عمر میں باتیں کرنا بھی رب کی خصوصی نعمت تھی جس کو یاد دلایا گیا۔

حضرت ابراہیم اور حضرت لوط علیہما السلام کو ارض مقدسہ اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرائی تو اللہ سبحانہ روح اللہ کو کیوں آسمان پر اٹھا لے گیا؟ اللہ قادر مطلق نے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو راتوں رات جسمانی معراج کرایا جو انسانی عقل وفہم کے منافی امر تھا۔ وہی قادر مطلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جسمانی طور پر آسمان پر کیوں نہیں لے جا سکتا؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تمام انبیائے کرام منجملہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش عام قانون کے تحت ہوئی۔ انہوں نے اللہ کے حکم سے زمین پر ہی ہجرت کی۔ وہ اللہ جو عیسیٰ علیہ السلام کو عام قانون سے ہٹ کر کلمہ ''کن'' سے تخلیق کرسکتا ہے۔ وہی اللہ اُن کو اپنے حکم سے آسمان کی طرف یقیناً اٹھا سکتا ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے معراج کے واقعہ کی تصدیق کرکے واضح کردیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سن کر یقین کرنا اطاعت وفرماں برداری ہے عقل کے گھوڑے دوڑانا جہالت ہے۔

اسی طرح قرآن کا اعلان بل رفعه الله سن کر انکار کرنا گمراہی ضلالت ہے۔

﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا﴾ [النساء: ١٥٩]

''اہل کتاب میں ایک بھی ایسا نہ بچے گا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے اُن پر ایمان نہ لاچکے اور قیامت کے دن آپ اُن پر گواہ ہوں گے۔''

صحیح بخاری باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام میں اس آیت کو نزول ثانی کی دلیل کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

چناں چہ حدیث میں ہے:

''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ وہ وقت قریب آتا ہے کہ عیسیٰ بن مریم ضرور اتریں گے منصف ہوکر پس صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیروں کو قتل کرائیں گے اور جزیہ موقوف کردیں گے اور مال ودولت اس کثرت سے ہوجائے گی کہ اس کو کوئی قبول بھی نہ کرے گا حتی کہ ایک سجدہ دنیا کی سب چیزوں سے بہتر خیال کیا جائے گا۔ پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر تم چاہو تو (اس حدیث کی تصدیق کے لیے) یہ آیت پڑھ لو۔'' [صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء: ٣٤٤٨]

''حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ قسم اللہ کی حضرت عیسیٰ اللہ کے پاس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زندہ موجود ہیں۔ جب آپ زمین پر نازل ہوں گے اُس وقت اہل کتاب میں سے ایک بھی باقی نہ بچے گا جو آپ پر ایمان نہ لائے۔'' (تفسیر ابن کثیر ا

مذکورہ آیت سے صاف ظاہر ہے کہ تمام اہل کتاب حضرت عیسیٰ کی موت سے پہلے اُن پر ایمان لائیں گے۔ لیکن تاریخ شاہد ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے تو ماسوائے چند حواریوں کے دوسرے تمام اہل کتاب آپ پر ایمان نہ لائے بلکہ انہوں نے سخت مخالفت کی۔

مرزا کے بقول حضرت مسیح نے کشمیر میں ہجرت کر کے گمنامی کی زندگی بسر کی پھر فوت ہو گئے۔ اس دور کی کوئی تاریخی شہادت نہیں ملتی کہ تمام اہل کتاب آپ پر ایمان لائے۔

مرزا قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ مرزا کی بعض تحریروں سے پتا چلتا ہے کہ دور افتادہ علاقوں سے چند عیسائیوں نے تحقیق کی غرض سے خط لکھے۔ ممکن ہے کہ اُن میں کسی نے مرزائیت قبول کی ہو لیکن یہود و نصاریٰ نے مرزا کو مسیح موعود تسلیم نہیں کیا۔ وہ اپنے آبائی عقائد پر جمے رہے۔ یہ درست ہے کہ صیہونی تنظیم نے مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے اور جہادی جذبہ کو ختم کرنے کے لیے مرزا قادیانی کو آلہ کار بنا کر تحفظ دیا اور مراعات دیں۔ یہ غداری کا صلہ تو ہو سکتا ہے لیکن اسے مسیح موعود کا کارنامہ نہیں کہہ سکتے۔

نزولِ مسیح کے دور کا تجزیہ:

مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے بارے ارشاد فرمایا کہ وہ حاکم وعادل کی حیثیت سے تشریف لائیں گے جبکہ مرزا سیالکوٹ میں زمانہ محرری کے دوران رشوت لے کر عدل وانصاف کا مذاق اڑاتا رہا۔ مفلوک الحال ارادت مند آتے بھاری رقم معاوضہ میں وصول کر کے اُن کا خون چوستا رہا۔ اپنی حکومت قائم کرنے کے لیے تگ ودو کرنا تو کجا وہ اپنے مریدوں کو صلیبی حکمران کی غلامی کا سبق سکھاتا رہا۔

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب کو توڑ دیں گے وہ اس طرح کہ حضرت مسیح آسمان سے زمین پر اتریں گے تو دجال کو قتل کریں گے۔ یہود ونصاریٰ اپنے دعویٰ قتل وصلیب کو باطل پالیں گے حضرت مسیح تبلیغ کریں گے تو حق وباطل کے معرکہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

بچے ہوئے سب اہل کتاب مسلم بن جائیں گے اور قرآنی شہادت ﴿وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ﴾ صحیح ثابت ہوگی اور اس زمانے میں ساری کائنات کا صرف ایک مذہب اسلام ہوگا۔

یہ درست ہے کہ مرزا ابتدائی دور میں پادری سے بحث مباحثہ کا ڈرامہ رچا کر معروف ہوا لیکن صلیبیوں کو مسلمان نہ بنا سکا۔ مرزا صلیب کیسے توڑ سکتا تھا وہ تو زندگی بھر صلیبی حکمرانوں کا جاسوس بن کر مسلمانوں کی حرمت کو پامال کرتا رہا۔ اس کے دور میں صلیبی تو مسلمان نہ ہوئے البتہ اس کے دور میں سینکڑوں مقامی لوگ عیسائی ضرور ہوئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام لڑائی اور جنگ کو ختم کردیں گے دوسری روایت کے مطابق جزیہ موقوف کردیں گے۔ دجال کے خاتمہ کے بعد اہل کتاب اور مشرک اسلام قبول کرلیں گے تو اس وقت جنگ کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔ جزیہ جو غیر مسلموں سے تحفظ کے صلہ میں وصول کیا جاتا ہے۔ جب مسلمان ہی ہوں گے تو اس وقت جزیہ خود بخود موقوف ہو جائے گا۔ جب کہ مرزا قادیان کے دور میں انگریز مجاہدین کو پھندے پر لٹکا کر کھال اتارتے رہے جب کہ مرزا ''انگریزوں سے لڑنا حرام ہے'' کا فتویٰ جاری کرتا رہا۔

صلیبی قوم وہ ہے جنہوں نے برصغیر میں داخل ہو کر اپنے مذہب کی تبلیغ کے لیے مشنری ادارے قائم کیے جو مقامی نادار لوگوں کو مراعات کا لالچ دے کر عیسائی بنانے میں سرگرم رہے۔ مغلوں کے دور میں بھی برصغیر پاک و ہند میں اسلامی حدود وقیود کا قانون رائج تھا۔ انگریزوں نے برسر اقتدار آ کر جن ضابطوں کو ختم کر کے اپنا خود ساختہ قانون رائج کیا۔ قادیانی غور کریں مرزا قادیانی صلیبی مذہب کے فروغ اور عوامی قانون کے غلبہ کے لیے کوشاں انگریز قوم کی اطاعت پر زور کیوں دیتا رہا؟

خنزیر کا گوشت معاشرتی برائیوں کی جڑ ہے جو لوگ اس کو کھاتے ہیں اُن میں شرم وحیا کی حس اور خیر وشر میں تمیز کرنے کی صلاحیت سلب ہو جاتی ہے۔ چوں کہ خنزیر کا گوشت عیسائیوں کی پسندیدہ خوراک ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اتریں گے تو خنزیر کو قتل کریں گے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب کہ مرزا کے آقا صلیبی حکمران داؤ پیچ کے ذریعے مسلمانوں کے دانتوں سے اس کی چربی چبواتے رہے اور تیل استعمال کراتے رہے۔ لیکن مرزا اُن کے گن گاتا رہا اور مسلمانوں کو انگلش حکومت کی اطاعت کا گر سکھاتا رہا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے، دجال کون ہے؟ احادیث کی روشنی میں اس کا خاکہ کچھ اس طرح ہوگا۔ تاریخ میں ایک ایسا دور آئے گا جب مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان قسطنطنیہ کے محاذ پر سخت جنگ ہو رہی ہوگی امت مسلمہ کی قیادت محمد بن عبداللہ کے ہاتھ میں ہوگی جن کا لقب مہدی ہوگا۔ اس جنگ کے دوران شام اور عراق کے درمیانی علاقے سے دجال کا خروج ہوگا وہ نسلاً یہودی اور یک چشم ہوگا۔

قدرتِ خداوندی سے اس کی پیشانی پر ک۔ ف۔ ر یعنی کافر لکھا ہوگا جسے اہل ایمان روحانی فہم وفراست سے پڑھ لیں گے وہ اُن کے دجل سے محفوظ رہیں گے۔ وہ دائیں بائیں فساد پھیلائے گا۔ لوگ اُس کے خوف سے بھاگ کر پہاڑوں پر چلے جائیں گے۔ حق تعالیٰ کی طرف سے اُس کو فتنہ استدراج دیا جائے گا، وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ مداریوں کی طرح کرتب دکھا کر لوگوں کو قائل کرنے کی کوشش کرے گا وہ اس میں کامیاب نہیں ہوگا پھر وہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرے گا تو اصفہان کے ستر ہزار یہودی اس کو تسلیم کرلیں گے۔ دوسرے علاقوں کے یہودی بھی اس کے پیروکار بن جائیں گے۔ بالآخر دجال اپنے لاؤلشکر سمیت مدینہ طیبہ کا رخ کرے گا مگر مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہوسکے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کا رخ ملک شام کی طرف پھیر دیں گے تو امام مہدی خبر سن کر محاذ جنگ سے واپس دمشق آ جائیں گے۔

اس دوران ایک روز دمشق (شام) کی جامع مسجد میں نماز فجر کی اقامت ہو رہی ہوگی اور مہدی موعود امامت کے مصلے پر پہنچ چکے ہوں گے کہ اچانک ایک آواز سب کو اپنی طرف متوجہ کرے گی۔ مسلمان آنکھ اٹھا کر دیکھیں گے کہ سپید بادل چھایا ہوا نظر آئے گا اور تھوڑے عرصہ میں یہ مشاہدہ ہوگا کہ عیسیٰ علیہ السلام دو زرد حسین چادروں میں لپٹے ہوئے اور فرشتوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بازؤں پر سہارا لیے ہوئے ملاء اعلیٰ سے اتر رہے ہیں فرشتے ان کو مسجد کے منارہ مشرقی کے پاس اتار دیں گے اور واپس چلے جائیں گے۔

حضرت عیسیٰ سیڑھی سے اتر کر مسلمانوں کے ساتھ نماز کی صفوں میں آ کھڑے ہوں گے۔ مسلمانوں کا امام مہدی از راہ عزت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے امامت کی درخواست کرے گا۔ آپ فرمائیں گے کہ یہ اقامت تمہارے لیے کہی گئی ہے اس لیے تم ہی نماز پڑھاؤ۔ فراغت کے بعد مسلمانوں کی امامت حضرت مسیح کے ہاتھوں میں آ جائے گی وہ حربہ لے کر دجال کے قتل کے لیے روانہ ہو جائیں گے۔ اور شہر پناہ کے باہر اس کو باب ''لد'' پر پالیں گے۔ دجال سمجھ جائے گا کہ اُس کی زندگی اور دجل کے خاتمہ کا وقت آ پہنچا ہے اس لیے خوف کی وجہ سے رانگ (قلعی) کی طرح پگھلنے لگے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آگے بڑھ کر اس کو قتل کر دیں گے پھر جو یہود دجال کی رفاقت سے بچ جائیں گے وہ اور سب عیسائی اسلام قبول کر لیں گے۔

قادیانی غور کریں کیا مذکورہ صفات کے حامل دجال نے خروج کیا ہے؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نازل ہو کر اُس کو باب لد پر قتل کیا ہو؟ مرزا دجال کے خروج سے انکار نہیں کرتا لیکن اس کے نزدیک عیسائی پادری مراد ہیں۔ مسیح الدجال ایک شخص کا نام ہے جو یہودی النسل ہوگا جب کہ پادری بے شمار ہیں۔ چوں کہ پادری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی موجود تھے۔ آپ نے اُن کی طرف واضح اشارہ کیوں نہیں کیا؟

مسلمانوں اور عیسائیوں کے مابین صلیبی جنگیں پہلے بھی ہوتی رہیں اب بھی جاری ہیں۔ تاہم مرزا کے دور میں کون سی صلیبی جنگ ہوئی جس کی قیادت محمد بن عبداللہ المعروف امام مہدی نے کی ہو؟

یہودی اس وقت اسلام کو مسخ اور مسلمانوں کو ختم کرنے کے منصوبے پر عمل پیرا ہیں تاحال کسی یہودی نے خدائی دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی اصفہان کے ۷۰ ہزار یہودیوں نے کسی دجال کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ حکومت پاکستان نے اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا لیکن حکومت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسرائیل نے پاکستانی قادیانیوں کو فوج میں بھرتی ہونے کی باقاعدہ اجازت دے رکھی ہے۔ ۱۹۷۲ء تک اسرائیلی فوج میں چھ سو قادیانی شامل تھے۔ کیا وجہ ہے کہ یہودی مسلمانوں کا وجود برداشت نہیں کرتے لیکن قادیانیوں کو اپنے سینے سے لگا رکھا ہے؟

مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود تو درکنار مسیح دجال بھی نہیں ہے۔ البتہ اُن تیس دجالوں میں سے ایک ہے۔ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي .))

(مسند الإمام أحمد : ۲۷۸/۵، سنن أبي داوٗد : ٤٢٥٢، سنن الترمذی : ۲۲۱۹)

"میری امت میں تیس بڑے کذاب پیدا ہوں گے اور وہ سب نبوت کا دعویٰ کریں گے، لیکن میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

ایک اور روایت میں ہے:

((عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا .))

(صحیح مسلم، کتاب الحج : ۳۰۳۰)

"حنظلہ جو قبیلہ بنی اسلم سے ہیں، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قسم اس پروردگار کی میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ البتہ بلاشک وشبہ عیسیٰ علیہ السلام فرزند مریم کے روحاء کی گھاٹی میں جو کہ مکہ مدینہ کے بیچ میں ہے لبیک پکاریں گے حج کی یا عمرہ کی یا قران کریں گے اور دونوں کی لبیک پکاریں گے، ایک ہی ساتھ۔" [1]

---

[1] اگر مرزا قادیانی سچا مسیح ابن مریم ہوتا تو "فج الروحاء" سے احرام باندھ کر حج وعمرہ کرتا اُسے تو مکہ اور مدینہ دیکھنا بھی نصیب نہ ہوا۔ (الیاس)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا اس حدیث کا انکار تو نہیں کرتا لیکن ابھی تک حج نہ کرنے کا جواز پیش کرتا ہے:

''ہمارا حج تو اُس وقت ہوگا جب دجال بھی کفر اور دجل ❶ سے باز آ کر طواف بیت اللہ کرے گا کیوں کہ بموجب حدیث صحیح کے وہی وقت مسیح موعود کے حج کا ہوگا۔'' [ایام صلح، ص: ۱۶۹، خزائن جلد ۱۴، ص: ۴۱۶۔۴۱۷]

مرزا قادیانی کو زندگی میں حج عمرہ کرنے کی سعادت حاصل نہ ہوئی۔ حضرت مسیح زمین پر مکمل امن وسکون قائم کریں گے اور اس قدر آسودگی ہوگی کہ شیر اور اونٹ، چیتا اور گائے بکریاں بے خوف اکٹھے چرتے ہوں گے۔ زمین پر کچھ عرصہ گزارنے کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات ہوگی۔ مسلمان اُن کی نماز جنازہ پڑھیں گے وہ دفن کہاں ہوں گے نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زمین پر نزول فرما ہوں گے نکاح کریں گے۔ اُن کے ہاں اولاد ہوگی وہ (کل) پینتالیس سال عمر پائیں گے بعد ازاں ان کی وفات ہوگی اور وہ میرے ساتھ میری قبر میں مدفون ہوں گے۔ قیامت کے دن میں اور عیسیٰ علیہ السلام ایک ہی قبر سے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے درمیان اٹھیں گے۔''

[مشکوٰۃ المصابیح، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام، حدیث: ۵۵۰۸]

مرزا قادیانی اس حدیث کو مانتا ہے:

''آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں مسیح موعود میری قبر میں دفن ❷ ہوگا یعنی وہ میں ہی ہوں۔'' [کشتی نوح، ص: ۱۵، خزائن، جلد ۱۹، ص ۱۶]

اہل علم بخوبی واقف ہیں کہ مرزا قادیانی ہیضہ کی بیماری میں مبتلا ہو کر لاہور میں فوت ہوا اور قادیان میں جا کر دفن ہوا۔

---

❶ لیکن حدیث میں تو کہیں نہیں فرمایا گیا کہ دجال بھی اپنے کفر اور دجل سے باز آ جائے گا۔ (الیاس)

❷ قادیانیو! مرزا قادیانی کہاں دفن ہوا؟ غور کرو۔ (الیاس)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کو مدینہ منورہ کی زیارت تو درکنار حجاز مقدس کی ہوا بھی نصیب نہ ہوئی۔ اس لیے وہ مسیح موعود نہ ہوا۔

اللہ نے انبیائے کرام کو زمانہ کے حالات کے مطابق معجزات عنایت کیے جن کو بلا چون وچرا تسلیم کرنا ایمانی تقاضا ہے۔ تاہم کسی کا یہ کہنا کہ حضرت ابراہیم پر آگ کیوں اور کیوں کر گلزار ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن کی قوم کے لیے سمندر میں رستہ کس طرح بن گیا۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ کا اشارہ کریں تو چاند دو ٹکڑوں میں بٹ گیا یہ کیسے ممکن ہے۔ ایک نبی کا معجزہ دوسرے نبی کو کیوں نہیں ملا۔ اس قسم کی چہ مہ گوئیاں کرنا ایمان کے منافی ہیں۔ قرآن میں مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ پھانسی دی گئی نہ قتل کیا گیا بلکہ اللہ نے اُن کو اپنی طرف (آسمان پر) اٹھالیا۔ یثاق النّبیین کے وعدہ کی تکمیل کے لیے حضرت مسیح علیہ السلام کا آسمان سے دوبارہ نزول ہوگا۔ اس پر یقین کرنا ایمان کی علامت ہے۔

مرزا قادیانی نے حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے اعتراض کیا کہ:

> ”صدہا سال تک بغیر آب ودانہ کے آسمان پر زندہ رہنے والے وہی ٹھہرے جس میں ان کا کوئی دوسرا انسان شریک نہیں۔ پھر تیسری خصوصیت یہ رکھتے ہیں کہ آسمان پر اتنی مدت تک پیرانہ سالی اور ضعف سے محفوظ رہنے والے وہی ٹھہرے جس میں اُن کا کوئی شریک نہیں۔“

[براہین احمدیہ پنجم، درضمیمہ ص: ۲۱۹، خزائن، ج۲۱، ص: ۳۹۵]

حضرت آدم علیہ السلام زمین پر آنے سے قبل جس قسم کا آب ودانہ کھاتے پیتے رہے اور بشری تقاضے جس طرح پورا کرتے رہے۔ چناں چہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام باوا آدم کے چھوڑے گئے ذخیرہ اور طریقہ کو بروئے استعمال لائیں گے۔

حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں چالیس دن تک رہے اصحاف کہف تین سو سال سے زائد عرصہ تک غار میں سوئے رہے۔ وہ بشری تقاضے کس طرح پورا کرتے رہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معراج پر تشریف لے گئے کیا وہ آب ودانہ ساتھ لے گئے تھے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قادیانیو غور کرو ہمارا اُس اللہ قدیر پر ایمان ہے جو کلمہ کن سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے آگ کو گلزار کر سکتا ہے۔ سمندر میں راہ بنا سکتا ہے۔ اصحابِ کہف کو بغیر آب ودانہ کے زندہ رکھ سکتا ہے۔ وہی اللہ حضرت عیسیٰ کو بغیر زمینی آب ودانہ کے آسمان پر زندہ رکھ سکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بغیر کھائے پیے روزہ رکھتے تھے۔ صحابہ کے پوچھنے پر ارشاد فرمایا کہ اللہ مجھے کھلا پلا دیتا ہے۔ وہی اللہ عیسیٰ کو آسمان پر رزق دے سکتا ہے۔

جس طرح اللہ کلمہ کن سے عیسیٰ کو بغیر باپ کے تخلیق کر سکتا ہے وہی اللہ عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا کر زمینی خورد ونوش اور دنیوی حاجات اور ضعف العمری سے بے نیاز کر سکتا ہے اور آسمان سے دوبارہ زمین پر نزول فرما سکتا ہے۔

پھر چوتھی خصوصیت یہ لکھتے ہیں:

"مدت دراز کے بعد آسمان سے مع ملائکہ نازل ہونے والے وہی ٹھہرے جس میں ان کا کوئی آدمی شریک نہیں۔"

اللہ نے قرآنِ حکیم میں میثاق انبیائے کرام سے متعلق وضاحت فرمائی ہے:

﴿وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَى ذَلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ﴾ [آلِ عمران: ۸۱]

"جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد کیا جو کچھ میں تمہیں کتاب وحکمت دوں پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو تمہارے پاس کی چیز کو سچ بتائے تو تمہارے لیے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ضروری ہے۔ فرمایا کہ تم اس کے اقراری ہو اور اس پر میرا ذمہ لے رہے ہو سب نے کہا کہ ہمیں اقرار ہے فرمایا تو اب گواہ رہو اور خود میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔"

حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے ہر نبی سے عہد لیا کہ اس کی زندگی میں اگر اللہ تعالیٰ اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کو بھیجے تو اس پر فرض ہے کہ وہ آپ پر ایمان لائے اور آپ ﷺ کی امداد کرے اور اپنی امت کو بھی وہ یہی تلقین کرے کہ وہ بھی حضور ﷺ پر ایمان لائے اور آپ کی تابع داری میں لگ جائے۔

[تفسیر ابن کثیر]

انبیائے کرام نے اپنے اپنے دور میں امتوں کو تلقین کی کہ اگر وہ خاتم النبیین ﷺ کا زمانہ مبارک پالیں تو ان پر ایمان لے آئیں اور نصرت کریں۔ لیکن میثاق کی عملی حیثیت کا تقاضا تھا کہ سابقہ انبیائے کرام میں سے ایک نبی حضرت محمد ﷺ کے بعد نزول فرمائیں۔ وہ نبی اور اُن کی امت خاتم النبیین ﷺ پر ایمان لے آئیں اور دین حق کی نصرت ﴿لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ﴾ کا وعدہ حق پورا ہو۔ چوں کہ عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل قوم کے آخری نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے میثاق النبیین کی تائید کے لیے ان ہی کو منتخب کیا تاکہ تمام انبیائے کرام کی جانب سے عہد کے وفا کا عملی مظاہرہ ہو سکے۔

جب عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول ہوگا تو مسلمانوں کے دل ایمان سے منور ہو جائیں گے اور اہل کتاب تثلیث اور کفارہ کے عقائد سے توبہ تائب ہو جائیں گے اور حق و باطل کے معرکہ سے بچے ہوئے سب اہل کتاب مسلم بن جائیں گے اور قرآنِ حکیم کی بشارت ﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ سچ ثابت ہوگی۔

رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ قرآن وحدیث میں صراحت سے موجود ہے اس بارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ذرّہ بھر علمی اختلاف نہ تھا بلکہ اُن کا اجماع تھا۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب عبداللہ بن سبا یہودی نے مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کے لیے اسلام کا لبادہ اوڑھ لیا تو اس نے اپنے باطل نظریات کے مطابق قرآن مجید کی تاویل کی اور کہا:

''اس شخص پر تعجب ہے جو یہ تو عقیدہ رکھتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائیں گے لیکن محمد ﷺ کے بارے میں یہی عقیدہ رکھنے والے کو جھٹلاتا ہے۔ حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ﴾ [القصص : ۸۵]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

”بلاشبہ وہ (اللہ) جس نے آپ پر قرآن نازل کیا یقیناً وہ آپ کو (اچھے) انجام تک پہنچانے والا ہے۔“

لہٰذا محمد ﷺ عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت واپس تشریف لانے کے زیادہ مستحق ہیں۔

[تاریخ الطبری : ۳۴۷/۵]

غور طلب پہلو یہ ہے کہ اگر حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات اور نزول کے بارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اختلاف ہوتا تو عبداللہ بن سبا اس نظریہ کو بنیاد بنا کر مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کی کوشش نہ کرتا۔ حتی کہ مرزا قادیانی نے بھی ابتدائی دور کی تحریروں میں نزولِ مسیح کے عقیدہ کا اعتراف کیا ہے۔

﴿ هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ ﴾ [التوبۃ : ۳۳]

یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشین گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو اُن کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ [براہین احمدیہ چہارم حاشیہ: ۴۹۹، خزائن، جلد ۱، ص: ۵۹۳]

مرزا قادیانی دوسری جگہ نزول مسیح کے مقصد کو وضاحت سے بیان کرتا ہے:

﴿ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ یَّرْحَمَكُمْ وَ اِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا وَ جَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِیْنَ حَصِیْرًا ﴾ [بنی اسرائیل : ۸]

یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے یعنی اگر طریق رفق اور نرمی اور لطف احسان کو قبول نہیں کریں گے تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدا تعالیٰ مجرمین کے لیے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے۔

[براہین احمدیہ، حصہ چہارم، ص: ۵۰۵، خزائن جلد ۱، ص: ۶۰۱]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قادیانی فخر یہ اظہار کرتے ہیں کہ حیات اور نزولِ عیسیٰ کا عقیدہ قرآن میں مذکور نہیں اُن کی خدمت میں عرض ہے کہ مرزا قادیانی نے مذکورہ دو قرآنی آیات کا حوالہ دے کر نزول مسیح کا اعتراف کیا ہے۔ اگر آپ کہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام ایک دفعہ فوت ہو گئے تھے دوبارہ زندہ ہو کر آئیں گے تو پھر مسیح علیہ السلام کے بارے قادیانی اور عیسائی عقیدہ میں کیا فرق رہا؟

اگر آپ لوگوں کو دھوکہ دیں کہ یہ اُس دور کا عقیدہ ہے جب مرزا پر الہام نہیں ہوا تھا چوں کہ اب اُن پر الہام ہوا ہے۔ مرزا اقرار کرتا ہے:

''خدا نے اپنی متواتر وحی سے اس عقیدہ کو فاسد قرار دیا اور مجھے کہا کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔'' [تریاق القلوب، ص: ۳۵۷۔ خزائن، ج: ۱۵، ص: ۴۸۵]

مرزا کی تحریر کا دوسرا رخ یہ ہے کہ جس براہین احمدیہ میں نزولِ مسیح کا اقرار کیا ہے اس کتاب کے بارے مرزا نے دعویٰ کیا کہ اس کتاب کی تصدیق نبی کریم ﷺ نے کی ہے۔

[براہین احمدیہ، حصہ سوئم، روحانی خزائن جلد ۱، ص: ۲۷۵، ۲۷۶]

قادیانیوں کو مرزا کے دو متضاد دعوؤں میں سے ایک کو جھوٹ تسلیم کرنا پڑے گا۔ چوں کہ کذب دجل وفریب کی علامت ہے نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا غلام احمد قادیانی دجال ہے۔ ☆

☆ الاعتصام ۰۷ تا ۲۰ جنوری ۲۰۱۱ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کے بعض لغویات

مرزا قادیانی کا نام غلام احمد ہے۔ ہر نبی آدم، نوح، ابراہیم و موسیٰ کا نام سنگل ہے لیکن مرزا کا جڑواں ہے۔ اُس نے ابتدائی تعلیم مقامی اساتذہ سے حاصل کی۔ حالاں کہ نبی کا دنیا میں کوئی استاد نہیں ہوتا۔

مرزا قادیانی بدزبان، مخبوط الحواس، سلسل البول کا مریض اور فاتر العقل شخص تھا۔ اس لیے مرزا مسیح موعود ہرگز نہ تھا۔

مخبر صادق محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم دو زرد چادروں میں ملبوس ہو کر نازل ہوں گے۔ مرزا قادیانی اس بات کو تسلیم کرتا ہے لیکن اس کی من مانی تعبیر کرتا ہے۔

''اور جیسا کہ مسیح موعود کی نسبت حدیثوں میں دو زرد چادروں کا ذکر ہے۔ ایسے میں میرے لاحق حال دو بیماریاں ہیں ایک بیماری بدن کے اوپر کے حصہ میں ہے جو اوپر کی چادر ہے وہ دوران سر ہے جس کی شدت کی وجہ سے بعض وقت میں زمین پر گر جاتا ہوں اور دل کا دورانِ خون کم ہو جاتا ہے۔ اور ہولناک صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دوسری بیماری بدن کے نیچے حصہ میں ہے جو مجھے کثرت پیشاب کی مرض ہے جس کو ذیابیطس بھی کہتے ہیں اور معمولی طور پر مجھ کو ہر روز پیشاب بہ کثرت آتا ہے اور پندرہ یا بیس دفعہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور بعض اوقات قریب سَو دفعہ کے دن رات میں آتا ہے اور اس سے بھی ضعف بہت ہو جاتا ہے۔ سو یہ زرد رنگ کی چادریں ہیں جو میرے حصہ میں آئی ہیں۔''

[براہین احمدیہ، پنجم ضمیمہ، ص: ۲۰۱، خزائن، جلد ۲۱، ص ۳۷۲]

جس حدیث میں دو زرد کپڑوں میں ملبوس ہونے کا ذکر ہے اسی حدیث میں وضاحت سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موجود ہے کہ دجال لوگوں کو کفر کی طرف دھکیل رہا ہوگا۔ اس دوران حضرت مسیح علیہ السلام دمشق کے مشرق میں سفید منارہ پر نزول فرما ہوں گے۔ دنیا جانتی ہے کہ مرزا آسمان سے نازل نہیں ہوا۔ پیشاب کرنا انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔ لیکن جس انسان کو ایک گھنٹہ میں تین چار دفعہ پیشاب آتا ہو کیا وہ دلجمعی سے سوچ سکتا ہے، عبادت کرسکتا ہے، نیند پوری کرسکتا ہے یا مطمئن ہو کر کام کرسکتا ہے۔ اگر آپ کو اس کا احساس نہ ہو تو جس کو سلسل بول کی تکلیف ہو اُس سے پوچھو کہ نبوت کی نشانی ہے یا ربّ کی طرف سے زحمت کیوں کہ بار بار اٹھنے بیٹھنے سے کپڑوں کو پاکیزہ رکھنا بھی مشکل مسئلہ بن جاتا ہے۔

دوسری زرد چادر سر پر اوڑھنے کی وجہ سے مرزا قادیانی فاتر العقل بن چکا ہے وہ پچاس اور پانچ کی قیمت وکمیت میں تمیز نہ کرسکتا تھا۔ قادیانیوں کو دعوت فکر ہے کہ اگر آپ نے کسی سے پچاس گرام سونا لینا ہو تو وہ آپ کو صرف پانچ گرام دے دے تو آپ اعتراض کریں گے وہ زرگر یا سیٹھ کہہ دے کہ بھائی صاحب پانچ اور پچاس میں کوئی فرق نہیں صرف نقطہ کا فرق ہے تو یقیناً آپ اسے دیوانہ کہیں گے اگر یہی بات مرزا صاحب کہیں کہ براہین احمدیہ کے ''پہلے پچاس حصہ لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لیے پانچ حصوں میں وہ وعدہ پورا ہوگیا۔''

[دیباچہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم، ص:۷، خزائن جلد ۲۱، ص:۹]

مرزا نے براہین احمدیہ کی پچاس جلدوں کی پیشگی رقم لے کر اُن کو پانچ پر ٹرخا دیا۔ قادیانیو! آپ نے اُسے دیوانہ کہنے کی بجائے مسیح موعود تسلیم کرلیا کیوں؟ مرزا قادیانی نے ایک جگہ خود اقرار کیا ہے کہ انسانی کو شیطانی الہام بھی ہوتا ہے۔

''اکثر جاہلوں کو یہ معلوم نہیں ہے کہ الہام شیطانی بھی ہوا کرتے ہیں۔ امت کے تمام اکابر عقیدہ پر متفق ہیں پس ہر ایک شخص کا الہام جو نرے الفاظ ہوں اور کوئی فوق العادت امر ان میں نہ ہو خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوسکتا۔''

[تریاق القلوب، ص:۲۳، طبع:۱۹۰۲ء، خزائن، جلد ۱۵، ص ۱۷۰۔۱۷۱]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعوت فکر ہے کہ پانچ اور پچاس میں فرق کو نہ سمجھنے والا اور دن رات میں سو بار پیشاب کرنے والا شخص کہے کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ زرد چادروں سے مراد سر درد اور سلسل بول ہیں۔

غور طلب پہلو ہے یہ الہام رحمانی ہے یا شیطانی؟

عیسائی عقیدہ ابن اللہ کی نقل اتارتے مرزا قادیانی لکھتا ہے:

"خاطبنی اللہ بقولہ اسمع یا ولدی"

''اللہ نے مجھے یہ کہہ کر خطاب کیا کہ اے میرے بیٹے! سن۔''

[البشریٰ اسلامیہ سٹیم پریس لاہور ۱۹۱۲ء، ۱/۴۹]

دوسرے مقام پر ہے:

"انت منی بمنزلۃ ولدی." [تذکرہ، ص: ۴۴۲]

''تو مجھ سے بمنزلہ بیٹے کے ہے۔''

مذکورہ الہامات اس شخص کو آتے رہے جس کی مخبوط الحواسی کا یہ عالم تھا۔ بشیر احمد اپنے باپ مرزا قادیانی کے حالات بیان کرتا ہے:

''بعض اوقات کوئی دوست حضور کے لیے گرگابی (جوتا) ہدیہ لاتا تو آپ بسا اوقات دایاں پاؤں بائیں میں ڈال لیتے تھے اور بایاں دائیں میں چناں چہ تکلیف کی وجہ سے آپ دیسی جوتا پہنتے تھے۔ اسی طرح کھانا کھانے کا یہ حال تھا کہ خود فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں تو اُس وقت پتا لگتا ہے کہ کیا کھا رہے ہیں جب کھانا کھاتے کوئی کنکر وغیرہ کا ریزہ دانت کے نیچے آ جاتا ہے۔''

[سیرت المہدی، جلد اول، حصہ دوم، ص: ۳۴۴، روایت: ۳۷۸]

قادیانیو! ہم آپ کے خیر خواہ ہیں غور کریں۔ یہ سادگی نہیں فاتر العقل ہونے کی علامت ہے۔ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں جب کہ مرزا کہتا ہے کہ میں آدم زاد نہیں ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

[براہین احمدیہ، حصہ پنجم، ر،ح: ۹۷، خزائن، جلد ۲۱، ص: ۱۲۷]

انبیائے کرام تو درکنار کسی ولی نے رب کے دربار میں عاجزی کے طور پر اپنے بارے بے شرمی کے الفاظ استعمال نہیں کیے۔ انسان اور حیوان کے مابین فرق و امتیاز کرنے والی خصوصیات میں عقل و شعور کے علاوہ شرم و حیا بھی ہے۔ مرزا قادیانی کا آدمیت سے انکار اور بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار ہونے کا اقرار انکساری کا اظہار نہیں بلکہ رب کی طرف سے مرزا کو دجل پن کی سزا ہے۔ ☆

☆ الاعتصام ۲۱ تا ۲۷ جنوری ۲۰۱۱ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعوتِ فکر

امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ آخری زمانہ میں حضرت مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ جو دجال کے خلاف جہاد کریں گے اس عرصہ کے دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہوگا جو دجال کو اپنے ہاتھ سے قتل کریں گے۔ ظلم و بربریت کے دور کا خاتمہ ہوجائے گا اور عدل وانصاف کی حکمرانی قائم ہوگی۔ ❶

مرزا قادیانی نے اپنے بارے دعویٰ کیا:

"لیکن میں بار بار کہتا ہوں کہ میں وہی ہوں اور اُس نور میں میرا پودا لگایا گیا ہے جس نور کا وارث مہدی آخرالزماں چاہیے تھا۔"

[مجموعہ اشتہارات، طبع جدید، ج ۲، ص: ۳۹۶، اشتہار معیار الاخیار، ۱۶ جون ۱۸۹۹ء، از مرزا قادیانی]

مرزا غلام احمد قادیانی کے دور میں دجال تو نہیں آیا البتہ دجال کے وہ چیلے ضرور آئے جنھوں نے خلافت عثمانیہ کو سبوتاژ کیا اور ملت اسلامیہ کی وحدت کو پارہ پارہ کردیا۔ جن پر وہ خود قابض ہوگئے۔ مرزا کے آبائی وطن ہندوستان پر برطانیہ نے تسلط جمایا تو جماعت مجاہدین نے گوریلا کارروائیاں کرکے گوروں کی نیند حرام کردی۔ تاریخ کے اس دور میں مرزا قادیانی نے گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت کو فرض قرار دیا۔

"سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو۔ جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو سو وہ

❶ کیا یہ سب نشانیاں ظاہر ہوچکی ہیں؟ کیا اسلام کے علاوہ سب مذاہب مٹ چکے؟ (محمد الیاس چنیوٹی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔"

[شہادت القرآن، ص:۸۴، مندرجہ خزائن، ج:۶، ص:۳۸۰۔ از مرزا قادیانی]

جب کہ مرزا صاحب نے طاغوتی قوتوں کے خلاف مزاحمت کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لیے حرام ہے اب جنگ اور جدال
اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے لیے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

[تحفہ گولڑویہ ضمیمہ، ص:۴۲، مندرجہ خزائن، ج:۱۷، ص:۷۷، از مرزا قادیانی]

دین اسلام میں طاغوتی قوتوں کے خلاف قیامت تک جہاد فرض عین ہے۔ امت محمدیہ اس پر عمل کر رہی ہے اور کرتی رہے گی۔ ان شاء اللہ

مرزا قادیانی نے اپنے آخری مجدد ہونے کے دعویٰ کی تائید میں ایک قول نقل کیا:

"یہ چونکہ اہل سنت میں متفق علیہ امر ہے کہ آخری مجدد اس امت کا مسیح موعود ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ اب تنقیح طلب یہ امر ہے کہ یہ آخری زمانہ ہے یا نہیں۔ یہود ونصاریٰ دونوں قومیں اس پر اتفاق رکھتی ہیں کہ یہ آخری زمانہ ہے...... اور میں ہی وہ ایک شخص ہوں جس نے اس صدی کے شروع ہونے سے پہلے دعویٰ کیا۔" [حقیقۃ الوحی، ص:۱۹۳، مندرجہ خزائن، ج:۲۲، ص:۲۰۱ از مرزا قادیانی]

مرزا قادیانی نے چودھویں صدی ہجری کے آغاز میں مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔ وہ صدی اختتام پذیر ہوگئی اور پندرھویں صدی ہجری کا تہائی سے زائد حصہ گزر گیا۔ مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء بمطابق ۱۳۲۶ھ میں فوت ہوا۔ مرزا کی موت کو بھی ایک صدی سے زائد عرصہ بیت گیا۔ چناں چہ مرزا کے اپنے تائیدی بیان کی روشنی میں ہر صدی کے دوران ایک مجدد نا گزیر ہوتا ہے:

"یعنی خدا ہر صدی کے سر پر اس امت کے لیے ایک شخص مبعوث فرمائے گا جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے لیے دین کو تازہ کرے گا۔"

[حقیقۃ الوحی، ص:۱۹۳، مندرجہ خزائن، ج:۲۲، ص:۲۰۰، از مرزا قادیانی]

جب مرزا کے قول کی رو سے ہر صدی کے اختتام پر مجدد آئے گا تو پھر پندرھویں صدی ہجری میں ضرور مجدد آئے گا۔ چناں چہ مرزا قادیانی اپنے مذکورہ بیانات کی روشنی میں آخری مجدد ہرگز نہ ہوئے۔ جب وہ آخری مجدد نہ ہوئے تو وہ مہدی آخر الزماں اور مسیح موعود کے دعویٰ میں جھوٹے ثابت ہوئے۔ مرزا نے کذب بیانی کے بارے خود اظہارِ خیال کیا:

"جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔"

[ضمیمہ تحفیہ گولڑویہ، ص:۲۰، مندرجہ خزائن، ج:۱۷، در حاشیہ ص:۵۶]

قادیانی امت کو دعوتِ فکر ہے کہ وہ صد سالہ جشن منانے کی بجائے ربّ کے دربار میں دعا مانگیں کہ یا اللہ ہمیں سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق دے۔ جب آپ حق کے متلاشی بن کر عقیدۂ ختم نبوت کی مطبوعہ کتب اور مرزا کی تحریروں کا تقابلی مطالعہ کریں گے تو مرزا کی تحریروں میں جگہ جگہ تناقض اور تضاد پائیں گے۔ تو یقیناً ربّ کی نصرت سے مرزائیت سے تائب ہو جاؤ گے اور خاتم النبیین ﷺ کے پرچم تلے آ کر سکون قلب حاصل کرو گے۔ ان شاء اللہ ☆

☆ الاعتصام ۵ فروری تا ۱۱ فروری ۲۰۱۰ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی مہدی موعود کیوں نہیں

قادیانی جہاں زمیندار، مل مالکان اور افسران کی صورت میں با اثر ہوتے ہیں وہ عموماً مسلمانوں میں قادیانیت کا پرچار کرتے ہیں۔ خدانخواستہ اگر کوئی مرزائی آپ کو دعوت دے تو ایمانی جرأت سے کام لے کر اُسے کہیں کہ آپ اور آپ کے خاندان کے اہل و عیال کل رات خواب میں مجھے ملنے آئے تھے۔ میں اُس وقت نیم بیداری کی حالت میں تھا۔

مخاطب کی عمر کی نسبت سے کہیں کہ آپ کی والدہ، بہن، بیٹی نے مجھے بلایا۔ سب کے سامنے میرا سر اپنی ران پر رکھا مجھے پیار کیا اور تحفہ دیا۔ اگر اُس قادیانی میں ذرا سی بھی غیرت ہوئی تو وہ غصہ سے لال پیلا ہو جائے گا اور بدکلامی پر اتر آئے گا۔ تو آپ اُسے جواب دیں میں نے واقعی جرم کیا ہے۔ میں آپ کی غیرت کو داد دیتا ہوں کہ تم میرے ساتھ ہاتھا پائی پر اتر آئے ہو۔ لیکن آپ جذبات پر کنٹرول کریں۔ جناب اگر کوئی شخص خاتونِ جنت فاطمۃ الزہراء کے بارے کہے جن کے بال کو سورج نے نہیں دیکھا۔ آپ اس پر لعنت بھیجیں اور علیحدگی اختیار کریں۔

جیسا کہ مرزا اپنا شیطانی کشف لکھتا ہے:

"نماز مغرب کے بعد عین بیداری میں ایک تھوڑی سی غیبت جس سے جو خفیف نشاء سے مشابہ تھی ایک عجیب عالم ظاہر ہوا کہ پہلے ایک دفعہ چند آدمیوں کے جلد جلد آنے کی آواز آئی جیسے بہ سرعت چلنے کی حالت میں پاؤں کی جوتی اور موزہ کی آواز آتی ہے پھر اُسی وقت پانچ آدمی نہایت وجیہ اور معتدل اور خوب صورت سامنے آ گئے۔ یعنی جناب پیغمبر خدا ﷺ، حضرت علی و حسنین و فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم اور ایک نے اُن میں سے اور ایسا یاد پڑتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہایت محبت اور شفقت سے مادر مہربان کی طرح اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا پھر بعد اس کے ایک کتاب مجھ کو دی جس کی نسبت یہ بتلایا گیا کہ یہ تفسیر قرآن ہے جس کو علی نے تالیف کیا ہے اور اب علی وہ تفسیر تجھ کو دیتا ہے۔''

[براہین احمدیہ، حصہ چہارم، پہلی فصل، حاشیہ ۵۰۴، از مرزا قادیانی، خزائن، جلد ا، ص ۵۹۹]

پورے یقین اور وثوق سے کہتا ہوں کہ مرزا قادیانی پر شیطانی الہام ہوتا تھا۔ میں اُس کی بے غیرتی و بے حیائی کی ایک اور مثال دیتا ہوں جس میں اُس نے اپنی ماں کی عزت وشرم کو بے پردہ کیا۔ لکھتا ہے:

''میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ سے نکلی اور بعد میں اس کے میں نکلا ...... اور میرا سر اُس کے پاؤں میں تھا۔''

[تریاق القلوب، ص: ۱۵۷، خزائن جلد ۱۵، ص ۴۷۹ تا ۴۸۳]

اس قسم کی بے حمیتی کا مظاہرہ کرنے والا مرزا قادیانی مسیح موعود کیسے ہوسکتا ہے؟؟

شیعہ اور اہل سنت کا اس امر پر تو اتفاق ہے کہ قیامت سے قبل امام مہدی آئیں گے مہدی کا ظہور کس طرح ہوگا اس بارے شیعہ سنی اختلاف ہے۔

اہل سنت کے نزدیک امام مہدی قیامت کے قریب سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی نسل سے پیدا ہوں گے جن کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا جب مرزا نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو اہل سنت علماء نے فوراً نوٹس لیا چوں کہ مرزا نے جس حدیث کو جواز بنا کر مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اسی میں مذکور ہے۔ وہ مسلمانوں کی قیادت کرتے ہوئے عیسائیوں کے خلاف جہاد کریں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے مینار پر نزول ہوگا تو اُس دن فجر کی امامت امام مہدی ہی کرائیں گے۔

نماز کی امامت اور جہاد کی قیادت دور کی بات ہے مرزا قادیانی کو شام جانے کا موقع ہی نہیں ملا۔

اہل سنت نے مدلل انداز میں ردّ کیا تو مرزا نے پینترا بدلا جو شیعوں کا مہدی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بارے تصور تھا وہ مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ شیعوں نے بھی مرزا کو قبول نہیں کیا۔ چونکہ اس کا خاندانی تعلق سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی اولاد سے نہ تھا، اس لیے شیعوں نے بھی مخالفت کی۔

ہندوؤں کے عقیدہ تناسخ کے معنی ہیں گناہوں اور نیکیوں کی بدولت بار بار جنم لینا اور مرنا ہے۔ مرزا قادیانی نے بھی جنم لینے اور مثل بننے میں حد کر دی۔ آپ براہین احمدیہ حصہ پنجم میں مسیح موعود کے عنوان کا اشاریہ پر نظر ڈالیں جہاں مرزا دعویٰ کرتا جاتا ہے کہ اُس کا نام آدم، ابراہیم، داؤد، محمد، مریم، عیسیٰ، احمد، سلیمان، موسیٰ، نوح، یعقوب، یوسف علیہم السلام ہے۔ مزید برآں ابوبکر ذوالقرنین رضی اللہ عنہما اور عبدالقادر جیلانی کا مثل کہا گیا۔

مرزا نے صاف لکھا ہے کہ اُس کی فطرت میں ہر نبی کے حالات کا نقش ہے۔ مرزا نے اپنے بارے کہا کہ وہ کرشن بھی ہے۔ مرزا نے ہندوؤں کے عقیدہ تناسخ کو مات کر دیا۔ بیک وقت ان گنت بزرگوں کا نام لے کر وضاحت کرتا رہا کہ میں وہی ہو۔ یہ کہہ کر ختم کرتا ہوں وہ کون سی ہستی رہ گئی جس کی مثل ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ ☆

☆ الاعتصام ۰۷ جنوری تا ۰۳ فروری ۲۰۱۱ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی خلافت جھوٹی کیوں؟

خلافت عثمانیہ کے دور میں مسلمانوں نے یورپ کے مرکز قسطنطنیہ کو مسخر کیا۔ در و دیوار اللہ اکبر کی مہک سے لہلہا اٹھے مسلمانوں کے عدل وانصاف سے متاثر ہو کر مقامی آبادی نے اسلام قبول کرنا شروع کیا تو صہیونی پروٹوکول کی پیش قدمی پر کاری ضرب لگی۔ چناں چہ انہوں نے دیرینہ نسخہ آزمایا۔ اُن کے اشارے پر ہمسایہ ریاست نے اسلامی دارالخلافہ پر حملہ کر دیا اس لیے مسلم فوج کو جلد واپس آنا پڑا۔ عثمانیہ کے دور میں صیہونی سازش سے یہ ہوا کہ جنگ عظیم یورپی اقوام میں ہوئی لیکن اس کا نزلہ مسلمانوں پر گرا کہ یورپی اقوام نے مل کر ۱۹۲۴ء میں خلافت اسلامیہ کا خاتمہ کر دیا۔ اور مسلمانوں کی وسیع وعریض سلطنت کو نسلی ولسانی بنیاد پر چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم کر دیا ان پر طاغوتی قوتوں نے قابض ہو کر وہاں سے اسلامی قانون کو منسوخ کر دیا اور مغرب کا سیکولر نظام نافذ کر دیا۔

۱۸۵۷ء میں برطانیہ ہندوستان پر قابض ہو چکا تھا لیکن مجاہدین کی گوریلا کارروائیوں نے گوروں کی نیندیں حرام کی ہوئی تھیں۔ تاریخ کے اس دور میں صلیبی خود کاشت پودے مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ جس نے انگلش حکومت کی اطاعت کو فرض قرار دیا اور ان کے خلاف لڑنا حرام قرار دیا۔

مولانا محمد حسین بٹالوی، مولانا محمد لدھیانوی اور پیر مہر علی شاہ گولڑوی ﷭ و دیگر علمائے حق نے علمی میدان میں بھرپور مزاحمت کی آخر کار مرزا قادیانی نے مولانا ثناء اللہ امرتسری ﷫ کے بحث مباحثہ سے تنگ آ کر جھوٹے کے لیے ہیضہ کی موت طلب کی جس کے نتیجہ میں مرزا ۱۹۰۸ء میں ہیضہ کی منہ مانگی موت سے مرگیا۔ لیکن مدمقابل حضرت مولانا امرتسری ﷫ چالیس سال بعد ۱۹۴۸ء میں فوت ہوئے اور سرگودھا میں مدفون ہیں۔ تاہم قادیانیوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

مرزا کے بعد خلافت کا سلسلہ شروع کر دیا۔ انہوں نے ۲۰۰۸ء میں خلافت احمدیہ قادیانیہ کا صد سالہ جوبلی نمبر شائع کیا جس میں انہوں نے اپنی جھوٹی خلافت کے موقف کی تائید کے لیے جن قرآنی آیات واحادیث کا سہارا لیا حقیقت میں وہ سب پیشین گوئیاں سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے متعلق ہیں۔ البتہ رفع کے بعد قیامت کے قریب نزول کے بارے میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو پا کر قتل کریں گے پھر سات سال تک لوگ اس حال میں رہیں گے کہ دو بندوں کے درمیان کوئی دشمنی نہ ہوگی پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے سرد ہوا بھیجے گا اور روئے زمین پر جو بھی ذرہ برابر ایمان کا حامل ہوگا وہ باقی نہیں رہے گا وہ ہوا کے ذریعے سے فوت ہو جائے گا اس کے بعد برے لوگ باقی رہ جائیں گے۔" (صحيح مسلم، كتاب الفتن: ٢٩٤٠)

قادیانیوں کو دعوت فکر ہے کہ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد خلافت علی منهاج النبوة کا دور احادیث کی روشنی میں سات سال مذکور ہے۔ جبکہ قادیانی نام نہاد خلافت کو سو سال سے زیادہ عرصہ بیت گیا۔

قرآنِ حکیم کی سورہ نور آیت ۵۵ کی پیشین گوئی میں روحانی کی بجائے خلافت "فی الارض" کے الفاظ موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کو خلافت ارضی نصیب ہوئی لطف الرحمٰن محمود قادیانی نے "خلافت" جوبلی نمبر میں اسلامی دور کے خلفاء پر بحث مباحثہ کیا۔ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے بعد کسی دور کو مضبوط تو کسی کو جابر وقاہر ثابت کیا ہے۔

قادیانی اس بات کا جواب دیں کہ جس حدیث کی روشنی میں خلفاء پر تبصرہ کیا ہے اُن کی خلافت صرف روحانی تھی یا ارضی؟ اگر ارضی تھی تو پھر آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ مسیح ابن مریم علیہ السلام کی حکومت وخلافت ارضی ہوگی۔ اس لیے مرزا کا دعویٰ مسیح باطل تھا۔

پاکستان کے سیاسی حالات وواقعات کو مدنظر رکھ کر غور کرو۔ عدلیہ کسی قادیانی کو جرم ثابت ہونے پر سزا دیتی ہے یا کوئی مسلمان کسی قادیانی کی اسلام کے منافی بے ہودہ بکواس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سن کر آپے سے باہر ہو کر قانون کو ہاتھ میں لے لے تو امریکہ و یورپی لیڈر سختی سے نوٹس لیتے ہیں اور مغربی میڈیا انسانی حقوق کی پامالی کا واویلا مچاتا ہے۔

افغانستان اور عراق پر امریکی قبضہ کے فوراً بعد مجاہدین نے مزاحمت شروع کر دی جن کی پے در پے کارروائیوں سے نیٹو فوجیوں کی ہلاکت میں اضافہ ہوا تو امریکا میں بش حکومت کے خلاف مظاہرے ہوئے تب بش نے عوام کو اعتماد میں لینے کے لیے برملا کہا کہ دہشت گرد از سرِ نو خلافت آئیڈیالوجی کو پھیلانا چاہتے ہیں۔

''امریکی صدر بش نے ۱۱؍اکتوبر ۲۰۰۶ء کو وائٹ ہاؤس میں تقریر کرتے ہوئے ایک ہی جملہ تین مرتبہ دہرایا کہ عراق میں امریکی فوجیوں کی موجودگی صرف اس لیے ہے کہ دہشت گردوں کو خلافت اسلامیہ جیسی مملکت قائم کرنے سے روکا جاسکے۔ بش نے اپنے خطاب میں مزید کہا کہ دہشت گرد خلافت آئیڈیالوجی کو پھیلانا چاہتے ہیں۔'' (ہفت روزہ ''ندائے ملت'' ۲۶؍اکتوبر ۲۰۰۶ء)

اہل مغرب مسلمانوں کی مزاحمتی تحریکوں سے تو اس قدر خائف ہیں لیکن قادیانیوں کی جھوٹی خلافت سے خوفزدہ کیوں نہیں؟ صیہونی تھنک ٹینک کو بخوبی علم ہے کہ قادیانی خلافت اُن کا خود کاشتہ پودا ہے۔ جب کہ حقیقی خلافت کے وارث مسلمان ہی اُن کے ازلی و ابدی حریف ہیں۔ کتنے افسوس کا مقام ہے کہ مسلم ریاستوں کی مذہبی و سیاسی جماعتیں مغرب کے سیکولر نظام کی ترقی و استحکام کے لیے کوشاں ہیں۔ لیکن نظام خلافت کی بحالی کا نام لینا تک گوارا نہیں کرتیں۔ مسلمانوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ ☆

☆ الاعتصام ۸ تا ۱۴؍اپریل ۲۰۱۱ء۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آخری آسمانی فیصلہ

برطانیہ نے برصغیر پاک وہند پر قبضہ کیا تو مسلمانوں کی طرف سے اُن کو سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ تب صیہونی تحریک نے ملت اسلامیہ کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لیے مرزا غلام احمد قادیانی کا انتخاب کیا، جس نے مسیح موعود اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اُس نے اپنی تحریر وتقریر کے ذریعے جہاد کو منسوخ کرنے، انگریزوں سے مفاہمت کی پالیسی سازگار کرنے اور مشرقی تہذیب وتمدن کو مذہبی لبادہ پہنانے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ علمائے اہل حق نے قادیانی فتنے کی بیخ کنی کرنے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے خواہشات نفسانی پر مبنی من گھڑت پیشین گوئیاں کرکے عوام میں مقبول ہونے کی کوشش کی۔ علماءحق نے اُن کو ایک ایک کرکے دلائل کی رو سے جھوٹا ثابت کیا بطور نمونہ اُن میں سے چند درج ذیل ہیں:

☆:......عبداللہ آتھم پادری سے مرزا قادیانی نے ۱۸۹۳ء میں مناظرہ کیا۔ پندرہ دن مسلسل مباحثہ ہوتا رہا جس میں مرزا قادیانی نے شکست دیکھی تو اس پر پردہ ڈالنے کے لیے مناظرہ کے آخری دن ۵ جون ۱۸۹۳ء کو اُس نے درج ذیل پیشین گوئی کردی۔

> ''اور آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی......تو اُس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے...... وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ سے لے کر پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا اور اُس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اُس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی...... اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لیے سولی تیار رکھو اور تمام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔"

(جنگ مقدس، ص: ۲۰۹ تا ۲۱۱، روحانی خزائن، جلد ۶، ص: ۲۹۱ تا ۲۹۳)

آتھم نے یہ پندرہ ماہ خوب احتیاط سے گزارے آخر پندرہ ماہ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو مکمل ہوئے۔ مگر آتھم نہ مرا۔ اس کے بعد عیسائیوں نے بٹالہ کے مقام پر عبداللہ آتھم کو ہاتھی پر سوار کر کے جلوس نکالا۔ مرزا کی پیشین گوئی کی مدت گزر چکی تو عبداللہ آتھم ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو فوت ہوا۔ (دیکھئے: نزول المسیح ص: ۱۶۸، روحانی خزائن، ج ۱۸، ص ۵۴۶)

شبہ:......عبداللہ آتھم نے نازیبا الفاظ کہنے سے رجوع کرلیا تھا۔

ازالہ:......اگر اس نے رجوع کرلیا تھا تو آتھم کی پیشین گوئی کے آخری دن کو قادیانی گروہ کے چہرے مرجھا کیوں گئے؟ خود مرزا اُس کے چیلے وظیفے پڑھ کر دعائیں کیوں کرتے رہے۔ (وضاحت کے لیے دیکھئے: سیرت المہدی، حصہ دوم، ص: ۲۸۹، روایت: ۳۱۲، طبع ۲۰۰۸ء، سیرت المہدی، حصہ دوم، ص: ۱۲۱، روایت: ۴۴۴، طبع جدید، ص: ۴۱۱، روایت: ۴۴۷)

پیشین گوئی کے آخری دن قادیانیوں کا آہ و فغان اور وظیفے پڑھنا ثابت کر رہا ہے کہ آتھم نے حق سے رجوع نہیں کیا تھا۔ یہ پیشین گوئی غلط ثابت ہوئی۔ مرزا قادیانی کو رسوا ہونا پڑا۔

☆:......مرزا قادیانی نے اپنی عمر کے بارے میں پیشین گوئی کی:

"خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ میری پیشین گوئی سے صرف اس زمانہ کے لوگ ہی فائدہ نہ اٹھائیں بلکہ بعض پیشین گوئیاں ایسی ہو کہ آئندہ زمانہ کے لوگوں کے لیے ایک عظیم الشان نشان ہوں، جیسا کہ براہین احمدیہ وغیرہ کتابوں کی پیشین گوئیاں کہ میں تجھے اسی برس یا چند سال زیادہ یا اس سے کچھ کم عمر دوں گا۔" (تریاق القلوب، حاشیہ ص: ۱۳، روحانی خزائن، ج: ۱۵، ص: ۱۵۲)

"خدا تعالیٰ نے مجھے صریح الفاظ میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی (۸۰) برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم، ص: ۹۷، روحانی خزائن، جلد ۲۱، ص ۲۵۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی نے اپنی تاریخ پیدائش کے بارے خود لکھا ہے کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی۔ (کتاب البریہ،ص:۱۵۹، برحاشیہ روحانی خزائن، جلد۱۳،ص:۱۷۷)

جبکہ مرزا کی موت ۱۹۰۸ء میں ہوئی۔ اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی کی عمر ۶۸ یا ۶۹ سال بنتی ہے۔

چنانچہ مرزا کی اپنی عمر کے بارے پیشین گوئی غلط ثابت ہوئی۔ اسی طرح مرزا کا دعویٰ کذب پر مبنی ہے۔

مرزا کے رشتہ داروں میں ایک مسمی احمد بیگ ہوشیار پوری تھے۔ وہ ایک ضروری کام کے سلسلہ میں مرزا غلام احمد کے پاس گیا تو مرزا نے اس کام کے عوض اُس کی دختر محمدی بیگم کا رشتہ اپنے لیے طلب کیا لیکن احمد بیگ نے رشتہ دینے سے انکار کردیا تو مرزا قادیانی نے یہ پیشین گوئی کردی۔

مرزا کو اصل الہام یہ ہوا تھا کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آئے گی۔ خواہ پہلے ہی باکرہ ہونے کی حالت میں آجائے اور یا خدا تعالیٰ بیوہ کر کے اس کو میری طرف لے آئے۔

(مجموعہ اشتہارات، جلد۱،ص:۲۱۹، طبع جدید،ص:۱۸۶)

مرزا نے ۲۰ فروری ۱۸۸۸ء میں محمدی بیگم سے نکاح کی پیش گوئی کی جبکہ محمدی بیگم کا نکاح سلطان محمد سے ۱۷۔ اپریل ۱۸۹۲ء کو ہوا! تو مرزا نے پیش گوئی کے الفاظ بدل دیے۔ چنانچہ لکھتا ہے:

”وہ پیش گوئی جو مسلمان قوم سے تعلق رکھتی ہے جو بہت ہی عظیم الشان ہے کیوں کہ اس کے اجزا یہ ہیں کہ (۱) مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو (۲) اور پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو (۳) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو (۴) اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو (۵) اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہونے تک فوت نہ ہو (۶) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جائے اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔''

(شہادت القرآن، ص: ۸۰، روحانی خزائن، جلد ۶، ص: ۳۷۶)

مرزا قادیانی اپنے دعوؤں میں پورے طور پر جھوٹا ثابت ہوا۔ کوئی ایک دعویٰ بھی اس کا سچا ثابت نہیں ہوا۔ محمدی بیگم کا شوہر مرزا سلطان محمد جس کو بمطابق پیش گوئی مرزا کے اڑھائی سال میں مرنا تھا وہ مرزا کے مرنے کے چالیس سال بعد ۱۹۴۸ء میں فوت ہوا اور محمدی بیگم جو مرزا کے کذب کا منہ بولتا ثبوت تھی۔ وہ بحالت اسلام ۱۹۶۶ء بمقام لاہور فوت ہوئیں۔ اس کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں بھی اہل سنت مذہب سے تعلق رکھتی ہیں۔ البتہ پانچواں بیٹا مرزا اسحاق بیگ کی شادی مرزائی گھرانہ میں ہوئی اس لیے وہ مرزائی ہو گیا۔

مرزا نے اپنی زندگی میں الہامی پیشین گوئیاں کیں۔ ربّ کے فضل سے وہ جھوٹ کا پلندہ ثابت ہوئیں۔

تاریخی حقیقت ہے کہ جن افراد نے انبیائے کرام کی نبوت کو تسلیم کرنے سے انکار کیا لیکن اُن میں سے کسی کو نبی کے ساتھ مباہلہ کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اس کے برعکس مرزا کذاب کے ساتھ مولانا عبدالحق غزنوی رحمہ اللہ نے ۱۸۹۳ء میں امرتسر عیدگاہ کے میدان میں مباہلہ کیا جس کے نتیجہ میں مرزا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں فوت ہو گیا جب کہ مولانا عبدالحق رحمہ اللہ غزنوی آٹھ سال بعد ۱۹۱۶ء میں فوت ہوئے، قادیانیوں کے لیے دعوت فکر ہے۔ مرزا قادیانی کی پیشین گوئیاں تو پوری نہ ہوئیں البتہ ابلیس کی طرح اپنے لیے ایک دعائیہ کلمات ضرور پورے ہوئے۔ جب ابلیس نے ربّ کے حکم کی نافرمانی کی تو اللہ نے فرمایا: اب تو بہشت سے نکل جا کیوں کہ تو راندۂ درگاہ ہے۔ شیطان کہنے لگا:

﴿قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ٥ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ٥ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ٥﴾ (الحجر: ۳۶۔۳۸)

''اے میرے ربّ! مجھے اس دن تک ڈھیل دے کہ لوگ دوبارہ اٹھا کر کھڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیسے جائیں فرمایا کہ اچھا تو ان میں ہے جنھیں مہلت ملی ہے روز مقرر کے وقت تک کی۔"

مرزا غلام احمد قادیانی نے شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ سے پے در پے مناظروں اور مباحثوں سے تنگ آ کر رب کے دربار میں حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے کے لیے دعا کی۔ مرزا کے کذاب ہونے پر رب کی طرف سے آخری آسمانی فیصلہ رہتی دنیا تک واضح دلیل بن گیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہ نما مولانا تاج محمد مدرس قاسم العلوم فقیر والی نے ہفت روزہ ''ختم نبوت'' میں اپنے مقالہ ''آخری آسمانی فیصلہ'' کی وضاحت پیش کی۔

''مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ ان معروف شخصیتوں میں سے تھے جنھوں نے زندگی بھر عوام کو مرزا صاحب کی سیاہ زندگی سے روشناس کرایا، ان کا اپنا پرچہ ہفت روزہ ''اہل حدیث'' امرتسر سے نکلتا تھا۔ جس کے ابتدائی صفحات مرزائیت کے لیے وقف تھے۔ اس کے علاوہ مولانا نے قادیانیوں کے خلاف بے شمار تقریریں اور مناظرے کیے، ہر ایک مناظرہ میں قادیانیوں کو شکست فاش دی۔ موضع ''مُدّ'' ضلع امرتسر کا مناظرہ بہت مشہور ہے جس میں مرزا غلام احمد نے اپنے چوٹی کے عالم سرور شاہ کو مناظرے کے لیے چن کر بھیجا۔ اس مناظرے میں مولانا ثناء اللہ صاحب رحمہ اللہ نے مرزائیت کے ایسے بخیے ادھیڑے کہ سرور شاہ کو چھٹی کا دودھ یاد آ گیا۔ اس مناظرے کے بعد مولانا نے اپنی سرگرمیاں تیز سے تیز تر کر دیں۔

مرزا غلام احمد نے مارچ ۱۹۰۷ء میں ''قادیان کے آریہ اور ہم'' کے عنوان سے ایک رسالہ شائع کیا۔ اس کے آخر میں مولانا ثناء اللہ صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا کہ ''ہمارے کذب پر حلف اٹھاؤ پھر اس کا انجام دیکھو۔'' مولوی صاحب نے اس کا جواب اپنے اخبار اہل حدیث میں ۲۹ مارچ کو دیا اور اعلان کیا کہ ''میں کذب مرزا پر قسم اٹھانے کو تیار ہوں'' مرزا صاحب نے فوراً اخبار بذریعہ قادیان ۴ راپریل ۱۹۰۷ء میں اعلان کر دیا کہ ''یہ مباہلہ حقیقۃ الوحی شائع ہونے کے بعد ہوگا'' لیکن حقیقۃ الوحی شائع ہونے سے قبل ہی مرزا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب نے ایک اشتہار ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کر دیا یہ اشتہار تبلیغ رسالت جلد دہم، ص: ۱۱۸ پر درج ہے جس کا مضمون یہ ہے:

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ!

بخدمت جناب ثناء اللہ صاحب! مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب کا سلسلہ جاری ہے۔ آپ مجھے ہمیشہ مردود، دجال، کذاب اور مفسد کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ آپ نے دنیا بھر میں میری نسبت یہ مشہور کر دیا ہے کہ میں دجال، دھوکہ باز اور خائن ہوں۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا ہے، مگر چوں کہ میں موعود خدا ہوں اور آپ مجھ پر افتراء کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں۔ اور سلسلہ کو نابود کرنا چاہتے ہیں۔ اگر میں ایسا ہی مفتری کذاب دجال ہوں جیسا کہ آپ کہتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا اور اگر میں سچا ہوں تو خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔

اگر میری زندگی میں آپ پر طاعون یا ہیضہ وارد نہ ہوا تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔

میں خدا تعالیٰ سے نہایت عاجزی اور زاری سے دعا کرتا ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرمانا۔ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے اسے بہت جلد طاعون یا ہیضہ سے مار کر دوسرے فریق کو خوش کر۔

اے میرے مولد میں تیری رحمت اور تقدس کا دامن پکڑ کر دعا کرتا ہوں کہ ہم دونوں میں سے جو کاذب ہے اس کو صادق کی زندگی میں دنیا سے اٹھا لے۔ یا کسی ایسی آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔

(۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء مرزا غلام احمد مسیح موعود قادیانی بقلم خود)

مرزا صاحب کے مندرجہ بالا اشتہار کے دس یوم بعد اخبار بدر قادیان میں مرزا صاحب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے یہ الفاظ درج ہوئے۔

''مرزا صاحب نے فرمایا: زمانہ کے عجائبات ہیں رات کو ہم سوتے ہیں تو کوئی خیال نہیں ہوتا کہ اچانک ایک الہام ہوتا ہے پھر وہ اپنے وقت پر پورا ہوتا ہے کوئی ہفتہ عشرہ نشان سے خالی نہیں جاتا۔ ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ ایک دفعہ ہماری توجہ اس طرح ہوئی رات کو توجہ اُس طرف تھی۔ اور رات کو الہام ہوا۔ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ صوفیاء کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہے باقی سب اس کی شاخیں ہیں۔'' (اخبار بدر ۱۵؍اپریل ۱۹۰۷ء)

مرزا صاحب کے بالا بیان سے دو باتیں ثابت ہوئیں پہلی بات یہ کہ اس کی دعا کی بنیاد خدا کی طرف سے تھی، دوسرے یہ کہ خدا نے اس دعا کی قبولیت کا الہام کر دیا تھا۔

۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو مرزا صاحب کی کتاب حقیقۃ الوحی شائع ہوئی۔ مولانا ثناء اللہ صاحب نے مرزا صاحب کے نام ایک خط لکھا کہ آپ نے اشتہار دیا تھا کہ میں نے کتاب حقیقۃ الوحی لکھی ہے، اس میں مباہلہ کے لیے تمام عالموں کو دعوت دی ہے اور شرائط مفصل لکھی ہیں جس کو وہ کتاب نہ ملی ہو وہ منگا لے چوں کہ اس میں میرا ذکر بھی تھا۔ اس لیے آپ کتاب مذکورہ بھیجئے تا کہ حسب منشا آپ کے مباہلہ کی تیاری کروں۔ اس کا جواب مرزا صاحب کے رشتہ دار مفتی محمد صادق صاحب نے اخبار بدر ۱۲ جون میں یہ دیا کہ

''آپ کا خط حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پہنچا، اس کے جواب میں آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ کی طرف حقیقۃ الوحی بھیجنے کا ارادہ اس وقت ظاہر کیا گیا تھا جس وقت مباہلہ کے واسطے لکھا گیا تھا، تا کہ مباہلہ سے پہلے پڑھ لیتے، مگر چوں کہ آپ نے اپنے واسطے تعین عذاب کی خواہش ظاہر کی ہے اور بغیر اس کے مباہلہ سے انکار کر کے اپنے لیے فرار کی راہ نکالی۔ اس واسطے مشیت ایزدی نے آپ کو اور راہ سے پکڑا اور حضرت حجۃ اللہ مرزا صاحب کے قلب میں آپ کے واسطے ایک دعا کی تحریک کی اور دوسرا طریق اختیار کیا۔''

اس کے بعد اخبار بدر قادیان ۲۲؍اگست کی اشاعت میں یہ مضمون شائع ہوا کہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''حضرت اقدس نے مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ کے عنوان سے ایک اشتہار دیا جس میں محض دعا کے طور خدا سے فیصلہ چاہا ہے نہ کہ مباہلہ سے۔''

چند دنوں کے بعد ستمبر کے مہینہ میں مرزا صاحب کا لڑکا مبارک احمد فوت ہوگیا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب رحمہ اللہ نے مرزا صاحب پر اعتراض کیا کہ آپ نے دعا میں کہا تھا کہ جھوٹے پر موت آئے یا موت کے برابر کوئی تکلیف۔ جوان بیٹے کا مرجانا بھی آپ کے موت کے برابر ہے۔ مرزا صاحب نے ۵ نومبر ۱۹۰۷ء کو بذریعہ اشتہار یہ جواب دیا کہ ہمارا لڑکا اس مباہلہ میں شامل نہیں۔

خدائی فیصلہ:

اللہ تعالیٰ کی نظروں میں چوں کہ مرزا قادیانی کذاب دجال تھا اس لیے اپنی دعا کے پورے ایک سال ایک ماہ گیارہ دن بعد ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں ہیضہ سے جہنم واصل ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے مولوی ثناء اللہ صاحب رحمہ اللہ اور تمام مسلمانوں کو خوش کردیا۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ مرزا قادیانی کے مرنے کے چالیس برس بعد تک زندہ رہے اور ۱۵ مارچ ۱۹۴۸ء میں سرگودھا (پاکستان) میں وفات پائی۔

ہیضہ:

قادیانی امت عموماً کہا کرتی ہے کہ مرزا صاحب ہیضے کی موت سے نہیں مرے۔ ہیضے کی موت سے مرنے کا ہمارے پاس ایک بین ثبوت مرزا غلام احمد کے خسر میر ناصر نواب کا بیان ہے۔ میر ناصر نواب مرزا جی کی وفات کے چشم دید حالات ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

''جس سفر میں آپ (مرزا غلام احمد) کو سفر آخرت پیش آیا بندہ آپ کے ہمراہ تھا۔ اس شام کی سیر میں بھی شریک تھا جس کے دوسرے روز قبل از دوپہر حضور نے انتقال فرمایا۔ حضرت مرزا صاحب جس رات بیمار ہوئے ہیں میں اس رات اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا۔ جب میں حضرت صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا میر صاحب! مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات نہیں فرمائی، یہاں تک کہ صبح دس بجے آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا انتقال ہو گیا۔'' (حیات ناصر، ص: ۱۴)

(بہ شکریہ ہفت روزہ ختم نبوت جلد: ۳، شمارہ: ۳۶، بمطابق ۲۲ فروری تا یکم مارچ ۱۹۸۵ء)

مسیلمہ کذاب سے مرزا قادیانی تک مدعیانِ نبوت کے جس قدر فتنے برپا ہوئے، خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لے کر مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ تک محدثین عظام، علمائے کرام اور مشائخ کرام علیہم الرضوان اُن کے خلاف قولی و فعلی جہاد میں بھرپور حصہ لیتے رہے۔ اللہ کے حکم سے وہ غالب رہے اور کذابوں اور مرتدین کو ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔ ربّ ذوالجلال کا قرآن میں وعدہ ہے:

''اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو لائے گا جو اللہ تعالیٰ کی محبوب ہوگی وہ بھی اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتی ہوگی۔ نرم دل ہوں گے مسلمانوں پر، اور سخت اور تیز ہوں گے کفار پر۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا بھی نہ کریں گے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا فضل جسے چاہے دے۔ اللہ تعالیٰ بڑی وسعت اور زبردست علم والا ہے۔ مسلمانو! تمہارا دوست خود اللہ ہے اور اُس کا رسول ہے اور ایمان والے ہیں جو نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ خشوع و خضوع کرنے والے ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مسلمانوں سے دوستی کرے وہ یقین جانے کہ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہی غالب رہے گی۔'' (المائدۃ: ۵۴ تا ۵۶)

آخری آسمانی فیصلے کے نتیجے میں مرزا قادیانی کا ہیضے کی موت میں مرنا اور مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کا اس کے بعد چالیس سال زندہ رہنا قادیانی امت کو جشن منانے کی بجائے غور و فکر اور تحقیق کی دعوت دیتا ہے۔ ☆

☆ الاعتصام ۰۸ تا ۱۴ جولائی ۲۰۱۱ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہفت روزہ ''لاہور'' کے اعتراضات کا ردّ

اللہ قادرِ مطلق نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو زندہ اٹھالیا اور قیامت سے کچھ عرصہ قبل اُن کا نزول ہوگا۔ قادیانی موقف ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور نزول کا مصداق مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ علمائے حق نے اس موضوع پر نہایت علمی و تحقیقی انداز میں بحث کی۔ راقم نے مسلمانوں کے مطالعے کے لیے علمی بحث کو آسان و عام فہم انداز میں تحریر کیا، جو ہفت روزہ الاعتصام جنوری ۲۰۱۱ء میں قسط وار شائع ہوئی۔

ہفت روزہ ''لاہور'' ۵ فروری تا ۴ مارچ ۲۰۱۱ء شمارہ ۶ تا ۹ میں مظفر احمد درانی نے میرے مضمون ''حیاتِ عیسیٰ اور قادیانی نظریہ کی تردید'' کا تعاقب کیا۔ اخلاقی فرض سمجھ کر قادیانی شبہات کے ازالہ کی سعی کرتا ہوں۔

مظفر درانی صاحب نے اعتراض پیش کیا کہ مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ نے انگلش حکومت کی تائید کی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اُن کی بعض تحریروں میں اس قسم کی لچک ہوگی۔ لیکن آپ نے اس کو بنیاد بنا کر علماء حق کو موردِ الزام ٹھہرایا ہے جن کا عقیدہ ہے کہ خاتم النبیین ﷺ کے بعد وحی کا سلسلہ بند ہوگیا جو اجتہادی خطا کا ازالہ کر سکے اس لیے کسی ایک عالم کی رائے کو بنیاد بنا کر علماءِ حق پر الزام تراشی کرنا مناسب نہیں۔

ثانیاً: علمائے حق کی اکثریت انگریز کے خلاف مصروفِ جہاد رہی۔ صادق پور کے علماء حق نے سیّد احمد شہید اور شاہ اسمٰعیل شہید رحمہما اللہ کے بعد ان کی تحریک جہاد کو پورے عزم و حوصلہ سے آگے بڑھایا۔ ۱۸۶۳ء سے لے کر ۱۸۷۰ء تک اس جماعت کے سرکردہ افراد کے خلاف انبالہ، پٹنہ، مالدہ اور راج محل میں مقدمات قائم کیے گئے۔ جماعت کے علماء و امراء کو تختہ دار پر لٹکایا گیا۔ اس کے علاوہ کالے پانی اور ضبطی جائیداد کی انھیں سزائیں دی گئیں۔ اُن مجاہدین کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرگرمیوں نے انگریزوں کی نیندیں حرام کردیں۔ وہابی اور باغی ذومعنی ہوگئے۔انگریز مصنف ہنٹر کی کتاب ''ہندوستان میں وہابی تحریک'' میں تفصیل موجود ہے۔

امریکا نے نائن الیون کی آڑ لے کر مسلم ممالک کو جارحیت کا نشانہ بنایا ہوا ہے۔مقامی مسلمان ہر جگہ مزاحمت کررہے ہیں۔مغربی میڈیا مسلمانوں میں منافرت پھیلانے کے لیے تاثر دے رہا ہے کہ اگر وہ برسر اقتدار آگئے تو وہ پہلے کی طرح پختہ قبروں کو مسمار کردیں گے۔

مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ ہو یا کوئی اور عالم دین وہ تو غیر نبی تھے۔ اُن سے تو اجتہادی خطا ہوگئی۔ اُن کے برعکس آپ کے نزدیک تو مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہے۔ جس کے بقول اُس نے انگریز کی حمایت ونصرت میں متعدد کتابیں اور رسائل لکھے جس سے پچاس الماریاں بھر سکتی ہیں۔ یہ وہی انگریز ہیں جنھوں نے الہامی قانون کو بے دخل کیا اور خود ساختہ سیکولر قانون رائج کیا۔ یہ تو ممکن ہے گزشتہ انبیائے کرام علیہم السلام نے کسی غیر مسلم بادشاہ کے بارے کہا کہ وہ رحم دل تھا یا عادل۔لیکن کسی نبی نے غیر مسلم بادشاہ کے قوانین کی اطاعت کا سبق نہیں دیا۔مرزا قادیانی ساری زندگی اپنے چیلوں کو انگریزوں کی اطاعت کا سبق دیتا رہا۔

اس سلسلہ کا ایک اقتباس ملاحظہ کریں:

> ''میں بیس برس تک یہی تعلیم اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا اور اپنے مریدوں میں یہی ہدایتیں جاری کرتا رہا۔تو کیوں کر ممکن تھا کہ ان تمام ہدایتوں کے برخلاف کسی بغاوت کے منصوبے کی میں تعلیم کروں۔ حالاں کہ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں اور نہ سلطنت روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ میں۔'' (تریاق القلوب،ص:۲۸،مندرجہ روحانی خزائن،ج:۱۵،ص:۱۵۶ازمرزا قادیانی)

حکومت پاکستان نے اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا اور ہر فورم پر فلسطینیوں کے حقوق کی حمایت کرتی آرہی ہے۔اسی لیے اسرائیل پاکستان کو دشمن نمبر ایک سمجھتا ہے۔اس کے برعکس

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں کا اسرائیل میں حیفہ (ماؤنٹ کرمل) کے مقام پر احمدیہ مشن قائم ہے۔ اسرائیل کا صدران کے مبلغین کی آؤ بھگت کرتا ہے۔

(Our forign mission مصنفہ مرزا غلام احمد کا پوتا مرزا مبارک احمد)

لندن سے شائع ہونے والی کتاب Israel a profile کے مصنف پروفیسر آئی آئی فومائی نے انکشاف کیا ہے کہ

''۱۹۷۲ء تک اسرائیلی فوج میں چھ سو پاکستانی قادیانی شامل ہو چکے ہیں۔''

(بحوالہ ''ثبوت حاضر ہیں'' مطبوعہ مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان، ص: ۸۴۰)

حکومت اسرائیل کی پاکستان سے دشمنی وعداوت اور قادیانیوں کی حمایت ونصرت چہ معنی دارد؟ عدل وانصاف کا تقاضا ہے کہ معروف کاموں کی حمایت ونصرت کی جائے اور منکرات کی مذمت اور انسداد کی حتی المقدور جدوجہد کی جائے۔ قادیانیو! یہ وہی بٹالوی ہیں جن کو مرزا قادیانی نے ''کذاب، متکبر، سربراہ گمراہان، جاہل، شیخ احمقاں، عقل کا دشمن، بدبخت، منحوس، لاف زن، شیطان، گمراہ شیخ نفری کہہ کر اعتراف کیا ھو الذی کفر فی قبل ان یکفر الاخرون۔ (او ہمہ شخص است کہ پیش از ہمہ مرا کافر گفت)

(انجام آتھم، ص: ۲۴۱، ۲۴۲، مندرجہ روحانی خزائن، ج: ۱۱، ص: ۲۴۱، ۲۴۲)

وجہ عناد یہ ہوئی کہ جب مرزا قادیانی نے مسیح موعود کا دعویٰ کیا تو سب سے پہلے مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ نے مرزا کے کفریہ عقائد پر مبنی استفتاء لکھا۔ سیّد نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ نے مرزا کے کافر ہونے پر مہر لگائی۔

غور طلب پہلو یہ ہے کہ مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ کے سراہنے کو تسلیم کرتے ہیں لیکن مذمتی فیصلہ اور فتویٰ کو قبول کیوں نہیں کرتے؟

اعتراض: ...... مظفر احمد درانی نے سورۃ طلاق (آیت: ۱۱) کا حوالہ دے کر لکھا ہے:

''جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نازل ہوئے بالکل اسی طرح مسیح بھی نازل ہوں گے۔'' حالاں کہ شاہ رفیع الدین محدث دہلوی رحمہ اللہ نے ترجمہ کیا: ''تحقیق اُتارا ہے اللہ نے طرف تمہاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذکر کہ پیغمبر ہے جو پڑھتا ہے۔"

الجواب:...... یہاں ذکر سے مراد قرآن ہے جو یقیناً حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے صاف صاف احکام پڑھ کر سنائے۔

نامور محقق مولانا محمد داؤد ارشد نے بحث نزول پر قادیانی شبہ کا ازالہ کیا ہے۔

بحث نزول:

قادیانی حضرات لفظ نزول کے معانی اپنی من پسند کے کرتے ہوئے بھی لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ وہ اس کا معنی پیدائش بتلاتے ہیں تو عرض ہے کہ جتنی دیر تک قواعد سے یہ ثابت نہ کردیں کہ لفظ نزول کا معنی اوپر سے نیچے آنا نہیں بلکہ پیدائش ہے تب تک کسی اور معنی میں اس کا استعمال ہونا، انہیں مفید نہیں ہے۔ معروف لغت دان علامہ فیومی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نزل من علوه الی سفل یعنی نزول کے معنی اوپر سے نیچے آنے کے ہیں۔

(مصباح المنیر، ص:۶۰۰)

امام راغب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"النزول فی الاصل هو انحطاط من علوه وانزل الله تعالیٰ ام بانزال الشی نفسه واما بانزال اسبابه والهدایة کانزال الحدید وللباس وهو ذالك." (المفردات القرآن، ص:۴۸۸)

یعنی "نزول کے معنی اوپر سے نیچے کو اترنا ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا اتارنا یا تو شے کا اتارنا ہوتا ہے جیسے قرآن کا اتارنا یا اس شے کے اسباب وذرائع اور اس کی طرف سے (توفیق) ہدایت کا اتارنا ہے جیسے انزال حدید، انزال لباس اور اس کے مثل انزال رزق، انزال انعام، انزال میزان، انزال رحمت وعذاب وغیرہ۔"

رہا ان کا سورۃ الطلاق کی آیت سے استدلال کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر نازل کیا ہے تو یہاں ذکر سے قرآن مراد ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآن کو نازل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں قرآن کو ذکر کہا ہے۔ آیات ملاحظہ فرمائیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ﴾ (الحجر : ۹)

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡ نُزِّلَ عَلَیۡهِ الذِّکۡرُ﴾ (الحجر : ٦)

﴿وَ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الذِّکۡرَ﴾ (نحل : ٤٤)

﴿وَ هٰذَا ذِکۡرٌ مُّبٰرَکٌ اَنۡزَلۡنٰهُ ؕ﴾ (انبياء : ٥٠)

﴿ءَاُنۡزِلَ عَلَیۡهِ الذِّکۡرُ مِنۡۢ بَیۡنِنَا ؕ﴾ (ص : ٨)

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِالذِّکۡرِ﴾ (حم سجدة : ٤١)

﴿اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِکۡرٌ وَّ قُرۡاٰنٌ مُّبِیۡنٌ﴾ (يٰسين : ٦٩)

﴿اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِکۡرٌ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ﴾ (تكوير : ٢٧)

﴿اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِکۡرٌ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ﴾ (يوسف : ١٠٤)

﴿وَ مَا هُوَ اِلَّا ذِکۡرٌ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ﴾ (قلم : ٥٢)

ان آیات نے وضاحت کردی کہ ذکر سے مراد رسول اللہ ﷺ نہیں بلکہ قرآن ہے۔ اس کے لغوی معنی کو ملحوظ رکھا جائے تو کوئی باذوق اس سے انکار نہیں کرسکتا کیوں کہ ذکر بمعنی نصیحت آتا ہے۔ اگر رسول اللہ ﷺ مراد ہوتے تو لفظ مذکر (نصیحت کرنے والا) ہوتا۔

لفظ نزول کے معنی سے متعلق قرآنی آیات ملاحظہ کرتے ہیں:

﴿اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِهِ الۡکِتٰبَ﴾ (الكهف : ١)

''سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب اتاری۔''

﴿اَللّٰهُ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ﴾ (الشورى : ١٧)

''اللہ وہ ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب کو اتارا۔''

﴿وَ اَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوۡرًا ۙ﴾ (فرقان : ٤٨)

''آسمان سے پانی اتارتا ہے۔''

﴿اَنۡزِلۡ عَلَیۡنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ﴾ (مائدہ : ١١٤)

''ہم پر آسمان سے دسترخوان اتار۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا﴾ (التوبة: ٢٦)

"پھر اللہ نے اپنے رسول اور مومنین پر اپنی سکینت نازل کی اور ایسے لشکر اتارے جنہیں تم دیکھ نہیں سکتے تھے۔"

﴿وَ اِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ٥﴾

(الشعراء: ١٩٢،١٩٣)

"اور یقیناً یہ تمام جہانوں کے ربّ کی طرف سے اتارا ہوا ہے، جسے روح الامین لے کر اترا ہے۔"

﴿وَ لَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ٥﴾ (الشعراء: ١٩٨)

"اور اگر ہم اسے اعجمیوں میں سے کسی پر اتارتے۔"

﴿وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ لَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ﴾

(محمد: ٢٠)

"اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں کہیں گے کہ کیوں نہ کوئی سورت اتاری گئی؟ پس جب کوئی محکم سورت اتاری جائے گی۔"

﴿تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ﴾ (القدر: ٤)

"بہ کثرت نازل ہوتے ہیں اس میں فرشتے اور روح القدس اپنے رب کے حکم سے۔"

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْۤ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ﴾ (البقرة: ١٨٥)

"رمضان کا مہینا جس میں قرآن انسانوں کے لیے عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا۔"

تلک عشرة كاملة:

یہ دس مقامات جو ہم نے قرآنِ حکیم سے نقل کیے ہیں اور ان کا ترجمہ بھی مرزا طاہر احمد جانشین مرزا قادیانی کا نقل کیا ہے۔ مرزائی اس پر غور کریں کیا وہ قرآن کو اللہ تعالیٰ کا کلام سمجھتے ہیں جو ربّ العالمین نے رسول اللہ ﷺ پر نازل کیا تھا یا قرآن کو اللہ کی زمینی مخلوق کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ رکھتے تھے اور فرشتوں کے نزول کی وہ کیا تاویل کرتے ہیں اور نمبر ۳ پر آیات میں آسمان سے پانی اترنے (بارش) کو وہ کیا کہتے ہیں اور نمبر ۴ میں نصاریٰ کا سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام سے آسمان سے دستر خوان اتارنے کی التجاء کو کیا کہتے ہیں؟ اگر وہ ان تمام مقامات پر نزول سے اترنا ہی مراد لیتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مروی احادیث کو پیدائش پر محمول کرتے ہیں۔ حالاں کہ بعض احادیث میں آسمان کا لفظ بھی موجود ہے۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ کیف أنتم اذا نزل ابن مریم من السماء فیکم وامامکم منکم. (کتاب الاسماء والصفات، ج: ۲، ص: ۱٦٦ وفی نسخه الاخری، ص: ۵۳۵ وفی نسخه الاخری، ص: ٤۲٤ وص: ۳۰۱ مطبوعه اله آباد: ۱۳۱٦ ھ)

"سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا؟ جب ابن مریم علیہما السلام آسمان سے اتریں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔"

(ترجمہ دوسری حدیث) سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے اختلاف اور فرقہ کے وقت مشرق سے مسیح ضلالت، کانا دجال نکلے گا۔ چالیس دنوں میں وہ زمین پر وہاں تک پہنچ جائے گا جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ اللہ جانتا ہے کہ اس کی مقدار کیا ہے؟ مومنوں کو بڑی مصیبت پہنچے گی۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ پس لوگ (نماز کے لیے) کھڑے ہوں گے۔ آپ جب رکعت سے سر اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ (کہنے کے بعد) قتل اللہ المسیح الدجال وظهر المومنون (بطور دعا) کہیں گے۔ (اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کی حمد سن لی، اللہ تعالیٰ مسیح دجال کو قتل کرے اور مومنوں کو فتح نصیب ہو۔) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھا کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً وہ حق اور قریب ہے، پس ہر وہ چیز جو آنے والی ہے وہ قریب ہے۔ (مسند بزار، ج: ٤، ص: ۱٤۲، رقم الحدیث: ۳۳۹٦ کشف۔ بشکریہ ہفت روزہ اہل حدیث، ۱۸ فروری ۲۰۱۱ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعتــراض: ......مظفر احمد درانی نے تحریر کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پہلے مسیح اور آنے والے مسیح کا رنگ، حلیہ اور سر کے بالوں کی نوعیت وکیفیت علیحدہ بیان کی ہے۔

ازالــہ: ......مولانا محمد عبداللہ معمار امرتسری رحمہ اللہ نے مذکورہ اعتراض کا نہایت علمی اور دعوتی انداز میں جواب دیا ہے، وہی نقل کرتا ہوں:

اس طرح سے اگر دو عیسیٰ ہو جاتے ہیں تو دو موسیٰ بھی ماننا ہوں گے۔ کیوں کہ ایسا ہی اختلاف سراپا موسیٰ میں بھی اسی حدیث میں مذکور ہے، ملاحظہ ہو۔ بَدْءُ الْخَلْق میں ہے:

مُوْسٰی رَجُلًا اٰدَمَ طِوَالًا جَعْدَ کَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَ ةَ وَرَاَیْتُ عِیْسٰی رَجُلًا مَرْفُوْعًا مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ اِلَی الْحُمْرَةِ وَالْبَیَاضِ سَبْطَ الرَّاْسِ.

(صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا اقال احدکم آمین : ۳۲۳۹)

’’حضرت موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگ، قد لمبا، گھونگھریالے بال والے تھے جیسے یمن کے قبیلہ شنوء ہ کے لوگ، اور عیسیٰ علیہ السلام درمیانہ قد سرخ وسفید رنگ، سیدھے بال والے اور کتاب الانبیاء میں ہے۔‘‘

رأیت موسی واذا رجل ضرب رجل کانه من رجال شنوءة ورأیت عیسی فاذا هو رجل ربعة احمر (وفی الحدیث الذی بعده) عیسی جعد مربوع. (صحیح بخاری، کتاب الانبیاء، باب قول الله عزوجل : ۳۳۹۶، ۳۴۳۷)

’’یعنی موسیٰ علیہ السلام دبلے سیدھے بال والے تھے جیسے شنوء ہ کے لوگ اور عیسیٰ علیہ السلام میانہ قد سرخ رنگ کے گھونگھریالے بال والے۔‘‘

پہلی حدیث میں موسیٰ علیہ السلام گونگھریالے بال والے تھے اور عیسیٰ علیہ السلام سیدھے بال والے۔ اس حدیث میں موسیٰ علیہ السلام سیدھے بال والے تھے اور عیسیٰ علیہ السلام گھونگھریالے بال والے۔ پس دو موسیٰ اور دو عیسیٰ ہوئے۔ (اور سنیے):

وَاَمَّا عِیْسٰی وَاَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِیْضُ الصَّدْرِ وَاَمَّا مُوْسٰی فَاٰدَمُ جَسِیْمٌ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بَسَطٌ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ الزُّطِّ. (صحیح بخاری، باب واخرنی کتاب مریم)

"یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا رنگ سرخ، بال گھونگھریالے اور سینہ چوڑا ہے۔ لیکن موسیٰ علیہ السلام کا رنگ گندمی ہے۔ موٹے بدن کے سیدھے بال والے جیسے جاٹ لوگ ہوتے ہیں۔"

پہلی حدیث کے موسیٰ علیہ السلام دبلے پتلے شنوءہ والوں کی طرح تھے اور اس حدیث کے موسیٰ موٹے بدن کے جاٹوں کی طرح ہیں۔ پہلی حدیث کے عیسیٰ علیہ السلام رنگ سفید سرخی مائل ہے دوسری اور تیسری حدیث کے عیسیٰ علیہ السلام کا رنگ بالکل سرخ۔ اس بنا پر جب دو عیسیٰ ہو سکتے ہیں ایک پہلا اور ایک ہونے والا تو موسیٰ بھی دو ہو سکتے ہیں۔ ایک پہلا اور ایک اور کوئی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رنگ وحلیہ کے اختلافات کی حدیثیں:

ورنہ حقیقت میں نہ موسیٰ علیہ السلام کے حلیے میں اختلاف ہے نہ عیسیٰ علیہ السلام کے رنگ وحلیہ میں جس سے کہ دو ہستیاں سمجھی جا سکیں۔ حضرت موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام کے بیان میں لفظ جَعْد کے معنی گھونگھریالے بال کے نہیں، بلکہ گٹھیلے بدن کے ہیں۔ النہایہ ابن اثیر میں ہے:

مَعْنَاهُ شَدِيْدُ الْاَسْرِ وَالْخَلْقِ نَاقَةٌ جُعْدَةٌ اَیْ مُجْتَمِعَةُ الْخَلْقِ شَدِيْدَةٌ.

یعنی "جعد کے معنی جوڑ وبند کا سخت ہونا جعدہ اونٹنی مضبوط جوڑ بند والی۔"

مجمع البحار میں ہے:

اَمَّا مُوْسٰی فَجُعْدَ اَرَادَ جُعُوْدَةَ الْجِسْمِ وَهُوَ اِجْتِمَاعُهٗ وَاكْتِنَازُهٗ لَاضِدَّ سُبُوْطَةُ الشِّعْرِ لِاَنَّهٗ رُوِیَ اَنَّهٗ رَجُلُ الشِّعْرِ وَكَذَا فِیْ وَصْفِ عِيْسٰی. (مجمع البحار، ج: ۱، ص: ۱۹۶ کذا فی فتح الباری، ج ۶، ص: ۳۷۵، نووی شرح مسلم، ج: ۱، ص: ۹۴)

یعنی "حدیث میں موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام کے لیے جو لفظ جعد آیا ہے اس کے معنے بدن کا گٹھیلا ہونا ہے نہ بالوں کا گھونگھر ہونا۔ کیوں کہ ان کے بالوں کا سیدھا ہونا ثابت ہے۔ اسی طرح لفظ ضرب اور جسم میں بھی اختلاف نہیں ہے۔ ضرب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بمعنی نحیف البدن اور جسیم بمعنی طویل البدن۔''

قال القاضی عیاض المراد با الجسم فی صفة موسی الزیادة فی الطول. (فتح الباری، ج٦، ص ٣٧٥، باب واذکر فی الکتاب مریم)

یعنی صفت موسیٰ علیہ السلام میں لفظ جسیم کے معنی لمبائی میں زیادتی ہے۔ اسی طرح سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رنگ میں بھی اختلاف نہیں ہے۔ لفظ احمر کا صحابی راوی نے سخت انکار کیا ہے۔ چناں چہ صحیح بخاری میں موجود ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا قَالَ النَّبِیُّ صَلْعَمْ بِعِیْسٰی اَحْمَرَ.

(صحیح بخاری، فی الصحیح کتاب الانبیاء، واذکر فی الکتاب مریم، ج٢، ص ١٥٨)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ قسم ہے اللہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ کی صفت میں احمر (یعنی سرخ رنگ) کبھی نہیں فرمایا۔''

پس پہلا رنگ برقرار رہا یعنی سفید رنگ سرخی مائل۔ لہٰذا رنگ وحلیہ کا اختلاف حضرت موسیٰ وعیسیٰ سے مدفوع ہے اور حقیقت میں جیسے موسیٰ علیہ السلام ایک تھے عیسیٰ علیہ السلام بھی ایک ہی ہیں۔

(محمدیہ پاکٹ بک، ص: ٥٧٨تا٥٨٠)

راقم نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کی تائید میں سورۃ النساء کی آیت ١٥٩ کی شرح میں تفسیر ابن کثیر میں مذکور روایت درج کی۔ قادیانی جریدہ ہفت روزہ ''لاہور'' کے مضمون نگار روزہ مضمون نگار نے لکھا کہ مجھے روایت نہیں ملی پوری روایت بمعہ حوالہ حاضر خدمت ہے:

ازالہ:

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں موتہ سے مراد موت عیسیٰ ہے۔ ابو مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب جناب مسیح اتریں گے اُس وقت کل اہل کتاب آپ پر ایمان لائیں گے۔ ابن عباس سے اور روایت میں ہے خصوصاً یہودی ایک بھی باقی نہ رہے گا۔ حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں یعنی نجاشی اور اُس کے ساتھی۔ آپ سے مروی ہے کہ قسم اللہ کی حضرت عیسیٰ اللہ کے پاس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اب زندہ موجود ہیں جب آپ زمین پر نازل ہوں گے اُس وقت اہل کتاب میں سے ایک بھی ایسا نہ ہوگا جو آپ پر ایمان نہ لائے۔ آپ سے جب اس آیت کی تفسیر پوچھی جاتی ہے تو آپ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کو اپنے پاس اٹھالیا ہے اور قیامت سے پہلے آپ کو دوبارہ زمین پر اس حیثیت سے بھیجے گا کہ ہر نیک وبد آپ پر ایمان لائے گا۔ حضرت قتادہ حضرت عبدالرحمٰن وغیرہ بہت سے مفسرین کا یہی فیصلہ ہے اور یہی قول حق ہے اور یہی تفسیر بالکل ٹھیک ہے۔'' (تفسیر ابن کثیر، جلد اوّل، مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ لاہور، ص: ۶۷۷)

یہی روایت شرح بخاری میں بھی موجود ہے۔

حافظ عسقلانی رحمہ اللہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں:

”وبهذا جزم ابن عباس فيما رواه ابن جرير من طريق سعيد بن جبير عنه باسناد صحيح ومن طريق ابى رجاء عن الحسن قال قبل موت عيسىٰ والله انه الان لحيي ولكن اذا نزل امنوا به اجمعون ونقله اكثر اهل العلم ورجحه ابن جرير وغيره . “

(فتح الباری، ج:٦، ص: ٣٥٧)

''اسی کا ابن عباس نے جزم اور یقین کیا، جیسا کہ ابن جریر نے بروایت سعید بن جبیر ابن عباس سے باسناد صحیح روایت کیا ہے اور بطریق ابی رجاء حسن بصری سے اس آیت کی تفسیر قبل موت عیسیٰ کے منقول ہے حسن بصری فرماتے ہیں: واللہ حضرت عیسیٰ اس آن میں بھی زندہ ہیں۔ جب نازل ہوں گے اس وقت ان پر سب ایمان لے آئیں گے اور یہی اکثر اہل علم سے منقول ہے اور اسی کو ابن جریر وغیرہ نے راجح قرار دیا ہے۔''

مضمون نگار مذکورہ آیت پر بحث کرتے ہوئے ''مسئلہ کا حل'' کے تحت لکھتا ہے:

''یعنی تمام اہل کتاب اپنی موت سے قبل واقعہ صلیب پر ضرور ایمان لائیں گے کہ کچھ ہوا ضرور تھا۔''

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حالاں کہ مذکورہ آیت کی تفسیر میں مفسرین کا دوسرا قول یہ ہے:

''ابن عباس رضی اللہ عنہ سے تو یہاں تک مروی ہے کہ اگر کسی اہل کتاب کی گردن تلوار سے اڑا دی جائے تو اس کی روح نہیں نکلتی جب تک وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے وہ یہ نہ کہہ دے کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

(تفسیر ابن کثیر، جلد اول، ص: ۶۷۷)

مفسرین نے دونوں اقوال درج کرنے کے بعد تطبیق کی ہے کہ ان میں تضاد نہیں۔ یعنی ہر اہل کتاب اپنے مرنے کے وقت بھی حضرت مسیح کی نبوت پر ایمان لاتا ہے اور جب قیامت کے قریب حضرت مسیح آسمان سے نازل ہوں گے اُس وقت بھی ہر اہل کتاب حضرت مسیح علیہ السلام کی موت سے پہلے حضرت مسیح علیہ السلام پر ضرور ایمان لے آئے گا۔ لیکن آپ کے بقول واقعہ صلیب پر ایمان لانے کا قول کہیں مذکور نہیں ہوا۔

اعتراض:...... کیا مردے زندہ ہو سکتے ہیں؟

جواب:...... اللہ ذوالجلال کا عام قانون ہے کہ مردے واپس نہیں آ سکتے۔ اُس اللہ قدیر نے مردوں کو زندہ کر کے اپنی قدرت ظاہر کی۔

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ هُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۠ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۫ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ۝﴾ (البقرة: ٢٤٣)

''کیا تم نے انھیں نہیں دیکھا جو ہزاروں کی تعداد میں تھے اور موت کے ڈر کے مارے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں فرمایا مر جاؤ، پھر انھیں زندہ کر دیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا فضل والا ہے لیکن اکثر لوگ ناشکرے ہیں۔''

اسی قسم کا واقعہ قرآنِ کریم میں دوسرے مقام پر ہے:

﴿اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّ هِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْيِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ﴾ (البقرۃ: ۲۵۹)

''یا اس شخص کے مانند کہ جس کا گزر اس بستی پر ہوا جو چھت کے بل اوندھی پڑی ہوئی تھی وہ کہنے لگا اس کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ اسے کس طرح زندہ کرے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے اسے مار دیا سو سال کے لیے، پھر اسے اٹھایا۔''

مذکورہ واقعہ بیان کر کے آخر میں یاد دلاتا ہے:

﴿اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾ (البقرۃ: ۲۵۹)

''اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔''

اُس ذات نے بغیر کسی سبب کے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اُسی کی قدرت کاملہ نے بغیر باپ کے عیسیٰ کو تخلیق کیا وہی اللہ قدیر اپنی قدرت سے کسی دوسرے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ ڈال کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر اٹھا سکتا ہے۔

وما صلبوا کا اعلان چہ معنی دارد:

تسلیم کرتے ہیں کہ کفار نے انبیائے کرام کو تکلیفیں دیں اور بعض کو اذیتیں دے کر ناحق قتل کیا۔ لیکن قرآنِ حکیم میں جہاں اللہ سبحانہ نے دشمنوں کے مکر کے مقابلے میں اپنی خفیہ تدبیر اختیار کرنے کا وعدہ کیا تو اُس موقع پر انبیائے کرام دشمنوں کے ہر قسم کے شر سے محفوظ رہے۔ اگر نہیں یقین تو سورۃ النمل (۴۸، ۴۹) اور الانفال (۳۰) پڑھ کر دیکھ لو۔

یہودیوں کے نزدیک صلیب پر لٹکانا لعنتی فعل تصور کیا جاتا تھا۔ انھوں نے اسی لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھانے کی تدبیر کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ مَكَرُوْا وَ مَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ۠﴾ (آلِ عمران: ۵۴)

مرزا قادیانی بھی اقرار کرتا ہے۔ ''پھر بعد اُس کے مسیح ان (یہود) کے حوالے کیا گیا اور اس کو تازیانے لگائے گئے اور جس قدر گالیاں سننا اور فقیہوں اور مولویوں کے اشارہ سے طمانچے کھانا اور ہنسی اور ٹھٹھے سے اڑائے جانا اس کے حق میں مقدر تھا۔ سب اُس نے دیکھا آخر صلیب دینے کے لیے تیار رہے۔'' (ازالہ اوہام، ص: ۱۹۵، روحانی خزائن جلد ۳، ص ۲۹۵)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مظفر درانی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے مسئلہ کا حل نکالتا ہے۔''اہل کتاب میں سے ہر ایک اس (واقعہ صلیب) پر اپنی موت سے پہلے ضرور ایمان لائے گا۔''

گویا قادیانی صاحبان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھانے کے فعل کا اقرار کرتے ہیں۔تو ہم پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ قرآنِ حکیم میں ﴿وَ اللّٰهُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ﴾ کا وعدہ ﴿وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ﴾ (النساء: ۱۵۷) کا اعلان چہ معنی دارد؟......

اعتراض: ......مظفر احمد درانی نے اعتراض کیا ہے کہ انی متوفیک میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح کو وفات دینے یعنی طبعی موت دینے کا وعدہ کیا ہے۔

ازالہ:توفی کی وضاحت:

لفظ توفی مادہ وفا سے مشتق ہے۔اس کے اصلی اور حقیقی معنی اخذ الشی وافیا کے ہیں یعنی کسی چیز کو پورا پورا لے لینا کہ باقی کچھ نہ رہے۔چنانچہ توفی کے حقیقی اور اصلی معنی استیفاء اور استکمال کے ہیں۔لیکن موت کے معنی مجازی ہیں۔البتہ توفی سے اگر کسی جگہ موت کے معنی مراد لیے گئے ہیں تو وہ کنایۃً اور لزوماً مراد لیے گئے ہیں۔اس لیے کہ استیفاء عمر اور اتمام عمر کے لیے موت لازم ہے۔توفی عین موت نہیں بلکہ موت تو توفی بمعنی اکمال عمر اور اتمام زندگی کا ایک ثمرہ اور نتیجہ ہے۔میت کے توفی کے معنی ہیں کہ اُس کی موت حیات کو پورا کرنا اور اُس کی دنیاوی زندگی کے دنوں اور مہینوں اور سالوں کو پورا کر دینا۔

عربی کے ماہرین کے نزدیک توفی کے تین حقیقی معانی ہیں:

(۱) پورا پورا لے لینا۔ (۲) پورا پورا ادا کر دینا۔ (۳) مقررہ کام یا مدت کو پورا کرنا پھر اسی مادہ کے تین معانی مجازی بھی ہیں۔ (۴) نیند۔ (۵) وفات۔ (۶) مقررہ مقدار سے زیادہ دینا۔یہ کل چھ معانی ہیں۔تین حقیقی اور تین مجازی۔

الغرض توفی کے جس قدر محاورات و استعمالات ہیں۔قرآن، حدیث اور کلامِ عرب میں اس کے حقیقی اور مجازی معنی اخذ الشیء وافیاً یعنی کسی چیز کو پورا پورا لے لینا ہی ملحوظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ چناں چہ جس لفظ کے کئی معنی ہوں اس کو ایک معنی میں معین کرنے کے لیے ضرور ضرور کوئی قرینہ موجود ہونا چاہیے۔ کیوں کہ متکلم کی مراد ایک وقت میں اس لفظ سے ایک ہی ہے۔ پس توفی کے ساتھ اگر موت اور اس کے لوازمات کا ذکر ہوگا تو اس کے معنی موت ہوں گے۔ اور اگر نیند اور اس کے مقتضیات مذکور ہوں گے تو توفی کے معنی سلا دینا ہوں گے اور اگر اس کے ساتھ ذکر رفع کا ہوگا تو اس سے مراد رفع ہوگی اور اگر اس کے ساتھ درہم ودینار وغیرہ اشیاء کا ذکر ہوگا تو اس کے معنی ان کا قبض کرنا ہوں گے اور اگر اس کے ساتھ عدد اور گنتی کا ذکر ہوگا تو اس کے معنی پورا پورا گن لینا ہوں گے۔

لفظ توفی کی حقیقت موت نہیں بلکہ توفی موت کے علاوہ کوئی اور شے ہے۔

﴿اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَ الَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَ يُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ۝﴾ (الزمر: ٤٢)

''اللہ ہی روحوں کو اُن کی موت کے وقت اور جن کی موت نہیں آئی انہیں ان کی نیند کے وقت قبض کر لیتا ہے۔ پھر جن پر موت کا حکم لگ چکا ہے انہیں تو روک لیتا ہے اور دوسری (روحوں) کو ایک مقررہ وقت تک کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ غور کرنے والوں کے لیے اس میں یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں۔''

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ توفی بعینہٖ موت کا نام نہیں بلکہ توفی موت کے علاوہ کوئی اور شے ہے کہ جو کبھی موت کے ساتھ جمع ہوتی ہے اور کبھی نیند کے ساتھ۔

مذکورہ آیت میں توفی کی موت اور نیند کی طرف تقسیم اس امر کی صریح دلیل ہے کہ توفی اور موت الگ الگ چیزیں ہیں اور حین موتها کی قید سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ توفی موت کے وقت ہوتی ہے۔ عین موت نہیں۔ ورنہ خود شے کا اپنے لیے ظرف ہونا لازم آتا ہے۔

حاصل یہ ہے کہ توفی کے معنی تو وہی استیفاء اور اخذ الشیء وافیا یعنی شے کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پورا پورا لینے ہی کے رہے۔ توفی میں کوئی تغیر اور تبدل نہیں صرف توفی کے معنی میں تبدیلی ہوئی۔ ایک جگہ توفی کا متعلق موت ہے اور دوسری جگہ نوم (نیند)۔

﴿وَ هُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ وَ یَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ فِیْهِ لِیُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ﴾ (الانعام: ٦٠)

''اور وہ ایسی ذات ہے کہ رات میں تمہاری روح کو قبض کر دیتی ہے اور جو کچھ تم دن میں کرتے ہو اس کو جانتا ہے پھر تم کو جگا اٹھاتا ہے تاکہ میعاد تمام کر دی جائے۔''

اس مقام پر بھی توفی موت کے معنی میں مستعمل نہیں ہوا بلکہ نیند کے موقع پر توفی کا استعمال کیا گیا۔

حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ اس کی وضاحت کرتے ہیں:

ان آیتوں میں توفی کی دو انواع موت اور منام مذکور ہوئی ہیں۔ توفی بالموت کی صورت قبض روح مع الامساك ذکر کی گئی اور توفی بالنوم کی صورت میں قبض روح مع الارسال بیان کی گئی۔ پس قبض روح جو دونوں میں مشترک ہے۔ جنس ہے امساک اور ارسال فصل ہے۔ (شہادت القرآن، ص: ۱۱۴، ۱۱۵)

شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں غور طلب نکتہ بیان کیا ہے۔ ''نیز یہ کہ توفی بمعنی الموت تو ایک عام شے ہے جس میں تمام مومن اور کافر، انسان اور حیوان سب ہی شریک ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کیا خصوصیت ہے جو خاص طور پر ان سے توفی کا وعدہ فرمایا گیا؟ قرآنِ کریم کے تتبع اور استقراء سے معلوم ہوتا ہے کہ توفی کا وعدہ حق تعالیٰ نے سوائے عیسیٰ علیہ السلام کے اور کسی سے نہیں فرمایا۔

(احتساب قادیانیت، باب حیات عیسیٰ، ج: ۲، ص: ۲۲۰)

پروفیسر محمد اکرم نسیم بجہ لکھتے ہیں:

''انی متوفیك کے معنی پورا پورا لینے کے کیے جائیں جو کہ توفی کے حقیقی معنی ہیں تو بل رفع اللہ الیہ سے وعدہ پورا ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے جسم اور روح سمیت یعنی پورا پورا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

آسمان پر اٹھالیا۔ لیکن اگر مرزائیوں کے مطابق توفی بمعنی موت کے لیا جائے تو پھر ان کے ذمہ ہے کہ وہ اس وعدہ کا ایفاء لفظ ماضی سے دکھائیں جو منجانب اللہ ہو۔ میرا یہ دعویٰ ہے کہ کوئی مرزائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں لفظ تـوفـی کو صیغہ ماضی کی صورت قرآنِ حکیم میں سے قیامت تک نہیں دکھا سکے گا۔ گویا ثابت ہوا اگر تـوفـی کا مطلب موت ہوتا تو دوسرے تین وعدوں کی طرح اس کے ایفاء کا ثبوت بھی قرآنِ حکیم سے ملنا ضروری تھا مگر ایسا نہ ہوا۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ تـوفـی کا مطلب یہی تھا کہ پورا پورا لے کر یعنی مع جسم اور روح آسمان پر اٹھائیں گے اور یہ وعدہ بھی قرآن کی رو سے پورا ہو چکا ہے۔''

(حیاتِ مرزا اور حیات مسیح، ص:۶۷ مطبوعہ فیض اللہ اکیڈمی، لاہور)

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار اپنی تحریروں میں تـــوفـــی کے معنی موت ہی کرتے ہیں۔ اسی طرح مظفر درانی نے چیلنج کیا ہے کہ قرآن وحدیث اور لغت عرب میں اس کے معنی سوائے موت کے کوئی ہو نہیں سکتے۔ اس سلسلہ میں حدیث نبوی پیش خدمت ہے:

''إِذَا رَمَى الْـجِـمَـارَ لَا يَـدْرِيْ أَحَـدٌ مَالَهُ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .... '' (صـحـحـه الـحـافظ المنذرى فى الترغيب والترهيب باب الترغيب فى رمى الجمار: ۲/ ۳۳۰)

''جب حاجی جمرات (کنکروں، چھوٹے پتھروں) کی رمی کرتا ہے تو کوئی نہیں جانتا کہ اس کا اجر کیا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن پورا پورا بدلہ دے گا۔''

یہاں (يَتَوَفّٰى) کا معنی روح نکالنا، روح قبض کرنا، فوت کرنا یا جان سے مار ڈالنا نہیں ہے۔ کیوں کہ قیامت کے دن بندوں کو فوت نہیں کیا جائے گا بلکہ زندہ کیا جائے گا اور ہر ایک کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

جناب درانی صاحب! مذکورہ حدیث میں فاعل کون ہے؟ اور مفعول کون؟ غور وفکر کی دعوت دیتا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا کہ میں خود خدا ہوں۔

ورایتنی فی المنام عین اللّٰہ وتیقنت انني.

''میں (مرزا غلام احمد قادیانی) نے خواب میں دیکھا ہو کہ میں خود خدا ہوں۔
میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔''

(آ ئینہ کمالات اسلام ۵۶۴ مندرجہ خزائن جلد:۵، ص:۵۶۴ از مرزا قادیانی)

مرزا نے مذکورہ صفحہ کی سطر نمبر ۱۴ میں احذنی ربی واستوفانی لکھا ہے اس جگہ فاعل اللہ تعالیٰ ہے اور مفعول مرزا صاحب۔ ذی روح اور اس سے مراد موت نہیں ہے۔ لہٰذا مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار مظفر درانی صاحب کا یہ کہنا کہ لفظ توفی سوائے قبض روح کے کسی اور معنی میں مستعمل نہیں ہوگا۔ یہ دعویٰ سراسر باطل ہے۔

فلما توفیتنی کی تشریح علمائے حق کی آراء کی روشنی میں:

جناب مظفر درانی نے ''سورۃ المائدۃ، آیت ۱۱۷، ۱۱۸ کا حوالہ دے کر لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے حضور حاضر ہو کر کہیں گے فلما توفیتنی اے اللہ تو میرا توفی کر چکا ہے یعنی مجھے وفات دے چکا ہے۔''

شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ قادیانی شبہ کا ازالہ کرتے ہیں۔ تمام معتبر تفاسیر میں توفیتنی کی تفسیر رفعتنی کے ساتھ مذکور ہے۔ چند تفاسیر کے حوالہ پر اکتفاء کرتے ہیں۔

جیسا کہ تفسیر ابن جریر اور ابن کثیر اور درمنثور میں ہے۔ امام رازی تفسیر کبیر ص:۷۰۰، ج:۳ میں لکھتے ہیں فلما توفیتنی المراد به وفاة الرفع الی السماء الخ اور تفسیر ابوالسعود ص ۷۰۱، ج:۳ ورافعك الی فان التوفی اخذ الشئی وافیا اور اس طرح (تفسیر بیضاوی اور معالم التنزیل، ص:۳۰۸، ج:۱ اور مدارک التنزیل میں ۲۴۲، ج:۱ اور تفسیر خازن، ص:۴۰۸، ج:۱۔ تفسیر روح المعانی، ص:۱۵۸، ج:۳)

الغرض ان تمام تفاسیر میں صراحتاً اس کی تصریح ہے کہ توفی سے رفع الی السماء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مراد ہے۔ (احتساب قادیانیت، باب حیات عیسیٰ، جلد دوم، ص: ۲۴۰)

قرآنِ کریم کی آیات کو غور سے پڑھو:

﴿مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝﴾ (المائدہ: ۱۱۷، ۱۱۸)

”میں نے تو ان سے اور کچھ نہیں کہا مگر صرف وہی جو تو نے مجھ سے کہنے کو فرمایا تھا کہ تم اللہ کی بندگی اختیار کرو اور جو میرا بھی رب ہے میں ان پر گواہ رہا جب تک ان میں رہا۔ پھر جب تو نے مجھ کو اٹھالیا تو تو ہی ان پر مطلع رہا۔ اور تو ہر چیز کی پوری خبر رکھتا ہے۔ اگر تو ان کو سزا دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف فرما دے تو زبردست ہے، حکمت والا ہے۔“

﴿وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ﴾ سے قطعی طور پر واضح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے توفی سے پہلے بنی اسرائیل میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کے عقائد میں بگاڑ نہیں آیا بگاڑ فلما توفیتنی کے بعد آیا۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمار ہے كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ (اے اللہ) تو ہی ان پر مطلع رہا۔ خود مرزائیوں نے بھی تسلیم کیا ہے کہ عیسائی توفی مسیح کے بعد بگڑے ہیں۔ (احمدیہ پاکٹ بک، ص: ۳۷۰)

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی قوم میں شرک دیکھے بغیر فوت ہو گئے تو اللہ کا روز قیامت اُن سے سوال کرنے کا چہ معنی دارد؟ اہل علم بخوبی واقف ہیں کہ انبیائے کرام علیہم السلام کی موت کے بعد اُن کی قومیں تدریجی انداز میں شرک میں مبتلا ہوئیں۔ روز قیامت اللہ کا اُن سے سوال وجواب قرآن میں کہیں مذکور نہیں ہوا۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے خصوصی طور پر سوال اس امر کی دلالت کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہوگا وہ خود مشاہدہ کریں گے اور قوم پر گواہ بنیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رب کے دربار میں سفارش کرنے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سے انکار کریں گے اور لوگوں کو حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں سفارش کے لیے بھیجیں گے۔

پروفیسر محمد اکرم نسیم بجہ مناظرانہ انداز میں قادیانیوں کو دعوت فکر دیتے ہیں:

مرزائیوں کے عقیدے کے مطابق واقعہ صلیب کے بعد عیسیٰ علیہ السلام فلسطین سے ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے تھے۔ اب اگر اسی مقام پر توفی کا معنیٰ وفات کیا جائے تو مرزائیوں کو قطعاً مفید نہیں۔ الفاظ یوں ہیں: کنت علیھم شھیدا میں ان پر نگہبان تھا۔

کن پر؟ بنی اسرائیل پر جو فلسطین میں تھے کیوں کہ وہ رسولاً الی بنی اسرائیل ہی تو تھے۔ کب تک؟ ما دمت فیھم جب تک ان میں رہا۔ کن میں؟ بنی اسرائیل میں۔ کہاں ...... فلسطین میں۔

فلما توفیتنی پھر تو نے مجھے فوت کر لیا۔

علیھم اور فیھم میں ھم کی ضمیریں بنی اسرائیل کی طرف ہیں۔ ما دمت فیھم فلما توفیتنی میں "فا" جو مع الترتیب کے لیے ہے یہ ترتیب کا فائدہ دیتی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ما دمت فیھم کے معا بعد توفی ہوئی یعنی صلیبی فتنہ کے وقت ہی توفی ہوئی گویا بنی اسرائیل کے یہی فلسطین میں نگران تھے۔ جب تک رہے ان میں ہی رہے پھر وہ فوت ہوگئے۔ مان لیا جائے تو ان کی کشمیر کی ہجرت کہاں گئی؟ کیسے ہوئی؟ اور اگر ہجرت مان لی جائے تو وفات ثابت نہیں ہوتی۔ اب مرزائی حضرات یا تو وفات کے عقیدہ میں غلط ہیں یا ہجرت کے عقیدہ میں۔ وفات مانیں تو ہجرت نہیں، ہجرت مانیں تو وفات نہیں۔ اب اگر وہ ہجرت مانتے ہیں تو انہیں ماننا پڑے گا کہ یہاں توفی کے معنیٰ وفات نہیں۔"

(حیات مرزا اور حیات عیسیٰ، ص: ۹۷، ۹۸)

مظفر درانی نے اعتراض کیا ہے کہ "نبی کریم ﷺ بھی روز قیامت اپنی امت میں سے بعض کے جہنم جانے کے بارے استفسار پر کہیں گے کہ جس طرح عبد صالح عیسیٰ بن مریم علیہما السلام عرض کر چکے کہ جب تک میں ان لوگوں میں موجود تھا اُن کا نگران تھا۔ لیکن اے اللہ جب تو نے میرا توفی کیا یعنی مجھے وفات دے دی پھر تو ہی ان کے حال سے آگاہ ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کا کوئی ایسا اعتراض نہیں جس کا جواب ہمارے اسلاف نے نہ دیا ہو۔ مولانا محمد عبداللہ معمار امرتسری رحمہ اللہ نے کیا خوب لکھا ہے:

''ایک ہی لفظ جب دو مختلف اشخاص پر بولا جائے تو حسب حیثیت وشخصیت اس کے جدا جدا معنی ہو سکتے ہیں۔ دیکھیے حضرت مسیح اپنے حق میں نفس کا لفظ بولتے ہیں اور خدائے پاک کے لیے بھی ﴿تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَآ أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ﴾ (المائدة: ١١٦) اب کیا خدا کا نفس اور مسیح کا نفس ایک جیسا ہے؟ ہرگز نہیں ٹھیک اسی طرح حضرت مسیح کی توفی بمعنی اخذ الشي وافیا پورا لینے کے ہیں۔ کیونکہ اگر موت لی جائے تو علاوہ نصوص صریحہ جن میں حیات مسیح کا ذکر ہے کہ خلاف ہونے یہود پلید کی تائید وتصدیق ہوتی ہے کیوں کہ توفی وارفع کا بلا توقف وبجلد پورا ہوا ہے جو سوائے رفع جسمانی کے اور کچھ نہیں ہوسکتا۔'' (محمدیہ پاکٹ بک، ص۵۲۰۔۵۲۱)

سورۃ المائدہ آیات ۱۱۷، ۱۱۸ میں اللہ تعالیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان ایک مکالمہ اور سوال وجواب ریکارڈ کیے گئے ہیں۔ یہ سارا مکالمہ قرآن کریم نے فعل ماضی یعنی گزرے ہوئے وقت میں بیان کیا ہے۔ شیخ الحدیث محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ نے مدلل جواب دیا ہے کہ

مرزا (الحکم ۲۲، مورخہ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۲۳ھ ملفوظات احمدیہ: ۲۳۵، ج:۷) طاعون کی پیشین گوئی کی نسبت لکھتے ہیں کہ ''مجھے خدا کی طرف سے وحی ہوئی: عفت الديار محلها ومقامها.

یعنی اس کا ایک حصہ مٹ جائے گا جو عمارتیں ہیں نابود ہوجائیں گی۔ اس پر اعتراض ہوا کہ یہ مصرع لبید کا ہے۔ اس نے گزشتہ زمانہ کی خبر دی ہے کہ خاص خاص مقام ویران ہوگئے۔

اس کا جواب خود یہ تحریر فرماتے ہیں کہ جس شخص نے کافیہ یا هداية النحو بھی پڑھی ہوگی وہ خوب جانتا ہے کہ ماضی مضارع کے معنی بھی آجاتا ہے بلکہ ایسے مقامات میں جب کہ آنے والا واقعہ متکلم کی نگاہ میں یقینی الوقوع ہو۔ مضارع کو ماضی کے صیغہ پر لاتے ہیں تاکہ اس امر کا یقینی الوقوع ہونا ظاہر ہو۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ونفخ فی الصور﴾ ﴿واذا قال اللہ یعیسٰی بن مریم انت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللہ﴾ ﴿ولو تری اذ وقفوا علی ربھم﴾ وغیرہ۔ اب معترض صاحب فرمائیں کہ کیا قرآنی آیات ماضی کے صیغے ہیں یا مضارع کے اور اگر ماضی کے صیغے ہیں تو ان کے معنی اس جگہ مضارع کے ہیں یا ماضی کے، جھوٹ بولنے کی سزا تو اس قدر کافی ہے کہ آپ کا حملہ صرف میرے پر نہیں بلکہ یہ تو قرآن پر بھی ہوگیا۔ گویا صرف ونحو آپ کو معلوم ہے۔ خدا کو معلوم نہیں۔ اس وجہ سے خدا نے جا بجا غلطیاں کھائیں اور مضارع کی جگہ ماضی کو لکھ دیا۔ انتھی الکلام المزرا الغلام

ناظرین انصاف فرمائیں کہ جس آیت پر یعنی اذ قال اللہ پر شدومد سے یہ دعویٰ تھا کہ یہ قصہ ماضی ہے پھر اسی کی نسبت یہ دعویٰ کر دیا کہ مضارع کے معنی میں ہے۔ تاکہ پیشین گوئی غلط نہ ہونے پائے۔

اور عفت الدیار محلھا ومقامھا پر جو اعتراض تھا اس سے سبک دوش ہو جائیں۔ حالاں کہ مرزا اوّل ہی بار ذرا بھی قرآنِ عزیز میں غور کر لیتے تو یہ ہرگز نہ کہتے۔ جیسا کہ بعد میں ہوش میں آ ہی گئے کہ اذ ہمیشہ ماضی کے لیے نہیں ہوتا۔ کیوں کہ قرآنِ عزیز میں ولو تری اذ یتوفی الذین کفروا الملئکۃ ۔ ولو تری اذ الظلمون موقون عند ربھم ان آیات میں ہر جگہ لفظ اذ موجود ہے۔ حالاں کہ واقعہ سب جگہ مستقبل یعنی قیامت ہی کا ہے۔

(احتساب قادیانیت، باب حیات عیسٰی، جلد دوم، ص: ۲۴۴، ۲۴۵)

حضرت مسیح ابن مریم علیہما السلام کا مدفن

راقم نے نزول مسیح سے متعلق وضاحت کرتے ہوئے لکھا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے زندگی کا باقی حصہ گزار کر مدینہ منورہ میں دفن ہوں گے۔ پوری حدیث نقل کرتا ہوں:

”عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ ﷺ ینزل عیسی بن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمسا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

واربعین سنة ثم یموت فیدفن معی فی قبر فاقوم انا وعیسیٰ بن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر وعمر .“

(رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفا کتاب الاذاء، ص:۷۷)

”عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمانہ آئندہ میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زمین پر اُتریں گے اور نکاح کریں گے اور اُن کے اولاد ہوگی اور پینتالیس برس (زمین پر) ٹھہریں گے پھر وفات پائیں گے اور میرے ساتھ قبر میں مدفون ہوں گے اور قیامت کو میں، عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان قبر سے اٹھوں گا۔“

اعتراض: ...... مظفر درانی نے ایک اعتراض تو کیا ہے لیکن تسلیم کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ قابل غور بات ہے کہ زمین پر نازل ہونے کا مطلب واضح ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اس سے پیشتر زمین پر نہ تھے یقیناً زمین کے بالمقابل آسمان پر تھے۔

ازالہ: ...... نازل ہونے والے کا نام عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہے۔ غلام احمد بن چراغ بی بی نہیں۔ وہ نکاح کریں گے اور اولاد ہوگی۔ اس دنیا میں انبیائے کرام علیہم السلام تشریف لائے، انہوں نے نکاح کیے اور اُن کی اولاد بھی ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے خصوصی طور پر اس کا ذکر کیوں فرمایا۔ کیوں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام جب آسمان کی طرف اٹھائے گئے تو اُس وقت اُن کا کسی سے نکاح نہیں ہوا تھا۔ جب کہ مرزا قادیانی نے جب مسیحیت کا دعویٰ کیا تو اُس وقت صاحب اولاد تھا۔ مرزا صاحب نے اس سے مراد یہ لیا کہ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی لڑکی محمدی بیگم کے میرے نکاح میں آنے اور پھر اس سے اولاد ہونے کی بشارت ہے۔ مرزا صاحب تاویل در تاویل کرتا مرگیا لیکن محمدی بیگم سے نکاح نہ ہوا۔ قرآنِ کریم میں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان کی طرف اٹھائے جانے کا ذکر ہے وہاں توفی کا لفظ آیا ہے جہاں اُن کے مرکر دفن ہونے کا ذکر ہے وہاں لفظ ثم یموت فیدفن کے الفاظ آئے ہیں۔ ثابت ہوا کہ مرزا کا یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے کشمیر کی طرف ہجرت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کی اور وہاں مر کر دفن ہوئے غلط ثابت ہوا۔

مرزا غلام احمد قادیانی آسمانی فیصلہ کے مطابق ہیضہ کی موت سے لاہور میں مرا اور قادیان میں دفن ہوا۔ جب کہ حدیث میں واضح موجود ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زمین کی طرف نازل ہوں گے۔ مخصوص زندگی گزار کر مدینہ منورہ میں فوت ہوں گے اور روضہ اقدس میں دفن ہوں گے۔ یہاں مظفر درانی نے اعتراض کیا کہ اس طرح قبر کے اندر دفن ہونے سے قبر کی بے حرمتی ہوگی۔ جناب درانی صاحب آپ کے مرزا قادیانی نے خود اعتراف کیا ہے:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا یعنی وہ میں ہی ہوں۔" (کشتی نوح ۱۵، خزائن، جلد ۱۹، ص ۱۶)

جو بے حرمتی آپ کو نظر آئی وہ مرزا کو تو نظر نہ آئی اور نہ اُس نے روحانی تدفین مراد لی۔ البتہ حج پر جانے کا موقع نہ ملا۔ معترضین کے سوال پر کہا:

"ممکن ہے کہ کوئی مثیل مسیح ایسا بھی ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کے پاس مدفون ہو۔" (ازالہ اوہام، حصہ دوم، روحانی خزائن، جلد ۳، ص ۳۵۲)

مرزا قادیانی کو جب اپنے بارے شک شبہ نظر آیا تو اُس نے کسی اور مثل مسیح علیہ السلام کے آنے کا ذکر کیا لیکن قبر کی بے حرمتی کا اعتراض نہیں کیا۔

اس حدیث میں بین أبی بکر وعمر کے الفاظ نے وضاحت کر دی ہے کہ کسی نادان کو شبہ قبر کے کھودنے کا نہ پڑے کیوں کہ نقشہ روضہ اطہر اس امر کی دلالت کر رہا ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کے درمیان مدفون ہوں گے۔

نقشہ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

موضع قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عربی میں "فی" قریب کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ قرآنِ حکیم میں ہے:

"جب موسیٰ علیہ السلام نے آگ دیکھی تو بیوی سے کہا کہ تاپنے کے لیے میں آگ لاتا ہوں۔ آپ جب وہاں تشریف لے گئے تو آواز آئی۔ ان بارك من فی النار برکت دی گئی اسے جو آگ کے قریب ہے۔"

آگ کو نہیں کہا گیا بلکہ آگ کے قریب والے کو۔ اللہ آپ کو سمجھنے کی صلاحیت دے۔

نزولِ عیسیٰ بن مریم ختم نبوت کے منافی نہیں:

اعتراض: ...... آخری زمانے میں آنے والے عیسیٰ کی حدیث کی صداقت پر یقین ہے۔ ہاں یہ سوال ضرور اٹھتا ہے کہ اگر عیسیٰ نبی اللہ تشریف لائیں گے تو پھر ختم نبوت کا کیا مطلب ہوگا؟

جس طرح خاتم اولاد سے مراد آخر میں ہونے والا بچہ ہوتا ہے۔ اس کے پہلے بچوں میں سے ایک دیارِ غیر چلا جائے اور حسن اتفاق سے خاتم اولاد سمیت دوسرے بچے یکے بعد دیگرے فوت ہو جائیں۔ دیارِ غیر میں رہنے والا وطن واپس آ جائے تو وہ بدستور پہلے کی طرح بیٹا تو ہو سکتا ہے لیکن خاتم اولاد نہیں کہلا سکتا۔ جس طرح خاتم اولاد سے مراد اُس کے بعد کوئی اور نیا پیدا نہیں ہوا اسی طرح خاتم النبیین سے مراد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا۔ پہلے آنے والے بدستور نبوت کے منصب پر فائز ہیں۔ اللہ سبحانہ نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا اور قیامت کے قریب اُن کا نزول ہوگا۔ اللہ ربّ العزت نے قرآنِ حکیم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے درمیان میں فرمایا ہے:

﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ﴾ (الزخرف: ٦١)

"بے شک عیسیٰ (علیہ السلام کا نزول) علامت قیامت ہے۔ پس تم اس میں ہرگز شک نہ کرو اور میری اتباع کرو یہ سیدھا راستہ ہے۔"

حافظ محمد امین انجم نے مذکورہ قادیانی شبہ کا ازالہ کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس آیت میں دو باتیں بیان ہوئی ہیں ایک کا تعلق سیّدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہے اور دوسری بات کا تعلق خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کی ذاتِ مبارکہ سے ہے۔

اللہ رب العزت کا فیصلہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ بھیجے جائیں گے اور محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ اس آیت میں تمام اشکالات کا ازالہ کر دیا گیا ہے جو کسی کند ذہن کے لیے مشکل کا باعث بن سکتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ کوئی شخص یہ شبہ نہ پیدا کرے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ تشریف لائیں گے تو شریعت کس کی ہوگی۔ اتباع کس کی کی جائے گی؟ اس نزول سے عقیدۂ ختم نبوت پر اثر تو نہ پڑے گا۔ اس آیت سے اس کا جواب نکلتا ہے کہ اے لوگو! عیسیٰ علیہ السلام کا رفع حیات برحق ہے۔ نزول بھی برحق ہے لیکن اے محمد ﷺ آپ اعلان کر دیجیے کہ اتباع واطاعت میری ہوگی، شریعت میری رہے گی، اور یہی قرآن پڑھا جائے گا۔

معلوم ہوا کہ سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کا آنا بھی برحق ہے اور سرور دو عالم محمد ﷺ کا خاتم النّبیین ہونا بھی برحق ہے۔ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام سے ختم نبوت پر کسی طرح کوئی زد نہیں پڑتی۔ ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی بنایا نہیں جائے گا اور نہ کسی کو یہ منصب دیا جائے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام پہلے کے نبی ہیں اس لیے آپ علیہ السلام کی آمد سے عقیدۂ ختم نبوت برقرار رہتا ہے۔ (ضیائے حدیث، قندیل نمبر، ص:۸۳، مطبوعہ فرسٹ فلور، بادیہ حلیمہ سینٹر، اُردو بازار لاہور)

جس طرح مرزا قادیانی خاتم اولاد ہے یہ رتبہ اُس کے پہلے پیدا ہونے والے بھائی کو حاصل نہیں ہوسکتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خاتم بنی اسرائیل ہیں یہ مرتبہ بنی اسرائیل کے کسی اور نبی کو کسی صورت نہیں مل سکتا۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے سے خاتم النّبیین کا اعزاز کسی اور کو نہیں مل سکتا۔

حاصل کلام کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے عقیدہ ختم نبوت پر ذرہ برابر اثر نہیں پڑتا۔ بلکہ ان کا شریعت محمدی پر گامزن ہونا عقیدہ ختم نبوت کو محکم دلیل فراہم کرتا ہے۔

صریح حکم عام قانون کی نفی کر دیتا ہے:

قادیانی مظفر درانی نے وفات مسیح کے حق میں سورۂ آلِ عمران کی آیت ۱۴۴ کا حوالہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دے کر کہا ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں جب کہ آپ سے پہلے کے تمام رسول وفات پا چکے ہیں۔ اللہ ذوالجلال قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

﴿وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ؕ﴾ (آلِ عمران: ۱۴۴)

''حضرت محمد ﷺ صرف اللہ کے رسول ہی ہیں ان سے پہلے بہت سے رسول ہو چکے ہیں۔ کیا اگر ان کا انتقال ہو جائے یا یہ شہید ہو جائیں تو تم اسلام سے اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے۔''

مفسرین نے خلت کا ترجمہ ''گزر چکے ہیں، ہو چکے ہیں'' کیا ہے۔ کسی نے اس کے معنی موت کے نہیں کیے۔ اگر خلت کے معنی موت کے ہوتے تو افائن مات کی وضاحت کی ضرورت نہ تھی۔

یہ اجماعی نوعیت کی دلیل عام ہے جب کہ حیات مسیح کی تائید میں قرآن وحدیث میں واضح احکام موجود ہیں۔

جناب درانی صاحب جس طرح قرآنِ حکیم میں اجماعی حکم موجود ہے:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ﴾ (المائدۃ: ۳)

''تم پر حرام کیا ہے مردار۔''

لیکن احادیث میں مچھلی مردار حلال ہے کی صراحت موجود ہے۔

اسی طرح قرآنِ حکیم میں ہے:

﴿اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ﴾ (الدھر: ۲)

''بے شک ہم نے انسان کو ملے جلے نطفے سے امتحان کے لیے پیدا کیا۔''

اس اجماعی حکم کی روشنی سے تمام انسان مخلوط نطفے سے پیدا ہوئے ہیں اس آیت کی رو سے کوئی مستثنیٰ نہیں۔ جب کہ قرآنِ کریم میں دوسرے مقام پر ہے:

﴿اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فَيَكُونُ ﴾ (آلِ عمران : ۵۹)

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ (علیہ السلام) کی مثال ہو بہو آدم (علیہ السلام) کی مثال ہے جسے مٹی سے بنا کر کہہ دیا کہ ہو جا پس وہ ہو گیا۔“

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ مَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا﴾

(التحریم : ۱۲)

”اور (مثال بیان فرمائی) مریم بنت عمران کی جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی پھر ہم نے اپنی طرف سے اس میں جان پھونک دی۔“

چناں چہ یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ حضرت آدم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی تخلیق ملے جلے نطفے سے نہیں ہوئی۔ چناں چہ قرآن وحدیث میں کسی چیز سے متعلق صریح حکم آ جائے تو اجماعی حکم سے مستثنیٰ ہو جاتا ہے۔

انکساری کی تائید میں غیر معتبر حوالہ:

راقم نے مرزا قادیانی کا شعر تحریر کیا:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

اور کہا کہ عاجزی کا اظہار نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے دجل وفریب کی سزا ہے۔ تو درانی صاحب نے اس کے جواب میں لکھا:

”حضرت داؤد علیہ السلام عرض کرتے ہیں ”پر میں تو کیڑا ہوں انسان نہیں۔ آدمیوں میں انگشت نما ہوں اور لوگوں میں حقیر وہ سب مجھے دیکھتے ہیں، میرا مضحکہ اڑاتے ہیں اور منہ چڑاتے ہیں۔“ (زبور، باب:۲۲، آیات ۶، ۷)

عصمت انبیائے کرام کو داغ دار کرنے کے لیے تحریف شدہ کتب کا حوالہ قطعاً غیر موزوں ہے۔ کیوں کہ مقدس بائبل میں حضرت داؤد علیہ السلام کے بارے نازیبا الفاظ موجود ہیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''اور داؤد بادشاہ بوڑھا ہوگیا مگر وہ گرم نہ ہوتا تھا۔ سو اُس کے خادموں نے اپنے بادشاہ کے واسطے اسرائیل کی تمام سرحدوں میں سے ایک جوان لڑکی ڈھونڈی جو اس کی خبر گیری کرتی اور بغل میں سوکر بادشاہ کو گرم کرتی مگر بادشاہ نے اس سے صحبت نہ کی۔''

(ملوک:۱، باب:۱، آیت:۱ تا ۴)

اگر تم اس کو تسلیم کرتے ہو تو فحاشی کی سند کو گلے کا ہار بنالیں اگر نہیں تو آپ کی بھی مندرج روایت یقیناً غلط ہے۔ اگر آپ قرآن وحدیث سے کوئی مثال پیش کرتے تو بسر وچشم قبول کرلیتے۔

موازنہ درست نہیں:

راقم نے مرزا قادیانی کے بیان پر تنقید کی تو مظفر درانی نے لکھا کہ جس طرح پانچ نمازیں پچاس نمازوں کا کام دیتی ہیں ایسے ہی پانچ کتابیں پچاس کا کام دیں گی۔

جناب درانی صاحب مرزا خود تو پانچ اور پچاس میں نقطہ کا فرق کہہ کر گالیاں سنتا رہا اور قیمت بھی واپس کرتا رہا۔ مذکورہ جواب مرزا صاحب کو کیوں نہ سوجھا؟ مرئی اور غیر مرئی، مادی وغیر مادی اشیاء کا موازنہ درست نہیں۔

خاتم النبیین ﷺ نے پچاس سے کم کرا کر پانچ نمازوں کا تحفہ دیا لیکن کسی صحابی سے معاوضہ تو نہیں لیا۔ جب کہ مرزا صاحب نے پچاس کی قیمت وصول کی اور پانچ جلدوں پر ٹرخا دیا۔

غیر صحابی کا خواب حجت نہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی نے نیم بیداری کی حالت میں اپنے خواب کو براہین احمدیہ میں تحریر کیا۔ راقم نے اعتراض کیا کہ یہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی توہین ہے۔ درانی صاحب نے اس کے جواب میں قلائد الجواہر طبع مصر سے سیّد عبدالقادر جیلانی کا خواب لکھا اور سوالیہ انداز میں کیا کہ یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی توہین نہیں؟

قلائد الجواہر طبع مصر نہیں ملی اس بارے نہیں کہا جاسکتا کہ عبدالقادر جیلانی '' نے خود تحریر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا یا اُن کے بعد کسی عقیدت مند نے سنی سنائی روایت کا اضافہ کر دیا۔ عبدالقادر جیلانی ولی اللہ ضرور تھے لیکن معصوم نہ تھے اور نہ ہی انہوں نے اپنے بارے کسی قسم کا دعویٰ کیا؟ اور نہ ہی اپنی تصنیف کو حرف آخر کہا۔

مرزا صاحب نے جو خواب بیان کیا اس نوعیت کا خواب قرآن میں موجود ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش ہو کر اپنا خواب سناتے تھے۔ صحابہ کی جماعت میں محدث، مفسر، فقیہ اور زاہد، عابد ہو کر گزرے ہیں جنھوں نے براہ راست نبی کریم ﷺ سے فیض حاصل کیا۔ کسی صحابی نے حضور ﷺ کی خدمت میں اس طرح یا اس سے ملتا جلتا خواب بیان کیا آپ نے اسے علم کی تعبیر کیا ہو تو وہ ہمارے لیے حجت ہو سکتا ہے اگر کوئی ہے تو پیش کرو؟

مرزا قادیانی مثل مسیح کیوں نہیں؟

مظفر درانی نے لکھا ہے:

> ''ہم سب حصولِ برکت کے لیے اپنے بچوں کے نام گزشتہ انبیائے کرام کے نام پر رکھتے ہیں جس کو معاشرہ قبول کر لیتا ہے جب کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت میں آنے والے امام کو مسیح اور عیسیٰ ابن مریم کا نام دیا ہے۔ عجیب بات ہے کہ میرا اور آپ کا رکھا ہوا نام تو قابل قبول ہو لیکن حضرت محمد ﷺ کا رکھا ہوا نام قابل قبول نہ ہو۔''

یہ درست ہے کہ ہم مسلمان عقیدت و محبت کے طور پر اپنے بچوں کے نام انبیائے کرام کے نام پر رکھتے ہیں لیکن کسی ایک مسلمان کا مدعا یا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ بچہ نبی کی طرح معصوم ہوگا یا اُس پر وحی آئے گی۔ حضرت محمد ﷺ نے اپنی امت میں سے پیدا ہونے والے کسی فرد کا نام مثل مسیح نہیں رکھا بلکہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے نزول کا ذکر فرمایا جن کو زندہ آسمان پر اٹھایا گیا۔ آپ نے تشبیہ اور استعارہ کی بحث کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کو مثل مسیح کہا، وہ کسی صورت مثل مسیح نہیں ہو سکتا۔ کیوں کہ مرزا خود کو جس عیسیٰ کا مثل کہتا ہے، اپنی تحریروں میں اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں کیا کچھ کہتا ہے۔ نقل کفر، کفر نہ باشد۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''ہاں، آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں۔ کیوں کہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی جن جن پیشین گوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جانا آپ نے فرمایا ہے ان کتابوں میں ان کا نام ونشان نہیں پایا جاتا۔ نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو، جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے، یہودیوں کی کتاب ''تالمود'' سے چرا کر لکھا ہے۔

حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اُس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور اُن کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا۔ اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کرلیا۔''

(حاشیہ انجام آتھم مندرجہ خزائن: ۱۱/ ۲۸۹، ۲۹۰)

''آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔'' (انجام آتھم، ص: ۷ مندرجہ خزائن: ۱۱/ ۲۹۱ از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ شراب پیا کرتے تھے، شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔'' (کشتی نوح، حاشیہ ص: ۷۳۔ خزائن: ۱۹/ ۷۱)

یورپ میں لڑکی کا بوائے فرینڈ کے ساتھ خفیہ وآزادانہ ملاپ سوسائٹی کا حصہ بن چکا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ مرزا قادیانی نے اُن کے فعل بد کی تائید کے لیے اور مسلمانوں میں رواج دینے کے لیے سیدہ مریم طاہرہ پر بہتان باندھا کہ

"حضرت مریم کا اپنے منسوب سے نکاح سے پہلے تعلق تھا۔"

(ایام الصلح، ص:۷۴۔ خزائن:۳۰۰/۱۴)

"اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا، پھر بزرگانِ قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کرلیا...... باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آئے! مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔"

(کشتی نوح، ص ۱۶، مندرجہ خزائن:۱۹/۱۸)

جناب مظفر درانی صاحب پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ان حوالوں کو غلط ثابت کریں۔ بصورت دیگر آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ مرزا غلام احمد قادیانی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا مثل نہیں ہے بلکہ اُس نے اپنے بیہودہ کردار پر اعتراض کرنے والوں کا منھ بند کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عصمت اور سیدہ مریم طاہرہ علیہا السلام کی طہارت و پاکیزگی پر بہتان باندھے ہیں۔

کردار مرزا:

راقم نے حیات عیسیٰ اور قادیانی نظریات کی تردید میں مرزا قادیانی کے کردار کا خاکہ پیش کیا۔ جناب درانی صاحب نے شکوہ کیا کہ حوالہ نہیں۔ نفس مضمون کی مناسبت سے مرزا کا کردار با حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔

مرزا قادیانی شراب کا رسیا تھا:

"محبی اخویم حکیم محمد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے آپ اشیائے خوردنی خود خرید دیں اور ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دکان سے خرید دیں مگر ٹانک وائن چاہیے اس کا لحاظ رہے۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام

مرزا غلام احمد عفی عنہ

(خطوط امام بنام غلام، ص: ۵ از حکیم محمد حسین قریشی قادیانی)

حکیم محمد علی پرنسپل طبیہ کالج امرتسر لکھتے ہیں:

''ٹانک وائن کی حقیقت لاہور میں پلومر کی دکان سے ڈاکٹر عزیز احمد صاحب کی معرفت معلوم ہوگئی۔ ڈاکٹر صاحب جواباً تحریر کرتے ہیں:

حسب ارشاد پلومر کی دکان سے دریافت کیا گیا جواب ذیل ہے:

''ٹانک وائن ایک قسم کی طاقتور اور نشہ دینے والی شراب ہے جو ولایت سے سربند بوتلوں میں آتی ہے۔ اس کی قیمت ساڑھے پانچ روپے ہے۔''

(سودائے مرزا ص: ۳۹، حاشیہ ۲۱ دسمبر ۱۹۲۹ء)

دعا فروش:

پٹیالہ کے ایک رئیس کے ہاں کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا۔ مرزا صاحب کے خواص سے دعا کی سفارش کی تو ان کو جواب دیا کہ محض رسمی طور پر دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دینے سے دعا نہیں ہوتی۔ دو باتیں ضروری ہیں: گہرا تعلق ہو یا دینی خدمت۔ رئیس سے کہو ایک لاکھ روپیہ دے تو پھر ہم دعا کریں گے۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ اس کو ضرور لڑکا دے گا۔''

(سیرت مہدی جلد ۱، ص ۲۵۷، روایت ۲۶۴، طبع جدید: ۲۳۹)

مساجد اور مدارس کی تعمیر کے لیے اپیل کرنا جائز ہے اور جہاد کی تیاری کے لیے مسلمانوں سے مال ومتاع اکٹھا کرنا مستحسن عمل ہے لیکن لڑکے کی پیدائش کے لیے دعا کو ایک لاکھ سے مشروط کرنا نیک آدمی کا نہیں کاہنوں کا شیوہ ہے۔

رات کے وقت عورتیں مرزا غلام احمد قادیانی کی خدمت کیا کرتی تھیں۔

''بوڑھی ملازمہ لحاف کے اوپر سے مرزا قادیانی کو دبا رہی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت نے فرمایا: بھانو آج بڑی سردی ہے۔"

(سیرت المہدی: جلد اول، حصہ سوئم، ص۲۲ ۷، روایت ۷۸۰، از مرزا بشیر احمد ایم اے)

ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا ہے کہ مجھ سے میری لڑکی زینب بیگم نے بیان کیا ہے کہ میں تین ماہ کے قریب حضرت اقدس کی خدمت میں رہی ہوں۔ گرمیوں میں پنکھا وغیرہ اور اسی طرح کی خدمت کرتی تھی بسا اوقات ایسا ہوتا کہ نصف رات یا اس سے زیادہ مجھ کو پنکھا ہلاتے گزر جاتی تھی۔ مجھ کو اس اثنا میں کسی قسم کی تھکان و تکلیف محسوس نہ ہوتی تھی بلکہ خوشی سے دل بھر جاتا تھا۔ دو دفعہ ایسا موقع آیا کہ عشا کی نماز سے لے کر صبح کی اذان تک مجھے ساری رات خدمت کرنے کا موقع ملا، پھر بھی اس حالت میں مجھ کو نہ نیند، نہ غنودگی اور نہ تھکان معلوم ہوئی بلکہ خوشی اور سرور پیدا ہوتا تھا۔ اسی طرح جب مبارک احمد صاحب بیمار ہوئے تو مجھ کو ان کی خدمت کے لیے بھی اسی طرح کئی راتیں گزارنی پڑیں تو حضور نے فرمایا کہ زینب اس قدر خدمت کرتی ہے کہ ہمیں اس سے شرمندہ ہونا پڑتا ہے اور آپ کئی دفعہ اپنا تبرک مجھے دیا کرتے تھے۔"

(سیرت المہدی: ۳/۲۷۲، ۲۷۳، روایت نمبر ۹۱۵ طبع جدید، جلد اول، حصہ سوم، ص: ۷۸۹، روایت: ۹۱۰)

کس قسم کی خدمت؟ جس سے شرمندگی ہوتی تھی اس کو سمجھنے کے لیے قادیانی جریدہ کی گواہی ہی کافی ہے۔

"حضرت مسیح موعود ولی اللہ تھے اور ولی اللہ بھی کبھی کبھی زنا کرلیا کرتے ہیں۔ اگر انہوں نے کبھی کبھار زنا کرلیا تو اس میں حرج کیا ہوا پھر لکھا ہے ہمیں حضرت مسیح موعود پر اعتراض نہیں کیوں کہ وہ کبھی کبھی زنا کیا کرتے تھے۔ ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ پر ہے کیوں کہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔" (روزنامہ الفضل قادیان دارالامان، مؤرخہ ۳۱ راگست ۱۹۳۸ء)

کیا اس قسم کے مشکوک کردار کا حامل عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا مثل ہوسکتا ہے جن کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآنِ مقدس میں ﴿وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ﴾ (آل عمران: ۴۵) "بڑے مرتبے والا دنیا اور آخرت میں اور مقرب بندوں میں ہے۔" کہا گیا ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس مرزا ہرگز مثل نہیں۔

فطری امر ہے کہ قارئین کے ذہن میں سوال جنم لے گا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کس بنیاد پر خود کو مثل مسیح (مسیح جیسا) کہا اور استعارہ کی کون سی ترکیب سوجھی۔ فیصلہ قارئین پر چھوڑتے ہیں کہ آیا یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی توہین ہے یا مثل مسیح کا استعارہ۔ قاضی یار محمد قادیانی تحریر کرتا ہے:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا۔ سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے۔ (اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر ۳۴)

مرزا غلام احمد قادیانی نے استعارہ کی وضاحت کی:

''مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے۔ مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔''

(کشتی نوح، ص: ۴۷۔ خزائن، ج:۱۹، ص۵۰)

عیسائی قوم حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا مانتے ہیں لیکن کسی پادری نے اللہ کی اس طرح توہین نہیں کی جس طرح مرزا قادیانی نے خود کو مثل مسیح ثابت کرنے کے لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی شان اقدس کے بارے گستاخی کی ہے۔ انھی وجوہات کی بنا پر برملا کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کا کشف رحمانی نہیں شیطانی وسواس ہیں۔

مظفر درانی صاحب! آپ نے مثل مسیح کہہ کر یہ تو تسلیم کرلیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اصل مسیح نہیں بلکہ مسیح جیسا ہے۔

اصل اور مثل میں فرق واضح کرنے کے لیے روزمرہ زندگی سے مثال پیش کرتا ہوں۔ آپ کو بہو یا بیٹی کے لیے سونا (Gold) کے ہار کی ضرورت ہے۔ صراف آپ کو کہے اصل

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نہیں مثل ہے وہ لے لو یقیناً آپ انکار کریں گے۔ صراف دعویٰ کرے کہ ہے تو مثل لیکن اصل سے اعلیٰ وارفع ہے۔ اگر آپ صراف کی چکنی چپڑی باتوں میں آ کر اصل کی قیمت ادا کر کے مثل خرید لیں کیا اہل خانہ وخویش اقارب آپ کی فہم وفراست کی داد دیں گے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ کہیں گے کہ نقل یا مثل کسی صورت اصل سے اعلیٰ تو درکنار برابر بھی نہیں ہو سکتی۔

قادیانیو! جس کو آپ مثل کہتے ہیں اُس کا دعویٰ ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت رکھتا ہے۔

"ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔"

(دافع البلاء، ص:۲۰۔ خزائن، ج:۱۸، ص:۲۴۰ از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی دوسری جگہ دعویٰ کرتا ہے:

"خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اُس نے اِس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔"

(دافع البلاء، ص:۱۳۔ مندرجہ خزائن، ج:۱۸، ص:۲۳۳)

اگر اللہ نے نام رکھا ہے تو غلام احمد ابن چراغ بی بی کا نام کتاب وسنت سے ثابت کرو؟

عام فہم آدمی بھی اتنا شعور رکھتا ہے کہ نقل یا مثل کھوٹے سکے کی طرح ہے جس کو اصل سے نسبت دینا حماقت کی علامت ہے۔

قادیانیو! آپ کے نزدیک اصل مسیح کا آنا مراد نہیں بلکہ مثل مسیح آنا مقصود ہے تو خاتم النبیین ﷺ کے دور سے مرزا قادیانی تک جن افراد نے نبوت ومسیحیت ومہدیت کا دعویٰ کیا مرزا قادیانی نے اُن میں سے کسی کی حقانیت کو تسلیم نہیں کیا۔ اس طرح مرزا قادیانی کے بعد جن چند مرزائیوں نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ قادیانی امت نے اُن کو کاذب کہا۔

توجہ طلب پہلو ہے کہ مرزا اور اس کے جانشینوں نے کس دلیل کی بنیاد پر اُن کو کاذب کہا؟ ہمارا دعویٰ ہے کہ وہ جس دلیل کی رو سے جھوٹے تھے اسی دلیل کی بنیاد پر مرزا قادیانی جھوٹا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانیو! آپ کا دعویٰ ہے کہ ”حضرت مسیح خود نہیں بلکہ مثل مسیح آئیں گے۔“ کیا آپ مذکورہ الفاظ قرآن وحدیث سے دکھا سکتے ہیں؟

قادیانی دعوت کا فلسفہ:

ائمہ کرام نے روزمرہ زندگی میں پیش آمدہ مسائل کے حل کے لیے کتاب وسنت کی روشنی میں عمدہ آراء نقل کی ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُن کی محنت کو شرف قبولیت بخشے۔ چونکہ ہندوستان میں احناف کی اکثریت آباد تھی، چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اُن کی وفاداری حاصل کرنے کے لیے ایک ترکیب آزمائی۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی (ایڈیٹر اخبار ”الحکم“ قادیان) نے مرزا غلام احمد، حکیم نوردین بھیروی اور عبدالکریم سیالکوٹی کے خطبات سے لے کر تفسیر القرآن کو مرتب ومزین کیا، اُس کا اقتباس پیش کرتا ہوں:

یہی مسئلہ سود بیع متنازعہ فیہ اور مختلف فیہ ہے مگر ہم بجائے خود اس پر کوئی بحث نہیں کرتے اور نہ کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ حضرت حجۃ الاسلام خلیفۃ اللہ فی الارض حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام نے ہم لوگوں کو ایک عجیب گُر ایسی مشکلات اور معضلات کے حل کرنے کے متعلق بتا دیا ہے، اس لیے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم اسی اصل کو یہاں درج کر دیں:

”ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالف قرآن وسنت نہ ہو تو خواہ کیسی ہی ادنیٰ درجہ کی حدیث ہو اُس پر وہ عمل کریں اور انسان کے بنائے ہوئے فقہ پر اس کو ترجیح دیں۔ اور اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سنت میں اور نہ قرآن میں مل سکے تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کر لیں کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے۔“

(ریویو حکم ربانی بر مباحثہ مولوی محمد حسین بٹالوی وعبداللہ چکڑالوی)

حوالے کے لیے دیکھیے تفسیر القرآن، جلد اوّل، بابت جنوری ۱۹۰۵ء، نمبر سوم، ص:۲۴

قادیانیوں کو دعوت فکر ہے کہ وہ اس پہلو پر غور وفکر کریں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مرزا ایک طرف دعویٰ کرتا ہے کہ اُس پر وحی آتی ہے دوسری طرف اپنے چیلوں کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی اقتدا کی تلقین کرتا ہے۔ کیا یہ منصب نبوت کی توہین نہیں؟ مرزا کا جیتے جی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو نزاعی امور میں فیصلے کی اتھارٹی دینا وحی کے نزول کے دعوے کی کذب بیانی کا واضح ثبوت نہیں؟

تاریخ گواہ ہے کہ کسی نبی نے اپنے پیروکاروں کو پہلے دور کے کسی نبی کے امتی کی اقتدا کی نصیحت نہیں کی۔ مرزا صاحب نے کیوں کی؟ مرزا غلام احمد قادیانی نے حلت وحرمت کے معاملے میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو ثالث تسلیم کیا ہے تو موجودہ دور کے قادیانیوں پر فرض ہے کہ خاتم النبیین ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی آئے گا یا نہیں، اس متنازع مسئلے کے حل کے لیے اُن سے رجوع کریں۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک تو مدعی نبوت سے دلیل نبوت طلب کرنا بھی کفر ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا موقف ملاحظہ فرمایئے:

> "وتنبأ رجل في زمن أبي حنيفة رحمه الله وقال: أمهلوني حتى أجيء بالعلامات. فقال أبو حنيفة رحمه الله: من طلب منه علامة فقد كفر لقول النبي ﷺ: لا نبي بعدي." (مناقب الإمام الأعظم أبي حنفية للكردري، باب من طلب علامة من المتنبی فقد كفر: ١/ ١٦١، مطبوعه مكتبه اسلاميه، ميزان ماركيت كوئٹه)

> "امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے زمانے میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اس نے کہا کہ مجھے مہلت دو تا کہ اپنی نبوت پر دلائل پیش کروں، حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو شخص حضور ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرے وہ بھی کافر ہے اور جو اس سے دلیل طلب کرے وہ بھی کافر ہے کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔"

مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریریں اس امر کی عکاسی کرتی ہیں کہ فقہی مسائل میں تو امام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوحنیفہ کے فتوے پر عمل کریں لیکن جہاد کے حرام ہونے اور انگلش حکومت کی اطاعت کو تسلیم کرنے کے لیے مرزا کے نظریات پر عمل کریں۔ قادیانی مسیح موعود کی تحریروں کا یہی فلسفہ ہے۔

حیات ناصر میں تحریف مرزا قادیانی کی ذلت آمیز موت کا ثبوت:

مظفر احمد درانی نے کاذب کا معیار یہ لکھا کہ وہ جان سے مارا جاتا ہے اور مرزا قادیانی کی سچائی کا معیار یہ تحریر کیا کہ وہ قتل نہ ہوئے۔

تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی کو کسی نے قتل نہیں کیا بلکہ وہ طبعی موت مرا۔ اگر صداقت کا یہی معیار ہے تو تاریخ کا جائزہ لیں، جب مرزا غلام احمد قادیانی کے دس پیروکاروں نے نبوت کا دعویٰ کیا تو مرزا اور اُس کے جانشینوں نے اُن کی نبوت کو تسلیم نہیں کیا، البتہ اُن کو اپنی جماعت سے خارج کر دیا۔ توجہ طلب سوال ہے کہ قادیانیوں نے اُن کو قتل کیوں نہ کیا؟

مرزا قادیانی ہیضہ کی موت سے مرا جو اُس نے مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کے مباحثوں سے تنگ آ کر تجویز کی تھی۔ رسوائی و ذلت کی منہ مانگی موت کو مرزا قادیانی کے کذب کی واضح دلیل بنا دیا۔ ہیضہ کی موت کا اعتراف مرزا غلام احمد کے خسر میر ناصر نواب نے کیا ہے:

> ''جب مجھے جگایا گیا تھا تو میں جب حضرت صاحب کے پاس پہنچا تو آپ نے خطاب کر کے فرمایا: میر صاحب! مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ دوسرے دن دس بجے کے قریب آپ کا انتقال ہو گیا۔''

(حیات ناصر، ص: ۱۴ مطبوعہ احمدیہ بک ڈپو قادیان ۱۹۲۷ء)

لیکن قادیانیوں نے تازہ ایڈیشن میں تحریف کر دی:

> ''جب میں حضرت کے پاس پہنچا ❶ اور آپ کا حال دیکھا اور دوسرے روز آپ

---

❶ عبارت خود بتاتی ہے کہ اس میں چوری کی گئی ہے کلام شروع ہوتا ہے ''جب'' کے لفظ سے جب کا جواب آیا نہیں اور آگے لفظ ''اور'' آ گیا ہے جس کا پچھلی عبارت سے کوئی جوڑ نہیں ہے۔ (الیاس)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا انتقال ہو گیا۔'' (حیات ناصر، ص:۱۳-۱۴)

غور طلب پہلو ہے کہ اگر مرزا قادیانی کی موت باعث ندامت و رسوائی اور کذب کی ٹھوس دلیل نہ تھی تو حیاتِ ناصر کے تازہ ایڈیشن میں مرزا قادیانی کی زندگی کے آخری الفاظ ''وبائی ہیضہ ہو گیا ہے'' کا اعتراف کیوں حذف کر دیا گیا؟ ✩

✩ ہفت روزہ الاعتصام ۲۹ جولائی تا ۰۳ نومبر ۲۰۱۱ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام پر دلیل

رات کی تاریکی چھائی ہوئی ہو، گھر والے گہری نیند سوئے ہوئے ہوں، بیٹا درد کی شدت سے کروٹیں بدل رہا ہے، کراہتے ہوئے آواز دیتا ہے کوئی اُس کی پکار پر جواب نہیں دیتا ماں سے بڑھ کر کائنات میں شفیق رشتہ کوئی نہیں اُس کا تصور نہیں وہ بیچاری سنتی تو جواب دیتی پتا چل جاتا تو بیٹے کی تکلیف دیکھ کر تڑپ جاتی۔ غور وفکر کا مقام ہے جب زندہ نیند کے عالم میں نہیں سن سکتا وہ مرنے کے بعد کسی کی پکار کس طرح سن سکتا ہے؟

وہ کون ذات ہے جو رات کی سیاہی اور تنہائی کے عالم میں کسی کی پکار کو سن سکتا ہے۔

قرآنِ کریم اُس اللہ کی صفات بیان کرتا ہے:

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ﴾

[البقرة: ۲۵۵]

''اللہ تعالیٰ ہی معبودِ حق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے جسے نہ اونگھ آئے نہ نیند۔''

صلیبی قوم کا عقیدہ ہے کہ یہودیوں نے سازش سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر لٹکایا اُس پر موت طاری ہوگئی وہ تین دن قبر میں رہے۔ پھر اللہ نے اُن کو اٹھا لیا۔ دوسری طرف صلیبیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا سمجھ کر الوہیت کے مقام پر فائز کردیا۔ اللہ ذوالجلال نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کے ردّ میں متعدد مثالیں دیں:

❀...... ﴿اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ﴾ [آلِ عمران: ۵۹]

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام کی مثال ہو بہو آدم علیہ السلام کی مثال ہے جسے مٹی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بنا کر کہہ دیا کہ ہو جا پس وہ ہو گیا۔"

❀ ...... ﴿مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَ أُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ﴾ [المائدة: ۷۵]

"مسیح ابن مریم سوا پیغمبر ہونے کے اور کچھ بھی نہیں اس سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو چکے ہیں اُن کی والدہ ایک راست باز عورت تھیں دونوں ماں بیٹے کھانا کھایا کرتے تھے۔"

❀ ...... ﴿بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضِ أَنّٰى يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَ لَمْ تَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ﴾ [الأنعام: ۱۰۱]

"(اللہ) وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے اللہ تعالیٰ کی اولاد کہاں ہو سکتی ہے حالانکہ اس کے کوئی بیوی تو ہے نہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کے الٰہ ہونے کی تردید میں روزمرہ زندگی سے متعدد مثالیں دیں لیکن اللہ نے قرآنِ حکیم کے کسی مقام پر یہ نہیں فرمایا کہ عیسیٰ تمھارا اللہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ اس پر تو موت طاری ہو گئی ہے۔

اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں تو پھر اللہ نے عیسیٰ کے معبود ہونے کی نفی میں وفاتِ مسیح کی حقیقت بیان کیوں نہ کی؟ ☆

☆ ہفت روزہ الاعتصام لاہور، ۲۰ تا ۲۶ ستمبر ۲۰۱۳ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلافت فی الارض جہاد سے قائم ہوگی

مسلم حکمرانوں کو اتحاد کی دعوت پر میرا مضمون ''خلیفہ کی ضرورت کیوں؟'' الاعتصام (جلد:۶۴،شمارہ:۱۴، ۶ تا ۱۲/اپریل ۲۰۱۲ء) میں شائع ہوا۔ قادیانی جریدہ ہفت روزہ ''لاہور'' کے لکھاری مظفر احمد درانی جن سے میری علمی نوک جھوک رہتی۔ اُس نے لکھا:

''میرے ایک قلمی اور علمی دوست جناب عطاء محمد جنجوعہ ہفت روزہ ''الاعتصام'' کے مستقل لکھاری ہیں، مختلف موضوعات پر لکھتے رہتے ہیں آپ اپنے تازہ مضمون بعنوان ''خلیفہ کی ضرورت کیوں؟'' میں یوں رقم طراز ہیں:

''آج بھی اسلامی ممالک عملی طور پر آئی۔ ایم۔ ایف کی بجائے اللہ ہی کو ربّ العالمین مان لیں، امریکی صدر کی بجائے مالک الملک کو احکم الحاکمین تسلیم کرلیں۔ لینن ولنکن کی بجائے خاتم النبیین ﷺ کو رحمۃ للعالمین تسلیم کرلیں، یو این او کے دستور کی بجائے ھدی للمتقین پر عمل کرنا شروع کردیں، واشنگٹن کے چکر لگانے کی بجائے مکہ مکرمہ میں ہدی للعالمین کا طواف کریں، وائٹ ہاؤس کی بجائے مسجد نبوی کے منبر سے فیض حاصل کریں، دنیا بھر کی مسلم ریاستیں اقوام متحدہ کی بجائے خلافت اسلامیہ کے پرچم تلے متحد ہوجائیں اور مسلم حکمران ایک خلیفہ کی بیعت کرلیں تو وہ اپنے اسلاف کی تاریخ کو ازسرنو زندہ کرسکتے ہیں۔ اور اکیسویں صدی عیسوی میں عالم انسانیت کو مادہ پرستی سے نکال کر خدا پرستی کی راہ پر گامزن کرسکتے ہیں۔ چنانچہ ہر اسلامی ریاست میں علماء، دانش ور اور صحافیوں پر مشتمل تحریک احیائے خلافت کی ضرورت ہے۔''

(الاعتصام،۱۲/اپریل ۲۰۱۲ء)

خاکسار راقم الحروف اس تجویز کو پڑھ کر بے حد خوشی کے ساتھ اس پر کچھ تبصرہ کرنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہتا ہوں کیونکہ یہ ایک ایسی ضرورت ہے جس کو ہر ذی شعور مومن محسوس کرتا ہے اور قیامِ نظامِ خلافت کا شدت سے خواہاں ہے۔''

مظفر احمد درانی صاحب نے خلافت کی ضرورت اور شرائط تحریر کرنے کے بعد لکھا ہے:

''خلیفہ خدا بناتا ہے۔''

مزید لکھا ہے:

''ہر اسلامی ریاست میں علماء، دانش وَر اور صحافیوں پر مشتمل تحریک احیائے خلافت کی ضرورت ہے، یہ بات بھی خلافِ قرآن ہے۔ علماء، دانش وَر اور صحافی بے چارے کس طرح احیائے خلافت کر سکتے ہیں یہ تو اُن کے بس کی بات نہیں۔ خلافت کا احیاء، قیام تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہوا ہے۔''

(ہفت روزہ لاہور، ۱۹ تا ۲۵ مئی ۲۰۱۲ء)

ازالہ:

غور طلب پہلو ہے کہ نبی کو بے شک خدا ہی منتخب کرتا ہے۔ آپ کے بقول خلیفہ کو بھی خدا ہی نام زَد کرتا ہے تو منصب نبوت اور منصب خلافت میں بنیادی فرق کیا رہا؟ نبوت کی بجائے خلافت کو جاری کرنے کا کیا مقصد ہوا؟

درانی صاحب! اگر خلیفہ کو خدا ہی نام زَد کرتا ہے تو کم از کم ابتدائی دور کے قادیانی خلفاء ہی کے نام آسمانی کتاب میں دکھایئے؟

آپ نے حدیث پیش کی ہے کہ خلافت تیس سال رہے گی جن خلفائے راشدین پر آپ کو بھی اتفاق ہے ان کے بارے میں تاریخی حقیقت ہے۔ ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کو اہل حل وعقد نے کتاب وسنت کی روشنی میں غور وفکر کے بعد نام زَد کیا ہے۔ اگر اللہ نے نام زَد کیا ہوتا تو اُن کے نام قرآنِ مجید میں ضرور ہوتے۔ ❶

❶ اور پھر شیعہ کو اعتراض کی گنجائش ہی نہ رہتی کہ خلافت حضرت علیؓ کا حق تھا جو دوسرے چھین کر لے گئے۔ محمد الیاس چنیوٹی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں مجلس شوریٰ خلیفہ کو باہمی مشورے سے منتخب کرتی ہے۔ مسلمانوں کے امیر المومنین پر وحی نہیں آتی اور نہ ہی وہ معصوم عن الخطا ہوتا ہے۔ شرعی عذر کی بنا پر اُسے عہدے سے ہٹایا جاسکتا ہے۔ اسلام کے برعکس قادیانیوں کے نزدیک خلیفہ کو خدا منتخب کرتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا مرزا محمود خلیفہ ثانی تھا۔ اس کے بارے ''الفضل'' قادیان میں رپورٹ شائع ہوئی:

''ہمیں حضرت مسیح پر اعتراض نہیں کیونکہ وہ کبھی کبھی زنا کیا کرتے تھے۔ ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ پر ہے کیونکہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔''

(روزنامہ الفضل قادیان دارالامان، مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۳۸ء)

قادیانی امت غور کرو آپ کے نزدیک خلیفہ کو خدا منتخب کرتا ہے تو الفضل کے مطابق زانی کو کیوں منتخب کیا گیا؟

اگر آپ کہیں پہلے نہیں تھا بعد میں زنا کا عادی ہوا ہے تو اس میں اللہ کے عالم الغیب ہونے کی نفی ہے۔ بہ صورتِ دیگر تسلیم کیجیے خلیفہ کو اللہ تعالیٰ منتخب نہیں کرتا۔ ❶

حدیث میں تیس سالہ خلافت کا تذکرہ منہاج نبوت کا دور ہے۔ اس دور کے سیاسی واجتہادی نوعیت کے فیصلے قیامت تک مسلمانوں کے لیے راہنمائی کا باعث ہیں۔ ورنہ اتحاد و یگانگت کی خلافت کا سائبان ۱۹۲۴ء تک مسلمانوں کے سروں پر رہا۔ جس ذاتِ اقدس ﷺ کی حدیث کی روشنی میں مسلمانوں کی خلافت منہاج نبوت کو تیس سال تک محدود مانتے ہو، اسی کائنات کے امام محمد ﷺ کا فرمان ہے:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو آ کر قتل کریں گے پھر سات سال تک لوگ اس حال میں رہیں گے کہ دو بندوں کے درمیان کوئی دشمنی نہیں ہوگی پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے سرد ہوا بھیجے گا اور روئے زمین پر جو بھی ذرہ برابر خیر یا ایمان کا حامل

❶ اور رسالت حقیقۃً من جانب اللہ ہوتی ہے۔ اللہ ہی رسول چنتا ہے۔ اگر مرزا غلام احمد قادیانی اللہ کا چنا ہوا رسول ہوتا تو وہ ''کبھی کبھی زنا کرتا''؟ (الیاس)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو گا وہ باقی نہیں رہے گا وہ ہوا کے ذریعے فوت ہو جائے گا اس کے بعد برے لوگ باقی رہ جائیں گے۔" (صحیح مسلم، کتاب الفتن وأشراط الساعة، باب فی خروج الدجال ومکثه فی الارض ونزول عیسیٰ وملله ایاه ...... : ۲۹۴۰/۱۶)

حدیث کی روشنی میں قتل دجال کے سات سال کے بعد تمام اہل ایمان کے فوت ہونے کا ذکر ہے۔ اس دنیا میں ڈرون حملوں سے معصوم بچوں کو قتل کرنے والے موجود ہیں تو اسی کائنات میں معصوم بچوں کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کرنے والے ایمان دار لوگ بھی موجود ہیں۔ قادیانی نبوت اور خلافت کے جھوٹ ہونے کے لیے یہی دلیل کافی ہے۔ ❶

قرآن کی سورۂ نور میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا:

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ﴾ (النور:۵۵)

"تم میں سے اُن لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کیے ہیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ انھیں زمین میں خلیفہ بنائے گا۔"

خیر القرون میں اس وعدۂ الٰہی کا ظہور ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پسندیدہ دین اسلام کو عروج دیا اور مسلمانوں کے خوف کو امن سے بدل دیا۔ اور مسلمانوں کو زمین پر اس حد تک غلبہ حاصل ہو گیا کہ خلافت عثمانیہ کے دور میں خلیفہ کی اجازت کے بغیر دنیا کی کسی قوم کا بحری جہاز سمندر میں حرکت نہیں کر سکتا تھا۔ جب کہ قادیانی امت سنہرے خواب دیکھ کر ہندوستان سے چناب نگر (پاکستان) آئی۔ پارلیمنٹ آف پاکستان نے اُن کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ قادیانی قیادت چناب نگر سے فرار ہو کر لندن منتقل ہو گئی۔ آیت مذکورہ کے مطابق اُن کو خلافت فی الارض حاصل نہ ہو سکی۔

---

❶ اور دجال کو قتل کرنا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اگر مرزا واقعتاً مسیح موعود تھا اور اُس نے دجال کو قتل کر دیا تھا تو اس کے ساتھ بعد کم از کم سارے قادیانیوں کو مر جانا چاہیے تھا۔ اگر ان میں ذرہ بھر بھی ایمان تھا سو سال سے اوپر گزر گئے اور یہ بزعم خود "خالص مسلمان" ابھی تک زندہ ہیں۔ (الیاس)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں نے خلافت عثمانیہ کے خاتمے کے بعد جہاں بھی جہاد کے ذریعے خلافت فی الارض قائم کی یا جدوجہد کی تو انگریز قوم نے بھرپور مخالفت کی۔ اس کے برعکس قادیانی طبقہ نے نام نہاد روحانی خلافت قائم کی تو انگریز قوم نے اُن کی سرپرستی کی۔ خاتم النبیین ﷺ کی نبوت دائمی ہے۔ مسلمان نزولِ مسیح تک جہاد باللسان کے تحت اہل علم میں خلافت فی الارض کا شعور بیدار کرتے رہیں گے اور عملی میدان میں جہاد کے خون سے خلافت کا چراغ جلانے کی جدوجہد کرتے رہیں گے۔

روئے کائنات پر مکین انسانیت کسی ایک بات پر متفق ہو جائے دوسری طرف اکیلے محمد ﷺ کا فرمان ہو۔ سب کی بات کو رد کیا جا سکتا ہے لیکن محمد عربی ﷺ کے فرمان کو نہیں کیونکہ اُن کے بارے میں فرمایا گیا ہے:

﴿وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى ۝﴾ [النجم: ۳،۴]

''اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں۔ وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔''

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا کہ میری امت میں قیامت تک ایک گروہ ایسا موجود رہے گا جو حق کی خاطر قتال کرتا رہے گا۔ قیامت تک حق پر رہے گا تا آنکہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام (آسمان سے) نزول فرما ہوں گے تو مسلمانوں کا امیر (امام مہدی) ان سے کہے گا آئیں نماز پڑھائیں تو وہ فرمائیں گے کہ نہیں تم ہی میں سے کوئی لوگوں پر امیر (امام) ہوگا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت کو اعزاز دیا جائے گا۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، بیان نزول عیسیٰ بن مریم: ۳۹۵)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جہادی قافلہ رکا نہیں، تھما نہیں، منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے ایشیا، افریقا اور ترکستان میں جہادی پرچم بلند کیا ہے۔ ترکوں نے خلافت عثمانیہ کے سائبان تلے یورپ میں دعوت و جہاد جاری رکھا۔ صیہونی سازش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے مسلمان خلافت کے سائبان سے محروم ہوگئے۔ یورپی اقوام نے اس دنیا کی ریاستوں کو آپس میں بانٹ دیا۔ ہر علاقے میں آزادی کی تحریکوں نے زور پکڑا جہاد کا میدان گرم رہا۔ انگریز نے بہائیہ، بابیہ اور قادیانیہ کے پودے کاشت کیے جو فتویٰ دیتے رہے کہ جہاد حرام ہو چکا ہے، انگریزوں کی اطاعت فرض ہے۔ برصغیر میں چند تن سکھ لوگ اس قادیانی نظریے سے ضرور متاثر ہوئے لیکن مجاہدین نے گوریلا کارروائیوں سے انگریزوں کا جینا دوبھر کر دیا۔ انھوں نے کالا پانی جانا منظور کر لیا، چوراہوں پر درختوں سے الٹا لٹکنا گوارا کر لیا، لیکن جہاد کے عزم سے روگردانی نہ کی۔ پاکستان جہادی اور قانونی جدوجہد کے بعد برطانوی غلامی سے آزاد ہوا۔ نسل نو میں مغربی فلسفہ کے زیر اثر ایسے سکالر نمودار ہوئے جنھوں نے جہاد کے حرام ہونے کا فتویٰ نہیں دیا لیکن من مانی تعبیر سے چند شرائط عائد کر دیں۔

امریکا نے نائن الیون کی آڑ میں افغانستان اور عراق پر حملہ کیا اگر اس وقت مسلمان خلیفہ کے منتخب ہونے تک جہاد کو مؤخر کرتے یا دفاعی وسائل میں کمی کا بہانہ وضع کر لیتے یا مسیح علیہ السلام کے منتظر ہو کر بیٹھ جاتے تو امریکی یلغار رکنے والی نہ تھی۔ لیکن مجاہدین نے جدوجہد جاری رکھی اور آج امریکا گھٹنے ٹیک کر اُن سے مذاکرات کے لیے چور دروازے تلاش کر رہا ہے۔

افغانستان اور عراق میں مجاہدین مزاحمتی جہاد کرتے رہے۔ انھوں نے جہاں جہاں تسلط جمایا وہاں اسلامی قانون کا نفاذ کیا جس سے یورپ کے ایوانوں میں کھلبلی مچ گئی۔ برطانیہ کے وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے بیان جاری کیا کہ ''مسلمان خلافت کا نظام واپس لانا چاہتے ہیں۔'' (ماہنامہ شریعہ گوجرانوالہ، جولائی ۲۰۰۶ء)

اُدھر امریکی فوجی جنرل، رچرڈ مائر نے واشنگٹن میں پریس کانفرنس کے دوران کہا:

''آج دنیا کے ''زرقاویوں'' کو عراق میں کامیاب ہونے دیا گیا تو یہ خلافت کا آغاز ہوگا جو مجاہدین کا ہدف ہے پھر وہ اپنا دباؤ بڑھاتے ہوئے تحریک جاری رکھیں گے جس سے کرۂ ارض متاثر ہوگا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انگریزوں کو قادیانیوں کی خلافت سے خطرہ نہیں اگر خطرہ ہے تو مسلمانوں کی خلافت فی الارض سے ہے۔ اللہ کی خصوصی نصرت سے مسلمان جہاد کے لیے بیدار ہو چکے ہیں۔ وہ جہاد کی برکت ❶ سے خلافت کا چراغ روشن کر کے رہیں گے۔ ان شاء اللہ

---

❶ اور آج روس بھی مجبور ہو گیا ہے۔ طالبان کے وفد کو ماسکو میں خود صلح اور مذاکرات کے لیے بلا لیا ہے۔ یہ اسی رمضان ۱۴۴۰ھ کی بابرکت راتوں کی خبریں ہیں۔ (الیاس)

☆ الاعتصام ۲۳ تا ۲۹ اگست ۲۰۱۳ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا کی زبان بازاری یا روحانی

راقم نے اپنے مضمون میں ''خلیفہ کی ضرورت کیوں'' میں تجویز پیش کی کہ علماء دانش ور اور صحافیوں پر مشتمل تحریک احیائے خلافت کی ضرورت ہے۔ مظفر احمد درانی نے اس کا تعاقب کرتے ہوئے کہا کہ ''خلیفہ خدا بناتا ہے انسانوں کو اختیار نہیں پس بھائیو آنکھیں کھولو منہاج نبوت بھی موجود ہے اور احیائے خلافت بھی ہو چکا ہے۔'' (ہفت روزہ لاہور ۱۹ تا ۲۵ مئی ۲۰۱۲ء)

چونکہ آپ نے مجھ کو مخاطب کر کے مضمون ''تمکنت دین خلافت ہی سے وابستہ ہے'' تحریر کیا ہے جسے پڑھ کر مجھ پر اخلاقی ذمہ داری عائد ہوگئی کہ آپ کو عقیدہ ختم نبوت کی دعوت دوں اور قادیانی جانشینوں کی غلاظت بے نقاب کروں۔

انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی زندگی میں اعلیٰ اخلاق و کردار کا نمونہ پیش کیا ان کی زبان سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچی۔ قادیانیو! تم جس کو مسیح موعود مانتے ہو اس کی زبان سے نکلے برگ وخار پر نظر دوڑاؤ۔

''اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔'' (انوار اسلام، ص ۳۰ مندرجہ خزائن جلد ۹ ص ۳۱، از مرزا قادیانی)

''مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔''

(آئینہ کمالات اسلام، ص ۵۴۷، ۵۴۸۔ خزائن جلد ۵، ص ۵۴۷۔۵۴۸، از مرزا قادیانی)

''دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔''

(نجم الہدیٰ ص ۵۳، مندرجہ خزائن جلد ۱۴، ص ۵۳، از مرزا قادیانی)

حاضرین کے سامنے پریشر کی عملی وضاحت کرے'' (چشمہ معرفت ص ۱۰۶ خزائن جلد ۲۳ ص ۱۱۴)

''بے اولاد مریدوں کو نیوگ کی داستان سنائے۔'' (آریہ دھرم، ص ۳۱ تا ۳۴۔ خزائن: ۱۰/ ۳۱ تا ۳۴)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

قادیانیو غور کرو مرزا قادیانی کا انداز گفتگو بازاری ہے یا روحانی۔

کوئی ذی شعور فرد اپنے بچوں کو عصری تعلیم دینے کے لیے بداخلاق ٹیوٹر تجویز نہیں کرتا حیرت یہ قادیانیوں نے اسے روحانی راہنما سمجھا لیا۔

بحث مباحثہ کے دوران سکالر صاحبان کا اخلاقی فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے موقف کے حق میں قوی دلیل پیش کرے اور دوسرے کی دلیل کو علمی انداز میں رد کرے لیکن کسی سکالر کو زیب نہیں دیتا کہ وہ مدمخالف کی دلیل کو سن کر آگ بگولہ ہو جائے اور احسن انداز میں جواب دینے کے بجائے غلیظ گالیوں کی بوچھاڑ کر دے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے یکے بعد دیگرے مجدد، مسیح موعود اور نبوت کا دعویٰ کیا۔ علماء حق نے اسے علمی بحث مباحثہ اور مناظروں میں شکست سے دوچار کیا لیکن مرزا قادیانی نے مدلل جواب دینے کے بجائے زبان درازی شروع کر دی۔

''مجھے ایک کتاب کذاب (حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی ؒ) کی طرف سے پہنچی ہے وہ خبیث کتاب بچھو کی طرح نیش زن ہے پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت تو ملعون کے سبب سے ملعون ہوگئی پس قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔'' (اعجاز احمدی، ص ۷۵۔ خزائن: ۱۹/ ۱۸۸)

مولانا رشید احمد گنگوہی ؒ کے متعلق لکھا ''اندھا شیطان، گمراہ، دیو، شقی، ملعون۔''

(انجام آتھم، ص ۲۵۲، مندرجہ خزائن: ۱۱/ ۲۵۲)

مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کو ''عورتوں کی عار کہا۔''

(اعجاز احمدی، ص ۸۳۔ مندرجہ خزائن: ۱۹/ ۱۹۶)

مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ کے متعلق لکھا کہ:

''کذاب متکبر، سربراہ گمراہان، جاہل، شیخ احمقان، عقل کا دشمن، بدبخت، طالع منحوس، لاف زن، شیطان، گمراہ شیخ مفتری۔'' (انجام آتھم، ص ۲۴۱، ۲۴۲۔ مندرجہ خزائن: ۱۱/ ۲۴۱، ۲۴۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا نذیر حسین دہلوی کے متعلق لکھا کہ ''وہ گمراہ اور کذاب ہے۔''

(انجام آتھم، ص ۲۵۱۔ مندرجہ خزائن: ۱۱/ ۲۵۱)

سید عبدالحق غزنوی کے متعلق لکھا: ''خدا تعالیٰ نے اس کی بیوی کے رحم پر مہر لگا دی۔''

(تتمہ حقیقت الوحی، ص ۴۴۴۔ مندرجہ خزائن: ۲۲/ ۴۴۴)

مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''اب عبدالحق کو ضرور پوچھنا چاہیے کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا، کیا اندر ہی اندر پیٹ میں تحلیل پا گیا یا پھر رجعت قہقری کر کے نطفہ بن گیا...... اور اب تک اس کی عورت کے پیٹ میں سے ایک چوہا بھی پیدا نہ ہوا۔''

(انجام آتھم، ص ۳۱۱، ۳۱۷۔ مندرجہ خزائن: ۱۱/ ۳۱۱، ۳۱۷)

بحث مباحثہ میں نظریات کا جائزہ لے کر مد مخالف کو کافر، ہٹ دھرم، منکر قرآن اور منکر حدیث کہنا تو قابل برداشت عمل ہو سکتا ہے لیکن غلیظ گالیاں دینا سکالر کو زیب نہیں دیتا۔ تعجب ہے قادیانیوں پر کہ وہ ایسے زبان دراز کو مسیح موعود سمجھتے ہیں یہ ثابت قدمی نہیں اندھی پیروی ہے۔

غور کرو ایسا زبان دراز شخص ظلی بروزی کیسے ہو سکتا ہے، یقیناً مرزا قادیانی اللہ کا فرستادہ نہیں انگریز کا نمائندہ ہے جو جہاد کو منسوخ کرنے کے لیے منتخب ہوا۔

قادیانیو! مرزا بشیر الدین محمود جس کو تم خلیفہ تسلیم کرتے ہو اس کے انداز خطابت پر توجہ کرو۔

''حضرت مسیح موعود کے قریباً ہم عمر مولوی محمد حسین بٹالوی بھی تھے ان کے والد کا جس وقت نکاح ہوا اگر ان کو حضرت اقدس مسیح (مرزا قادیانی) کی حیثیت معلوم ہوتی اور وہ مانتے کہ میرا ہونے والا بیٹا محمد رسول اللہ ﷺ کے ظل اور بروز کے مقابلے میں وہی کام کرے گا جو آنحضرت ﷺ کے مقابلے میں ابوجہل نے کیا تھا تو وہ اپنے آلہ تناسل کو کاٹ دیتا اور اپنی بیوی کے پاس نہ جاتا۔''

(مرزا بشیر الدین محمود کا خطبہ نکاح، روزنامہ الفضل قادیان، مورخہ ۲ نومبر، ۱۹۲۲ء، جلد ۱۰، شمارہ ۳۵)

خطبہ شائع کرنے والا یہی جریدہ قادیانی خلیفہ مرزا محمود کے کردار کی نشان دہی کرتا ہے۔

''ہمیں حضرت مسیح پر اعتراض نہیں کیونکہ وہ کبھی کبھی زنا کیا کرتے تھے ہمیں اعتراض موجودہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ پر ہے کیونکہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔" (روزنامہ الفضل قادیانی مورخہ ۳۱، اگست ۱۹۳۸ء)

مرزا مظہر الدین ملتانی جو تادم مرگ قادیانی رہا اس نے "تاریخ محمودیت" میں مرزائی عورتوں اور مردوں کی شہادتوں سے واضح کیا کہ خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود تقدس کے پردہ میں عورتوں اور مردوں کا شکار کرتا تھا۔ تفصیلی روداد کے لیے تاریخ محمودیت، ص ۱ تا ۲۳ کا مطالعہ کریں۔ (احتساب قادیانیت کی جلد نمبر ۶۰ میں موجود ہے)

قادیانی عبدالرزاق مہتہ نے "روحانی شرمگاہ" میں اعتراف کیا ہے کہ مرزا محمود نے اپنی موجودگی میں مجھے نیوگ کرنے کا حکم دیا اور خود مظاہرہ دیکھتا رہا۔ تفصیل کے لیے "روحانی شکارگاہ" ص ۲۱ تا ۳۱ کا مطالعہ کریں۔

قادیانیو! فرصت نکال کر مرزا بشیر الدین محمود کا اپنا شعر پڑھیں:

کیا بتاؤں کس قدر کمزوریوں میں ہوں پھنسا
سب جہاں بیزار ہو جائے جو ہوں میں بے نقاب

("کلام محمود" از مرزا بشیر الدین محمود ص ۷۸)

وہ کونسا جرم ہے جس کے بے نقاب ہونے پر سارے جہاں کے بیزار ہونے کا خدشہ ہے؟ درحقیقت قبیح حرکات کا اعتراف نہیں تو اور کیا ہے۔

قادیانیو! میں نے آپ کو قادیانی خلیفہ کی بداخلاقی کا آئینہ دکھا دیا ہے آپ تحقیق کریں اگر مذکورہ کتب بآسانی دستیاب نہ ہوں تو ان کے عکسی صفحات کے مطالعہ کے لیے رجوع کریں۔ "ثبوت حاضر ہیں" از متین خالد، ص ۱۰۷ تا ۱۴۷۔

منحوس کردار ادا کرنا انسانیت نہیں حیوانیت ہے ایسے فاسق و فاجر اور بے حمیت کو خلیفہ نامزد کرنا اللہ پر صریح بہتان ہے۔

قادیانیو! آپ دنیوی علوم و فنون میں مہارت حاصل کرنے پر زندگی کے قیمتی لمحات صرف کر رہے ہو آپ آخرت کی دائمی زندگی کی فکر کریں اور غور کریں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد تمام مبعوث انبیاء کرام علیہم السلام کا سلسلہ نسب حضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم علیہ السلام سے جا کر ملتا ہے جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کا خاندانی تعلق مغل برلاس ایرانی النسل سے ہے ایسا کیوں؟

مومن کو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں جو سکون حاصل ہوتا ہے وہ دنیا کے کسی مقام پر نہیں ملتا لیکن مرزا قادیانی کو کہاں ملا ہے۔

''جو امن وسکون ہمیں اس سلطنت کے زیر سایہ حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں۔'' (تریاق القلوب، ص ۱۲۵۔ مندرجہ خزائن: ۱۵/ ۱۵۶)

یہی وجہ تھی کہ مرزا نے حرمین شریفین جانے کا ارادہ ہی نہیں کیا سوچنے کا مقام ہے کہ وہ ظلی و بروزی کیونکر ہو سکتا ہے؟ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کا بیٹا مرزا بشیر الدین محمود کیا شریف آدمی تھے؟ اگر ریسرچ کرنے پر ان کو اخلاق جرائم میں ملوث پاؤ تو قادیانی حمام سے نکل کر اسلام کے صفت و پاکیزگی کے دامن میں عافیت اختیار کرو جو نہ صرف مسلم بلکہ غیر مسلموں کی لڑکیوں کی عزت وعصمت کی حفاظت کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حق و باطل میں امتیاز کرنے کی توفیق دے۔ آمین ☆

☆ طبع ماہ نامہ شمس الاسلام بھیرہ، جولائی ۲۰۱۴ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی گستاخانہ عقائد، دعوت فکر

قادیانیو! برصغیر میں ۱۸۸۲ء سے قبل آپ کے اور ہمارے آباء واجداد ایک ساتھ مسجد میں نماز پڑھتے تھے شادی کے موقع پر ایک دوسرے کو دعوت دیتے تھے، جب کوئی مرجاتا تو اس کے جنازے میں شریک بھی ہوتے تھے، لیکن جب سے تم نے مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود اور ظلی نبی تسلیم کرلیا اس وقت مسلمان تم سے بائیکاٹ کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اس کے باوجود آپ کا اصرار ہے کہ ہمارا تعلق امت محمدیہ سے بدستور قائم ہے۔ اس پہلو پر غور کرنے کے لیے تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں۔

بنی اسرائیل کی اصلاح کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے ان کی دعوت پر بنی اسرائیل کے جن افراد نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق کی اگرچہ نسلی لحاظ سے وہ اسرائیلی تھے لیکن عقیدہ نبوت کی تبدیلی سے وہ موسوی امت سے مسیحی امت میں داخل ہو گئے، انھوں نے خود کو یہودی نہیں کہلوایا بلکہ عیسائی ہونے پر فخر کا اظہار کیا۔

امت محمدیہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ سبحانہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنا کر مبعوث فرمایا جبکہ قادیانیوں کا عقیدہ ہے۔

"سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

(دافع البلاء، ص: ۱۱، مندرجہ روحانی خزائن نمبر ۱۸، ص: ۲۳۱ از مرزا غلام احمد قادیانی)

قادیانیو! آپ مرزا غلام احمد قادیانی کو رسول تسلیم کرتے ہو حتیٰ کہ اس خدا کو بھی تم سچا تسلیم کرتے ہو جس نے قادیان میں رسول بھیجا پھر اس کے باوجود آپ کا اصرار ہے کہ ہم امت مسلمہ کا ایک فرقہ ہیں سراسر عدل وانصاف کے منافی ہے، چناں چہ حقائق کی روشنی میں جس طرح عیسائیوں کا یہودیوں سے جداگانہ امت کا تصور ہے اسی طرح قادیانی امت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا راستہ امت محمدیہ سے علیحدہ ہے۔ انسانی فطرت ہے کہ وہ اپنے محسن کی خوبیوں کا تذکرہ کرتا ہے وہ ان کی توہین کرنے والوں کو ہاتھ سے نہیں روک سکتا تو کم از کم ان کا بائیکاٹ ضرور کرتا ہے۔

اللہ سبحانہ نے بنی نوع انسان کو تخلیق کیا پھر ان کی راہنمائی کے لیے یکے بعد دیگرے انبیائے کرام مبعوث فرمائے۔ محسن انسانیت خاتم النبیین محمد ﷺ اس سلسلے کی آخری کڑی ہیں۔ آپ نے دین حق کی تبلیغ کے لیے ہر قسم کی مشقت اور تکلیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور صحابہ کرام نے تن من دھن قربان کر کے اسلام کی شمع کو مشرق و مغرب میں روشن کیا۔ سلیم الفطرت طبقہ خالق کائنات اللہ سبحانہ کی حمد و ثنا بیان کرتا ہے، سرور کائنات محمد ﷺ پر درود پڑھتا ہے اور صحابہ کرام کی خدمات کا رضی اللہ عنہم کہہ کر اعتراف کرتا ہے۔ بدفطرت طبقہ ان کی عیب جوئی کرتا ہے، قادیانی گروہ ان ہی میں سے ہے۔

اللہ کی توہین:

مرزا غلام احمد قادیانی نے اللہ سبحانہ کی شان اقدس میں توہین آمیز جملے تحریر کیے ہیں۔ ذیل میں چند ایک درج کیے جا رہے ہیں:

* ”ایک بار مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ خدا قادیان میں نازل ہوگا اپنے وعدہ کے مطابق۔“

(تذکرہ مجموعہ الہامات، ص: ۴۵۲ طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

* اللہ سبحانہ نے بنی نوع انسان میں سے مخصوص بندوں کو نبوت کا تاج پہنا کر مبعوث فرمایا اور بذریعہ جبرائیل ان پر وحی نازل فرمائی لیکن نبی کے روپ میں خدا کا نزول نہیں ہوا، چناں چہ مرزا غلام احمد کا یہ کہنا کہ قادیان میں خدا نازل ہوگا یہ الہام رحمانی نہیں بلکہ شیطانی ہے۔

مرزا قادیانی نے لکھا:

* ”کیا کوئی عقل مند اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ پھر بعد اس کے یہ سوال ہوگا کہ کیوں نہیں بولتا۔ کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہوگئی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، ص: ۱۴۴، مندرجہ روحانی خزائن: ۲۱/۳۱۲ از مرزا غلام احمد قادیانی)

اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کرام کو بذریعہ جبرائیل وحی نازل فرمائی بعض اوقات براہ راست بھی ہم کلام ہوا۔

﴿وَ مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى﴾ [طه : ١٧]

"اور موسیٰ یہ تمھارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے۔"

ہم کلام ہونے کی ماہیت کیا تھی اللہ ہی بہتر جانتا ہے تاہم مرزا کا اللہ سبحانہ کے بارے انداز گفتگو گستاخانہ ہے۔

مرزا قادیانی نے لکھا کہ

٭ "وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے، وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔"

(تجلیات الٰہیہ، ص: ۴، روحانی خزائن: ۲۰/۳۹۶ از مرزا قادیانی)

اللہ سبحانہ عرش پر مستوی ہے، وہ سمیع و بصیر ہے، وہ سمندر کی تہہ میں آبی جانوروں کی حرکات و سکنات سے بخوبی آگاہ ہے، وہ زمین پر رینگنے والی چیونٹی کی پکار سن لیتا ہے، جن و انس، چرند پرند، آبی جانور اور پہاڑی درندے سب اللہ مالک الملک کے حکم کے پابند ہیں۔ مچھلی نے اللہ احکم الحاکمین کے حکم کی تعمیل کی اور سیدنا یونس علیہ السلام کو اپنے پیٹ میں محفوظ کر لیا، ابابیلوں نے اللہ کے حکم سے ابرہہ کے ہاتھیوں کے لشکر کو بھوسہ کی مانند کر دیا۔

اللہ سبحانہ کے حضور فرشتے دست بدستہ تعمیل کے لیے حاضر ہوتے ہیں، چناں چہ اللہ تعالیٰ کو چوروں کی طرح آنے سے تشبیہ دینا بے ادبی کی انتہا ہے۔

مرزا قادیانی کے توہین آمیز انداز پر غور کریں۔

٭ "یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے، مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(تتمہ حقیقۃ الوحی، ص: ۵۸۱، روحانی خزائن: ۲۲/۵۸۱ از مرزا قادیانی)

قرآن حکیم لـم یـلد فرما کر اللہ سبحانہ کی اولاد کی نفی کرتا ہے جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی اللہ کے قرآن کی نفی اور عیسائی عقیدہ ابن اللہ کو تقویت دیتا ہے۔

مصطفیٰ ﷺ کی توہین:

خالق کائنات کی مخلوق میں حضرت محمد ﷺ مرتبہ و مقام کے لحاظ سے افضل و برتر ہیں، حسن اخلاق کے لحاظ سے ارفع و اعلیٰ نمونہ ہیں۔ مشرکین مکہ آپ ﷺ کو صادق و امین کہہ کر پکارتے تھے۔ قربان جائیں آپ ﷺ کی استقامت پر جنھوں نے بادشاہت کی پیش کش کو ٹھکرا دیا لیکن غیر اللہ کی پوجا کی نفی کرنے سے باز نہ آئے۔ داعی الی اللہ ﷺ نے غزوہ احد میں مشرکین کا مقابلہ کرتے ہوئے دندان مبارک شہید کرا لیے لیکن دعوتِ توحید میں ذرہ برابر فرق نہ آنے دیا۔ مشرکین نے آپ ﷺ کو مجنون اور جادوگر کہا، اللہ سبحانہ نے آپ ﷺ کے مرتبہ و مقام کو بلند کر دیا۔

﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ [الم نشرح: ٤]

''اور ہم نے تیرا ذکر بلند کر دیا۔''

کلمہ، اذان، نماز اور دیگر بہت سے مقامات پر جہاں اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا نام آتا ہے وہیں آپ ﷺ کی مصطفائی کا بھی ذکر آتا ہے۔ اللہ سبحانہ نے قرآن مجید میں سرور کائنات ﷺ کو خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، شاہد، مبشر اور سراج منیر کے القابات سے نوازا، جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تحریروں میں نازیبا انداز میں آپ کا تذکرہ کیا۔ قادیانیوں کو تنبیہ کرنے کے لیے آئینہ دکھانا مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو معاف کرے اور ان کو ہدایت دے، آمین۔

''آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب ...... عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے، حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی تھی۔''

(مرزا قادیانی کا مکتوب، اخبار الفضل قادیان، ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا کا بیان صریحاً بہتان ہے دراصل اہل مغرب کی مرغوب غذا کی حلت کو مسلمانوں میں سرایت کرنے کی سازش تھی۔

مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا کہ میں تمام نبیوں کا مجموعہ ہوں۔

”میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) ہوں، میں محمد (ﷺ) ہوں۔“

(تتمہ حقیقت الوحی، ص: ۵۲۱، مندرجہ روحانی خزائن: ۲۲/۵۲۱ از مرزا قادیانی)

مرزا غلام احمد قادیانی نے مرتبہ میں برتر ہونے کا دعویٰ کیا۔

”اس (نبی کریم ﷺ) کے لیے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لیے چاند اور سورج دونوں کا، اب کیا تو انکار کرے گا۔“

(اعجاز احمدی، ص: ۷۱، مندرجہ روحانی خزائن: ۱۹/۱۸۳ از مرزا قادیانی)

قادیانیو! مرزا قادیانی کا ایک طرف ظلی نبی ہونے کا دعویٰ دوسری طرف انبیاء کرام کی ذات کا مجموعہ اور نبی کریم ﷺ سے رتبہ میں برتر ہونے کا دعویٰ چہ معنی دارد!

مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے:

”میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت و آخرین منھم لما یلحقوا بھم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں، میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔“ (ایک غلط فہمی کا ازالہ، ص: ۱۰، مندرجہ روحانی خزائن: ۱۸/۲۱۲ از مرزا قادیانی)

مرزا غلام احمد قادیانی نے جس آیت سے استدلال کیا ہے پوری آیت اس طرح ہے:

﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْأُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ وَهُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ﴾

[الجمعة : ۲، ۳]

''وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انھیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے، یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ اور (یہ رسول جن کی طرف بھیجے گئے ہیں) ان میں کچھ اور بھی ہیں جو ابھی ان کے ساتھ آ کر نہیں ملے اور وہ بڑے اقتدار والا اور بڑی حکمت والا ہے۔''

قادیانی اس سے مراد لیتے ہیں جیسے نبی مکرم ﷺ نے پہلے لوگوں کی تعلیم وتربیت کا انتظام اپنے ذمے لے رکھا تھا ایسا ہی بعد کے لوگوں کی بھی خود تربیت فرمائیں گے۔

سیدنا ابراہیم وسیدنا اسماعیل علیہما السلام نے بیت اللہ کی تعمیر کے وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کی:

﴿رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِیۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِكَ وَیُعَلِّمُهُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَةَ وَیُزَکِّیۡهِمۡ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ﴾ [البقرة: ۱۲۹]

اس دعا کی قبولیت کا ذکر سورۂ جمعہ کی مذکورہ آیت میں ہے:

﴿وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ وَهُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ﴾

اللہ سبحانہ نے نبی کریم ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ آپ ﷺ نے اَن پڑھوں کو خدا کے کلام کی آیتیں پڑھ کر سنائیں پھر انھیں پاکیزگی سکھائی اور کتاب وحکمت کا معلم بنایا۔ حالاں کہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے۔

دوسری آیت کی تفسیر یہ ہے:

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے صحیح بخاری شریف میں مروی ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ پر سورۂ جمعہ نازل ہوئی جب آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی تو لوگوں نے پوچھا کہ آخرین منہم سے کیا مراد ہے؟ تین مرتبہ حضور ﷺ سے سوال ہوا، تب آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ کے سر پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا کے ستارے کے پاس ہوتا تو بھی ان لوگوں میں سے ایک یا کئی ایک پا لیتے۔"

اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تمام دنیا والوں کی طرف ہے، صرف عرب کے لیے مخصوص نہیں۔ حضرت مجاہد رحمہ اللہ وغیرہ بھی فرماتے ہیں اس سے مراد عجمی لوگ ہیں یعنی عرب کے علاوہ جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور آپ کی وحی کی تصدیق کریں۔ (تفسیر ابن کثیر)

حتیٰ کہ مرزا قادیانی سے قبل تمام مفسرین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ امیین سے عرب مراد ہیں اور آخرین سے سوائے عرب کے سب قومیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک اسلام میں داخل ہوں گی وہ سب مراد ہیں۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت عامہ حاضر و غائب عرب و عجم سب کے لیے ہے۔ اس آیت سے نئے نبی کی آمد کا قادیانی دعویٰ بے بنیاد ہے۔

قادیانیو! آپ کس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہم کلمہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا زبان سے اقرار کرتے ہیں لیکن دراصل تم مسیح موعود غلام احمد قادیانی کی رسالت کا اقرار کرتے ہو جو تمھارے خیال میں اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے ہیں۔ قادیانی جانشین ثانی اس حقیقت کو بے نقاب کرتا ہے اور

"ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے، جیسا کہ وہ خود کہتا ہے:

صار وجودی وجوده . نیز من فرق بینی و بین المصطفی فما عرفنی و ما رآی .

اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منہم سے ظاہر ہے۔

پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور آ تا تو ضرورت پیش آتی۔ (کلمۃ الفضل، ص: ۱۵۸ از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا غلام احمد قادیانی)

قادیانیو! آپ کے نزدیک قرآن حکیم کی سورۂ صف آیت نمبر ۶ میں مذکورہ ''احمد'' کی خوش خبری کا مصداق کون ہے؟ مرزا غلام احمد قادیانی دعویٰ کرتا ہے:

''اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے، وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کے رو سے ایک ہی ہیں اسی کی طرف یہ اشارہ ہے و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے، بھیجا گیا۔''

(ازالہ اوہام، ص: ۶۷۳ مندرجہ روحانی خزائن: ۳/۴۶۳ از مرزا غلام احمد قادیانی)

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آپ اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو ہی قرار دیتے ہیں کیونکہ آپ نے اس میں دلیل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ اس جگہ مراد ہوتے تو محمد و احمد کی پیشین گوئی ہوئی۔ لیکن یہاں صرف احمد کی پیشین گوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہے جو مجرد احمد ہے پس یہ حوالہ صاف طور پر ثابت کر رہا ہے کہ آپ احمد تھے بلکہ یہ کہ اس پیشین گوئی کے آپ ہی مصداق ہیں۔

(انوار خلافت، ص: ۳۷ از مرزا بشیر الدین محمد دین مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی سے قبل جملہ مفسرین کا اتفاق ہے کہ آیت وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ کا مصداق مائی آمنہ کے لخت جگر محمد رسول اللہ ہیں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے مہاجرین حبشہ کی نمائندگی کرتے ہوئے عیسائی بادشاہ نجاشی کے سامنے سیدنا عیسیٰ اور ان کی والدہ سیدہ مریم علیہا السلام کے بارے میں اسلامی عقیدہ کی وضاحت کی۔ حافظ ابن کثیر کی تفسیر میں ہے:

''وہ کلمۃ اللہ ہیں روح اللہ ہیں جس روح کو اللہ تعالیٰ نے کنواری مریم بتول کی طرف القاء کیا جو کنواری تھیں کسی انسان نے ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا نہ انھیں بچہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہونے کا کوئی موقع تھا، بادشاہ نے یہ سن کر زمین سے ایک تنکا اٹھایا اور کہا اے حبشہ کے لوگو! اور اے واعظو، عالمو اور درویشو! ان کا اور ہمارا اس بارے میں ایک ہی عقیدہ ہے، خدا کی قسم ان کے اور ہمارے عقیدہ میں اس تنکے جتنا بھی فرق نہیں۔ اے جماعت مہاجرین تمھیں مرحبا ہو اور اس رسول کو بھی مرحبا ہو جن کے پاس سے تم آئے ہو۔ میری گواہی ہے کہ وہ اللہ کے سچے رسول ہیں وہی ہیں جن کی پیشین گوئی ہم نے انجیل میں پڑھی ہے اور یہ وہی ہیں جن کی بشارت ہمارے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہے میری طرف سے تم کو اجازت ہے جہاں چاہو رہو سہو۔" (تفسیر ابن کثیر، سورۃ الصف:۶)

تاریخی حقیقت ہے کہ یہودی عالم عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور عیسائی بادشاہ نجاشی نے تورات اور انجیل میں پیشگوئی کا مصداق محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھہرا کر اسلام قبول کیا لیکن مرزا غلام احمد نے خود کو ٹھہرایا۔ قادیانیو! غور کرو یہ صراط مستقیم سے ہٹ کر دجل و فریب کا متمنی راستہ ہے۔ آپ تحقیق کریں!

سیّدہ مریم علیہا السلام کی توہین:

قرآن حکیم نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ کہہ کر آپ کی والدہ سیدہ مریم طاہرہ علیہا السلام کی پاک دامنی کا اظہار فرمایا لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے ان پر بہتان تراشی کی:

"اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تیئں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازدواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آئے مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ کہ قابل اعتراض۔‘‘

(کشتی نوح، ص: ۲۰، مندرجہ روحانی خزائن: ۱۹/ ۱۸ از مرزا غلام احمد قادیانی)

قادیانیو! سیدہ مریم طاہرہ پر آپ کے قائد کی الزام تراشی۔ اسلام کی ترجمانی قطعاً نہیں بلکہ یہودی نظریہ کی عکاسی ہے۔ یہی دعوتِ فکر ہے۔

قرآن کی توہین:

قرآن حکیم اللہ سبحانہ کی آخرت کتاب ہے جس کی حفاظت کا وعدہ اللہ سبحانہ نے کیا اور معصوم بچوں کے سینوں میں محفوظ کر کے اس کو پورا کیا۔ قرآن کریم نبی کریم ﷺ پر مکہ و مدینہ میں نازل ہوا جبکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے:

* ”إنا أنزلنا قريبا من القاديان .“

(تذکرہ مجموعہ الہامات، ص: ۵۹، طبع دوم جدید از مرزا غلام احمد قادیانی)

* ’’قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔‘‘

(تذکرہ مجموعہ الہامات، ص: ۶۳۵ طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

* ’’ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے اسی لیے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ پر قرآن شریف پر اتارا جائے۔‘‘ (کلمۃ الفصل، ص: ۱۷۳ از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

* مرزا قادیانی نے ایک اور مقام پر دعویٰ کیا:

’’اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے، یہ کشف تھا۔‘‘

(ازالہ اوہام (حاشیہ) حصہ اوّل، ص: ۴۰، مندرج روحانی خزائن: ۳/ ۱۴۰)

قادیانیو! تحقیق کرو قرآن مجید میں قادیان کا کہیں ذکر نہیں تو پھر مرزا قادیانی کا بروزی ہونے کا دعویٰ بھی جھوٹ پر مبنی ہے چنانچہ مرزا کا کشف الہامی نہیں شیطانی ہوا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اندازِ گفتگو:

انبیاء کرام عمدہ اخلاق کے پیکر تھے انھوں نے حکمت عملی سے دوسروں کو حق کی دعوت دی۔ انھوں نے قبول کرنے والوں کو جنت کی بشارت دی اور انکار کرنے والوں کو آخرت کے عذاب سے ڈرایا لیکن ان کی ذات کے خلاف نازیبا زبان استعمال نہیں کی جبکہ مرزا قادیانی نے مخالفین کے خلاف بدزبانی کے تیر چلائے۔

* اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔'' (انوار اسلام، ص: ۸۰، مندرج روحانی خزائن: ۳۱/۹ از مرزا قادیانی)

* "تلك كتب ينظر إليها كل مسلم بعين المحبة و المودة و ينتفع من معارفها و يقبلني و يصدق دعوتي إلا ذرية النجايا."

(آئینہ کمالات اسلام، ص: ۵۴۷، ۵۴۸ مندرج روحانی خزائن: ۵/ ۵۴۷ از مرزا قادیانی)

''میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا اور اسے قبول کرتا ہے مگر ابغایا کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔''

نوٹ: البغایا کا واحد بغیۃ ہے جس کا معنی بدکار، فاحشہ، زانیہ ہے۔

* ''دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔''

(نجم الہدیٰ، ص: ۵۳، مندرج روحانی خزائن: ۵۳/۱۴ از مرزا غلام احمد قادیانی)

قادیانیو! کو دعوت فکر ہے کیا یہ اندازِ گفتگو روحانی شخصیت کا ہو سکتا ہے؟!

صحابہ کرام و اہل بیت کی توہین:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سید الکونین حضرت محمد ﷺ کو خاتم النّبیین کے اعزاز سے سرفراز کر کے قصرِ نبوت کے دروازہ کو سربمہر کر دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسلام کی سربلندی کے لیے تن من دھن قربان کیا۔ اللہ سبحانہ نے ان کو رضی اللہ عنہ کا سرٹیفکیٹ دیا اور ان پر امر بالمعروف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ونہی عن المنکر یعنی نیکی کا حکم اور برائی سے روکنے کی ذمہ داری عائد کر کے خیر الامت کے خطاب سے نوازا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دور دراز کا سفر کر کے دعوت و تبلیغ کا پیغام پہنچایا۔ بلوچستان میں بھی چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تشریف آوری کے آثار موجود ہیں۔ مخبر صادق محمد ﷺ نے اُن کے بارے میں امت کو یوں خبردار فرمایا:

''میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ تم میں سے اگر کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو ان کے ایک مد کو نہیں پہنچ سکتا اور نہ ان کے آدھے کو۔''

(صحیح البخاری: ۳۶۷۳)

مرزا غلام احمد قادیانی کے گستاخ قلم نے ان کے شرف و فضیلت کو داغدار کیا۔ ملاحظہ ہو:

- ''جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے اس کو چاہیے کہ ابوہریرہ کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، ص: ۴۱۰، مندرجہ خزائن، جلد ۲۱، ص ۴۱۰، از مرزا غلام احمد قادیانی)

- ''ابوبکر و عمر کیا تھے وہ تو حضرت غلام احمد (قادیانی) کی جوتیوں کے تسمہ کھولنے کے بھی لائق نہ تھے۔''

(ماہنامہ المہدی جنوری فروری ۱۹۱۵ء، شمارہ ۲/۳، ص ۵۷، احمدیہ انجمن اشاعت اسلام)

- ''پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ و اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔''

(ملفوظات احمدیہ، جلد اول ص ۴۰۰، از مرزا غلام احمد قادیانی)

''اے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے اور اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔''

(دافع البلاء ص ۱۷ مندرج خزائن، جلد ۱۸، ص ۲۳۳، از مرزا غلام احمد قادیانی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رفیقِ غار سیدنا ابوبکر صدیق، مراد رسول سیدنا عمر فاروق اور داماد رسول سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم عشرہ مبشرہ صحابہ کرام کے سرخیل ہیں۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوّلین دور کے شاہد ہیں۔ سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ ان مبارک ہستیوں کا ہتک آمیز تذکرہ کرنے والے کا ایمان یقیناً خطرہ میں ہے۔

قادیانیو! ایک طرف آپ کے قائد مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے اُسے ظلی نبوت ملی ہے لیکن اس گستاخ قلم سے ان کے اہل بیت عظامؓ اور اصحاب الرسولؓ کی تضحیک کرنا اتباع رسول ہے یا یہودی انداز؟

بداخلاقی کا نمونہ:

دین اسلام اپنے پیروکاروں کو دعوت و تبلیغ میں عمدہ اخلاق کی تلقین کرتا ہے:

﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾

(الانعام: ۱۰۸)

"اور جنہیں یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں ان کو گالیاں نہ دینے لگو نہیں تو یہ بے سمجھی سے ضد میں آ کر اللہ کو گالیاں دینے لگیں گے۔"

خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم کسی کے ماں باپ کو گالی مت دو کہ اس طرح تم خود اپنے والدین کے لیے گالی کا سبب بن جاؤ گے۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان: ۹۰)

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"پرمیشر ناف سے دس انگلی نیچے ہے (سمجھنے والے سمجھ لیں)۔"

(چشمہ معرفت ص ۱۰۶، مندرجہ خزائن جلد ۲۳، ص ۱۱۴ از مرزا قادیانی)

یاد رہے پرمیشر ہندوؤں کے خدا کو کہتے ہیں۔ مرزا قادیانی نے اُسے ناف سے دس انگلی نیچے کہہ کر ہندوؤں کے جذبات کو مشتعل کیا اور جنہوں نے اجتماعوں میں اسلام پر تنقید کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی۔ مزید برآں انہوں نے مسلمانوں کی دل آزاری پر مبنی "ستیارتھ پرکاش" نامی کتاب میں ایک باب کا اضافہ کرکے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ناقابل بیان گالیاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیں۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ کہ مجھ پر اللہ کی طرف سے وحی آتی ہے اور نبی کریم ﷺ کی اتباع سے ظلی نبوت ملی ہے جبکہ مرزا کا ہندوؤں کے خدا کا گالیاں دینا اللہ تعالیٰ کے حکم کی صریح خلاف درزی اور نبی کریم ﷺ کی اتباع کے منافی طرز عمل ہے۔

اے قوم قادیان! آپ مرزا قادیانی کے انداز گفتگو پر غور کرو کیا ایسا انسان شریف آدمی کہلانے کا بھی حق دار ہے؟

کسی بدزبان پر بدزبانی پر خود تبصرہ کرنا مناسب خیال نہیں کرتا البتہ قادیانیوں کی تسلی کے لیے مرزا غلام احمد کا قول پیش خدمت ہے:

"بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزبان ہے جس دل میں یہ نجاست بیت الخلاء ہی ہے۔"

(قادیان کے آریہ اور ہم ص ۴۲، مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۰، ص ۴۵۸، از مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا غلام احمد کی موت کس طرح اور کہاں واقع ہوئی ان کے بیٹے بشیر احمد نے والدہ کی روایت سے تحریر کیا ہے:

"اتنے میں آپ کو ایک اور دست آ گیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جاسکتے تھے اس لیے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام کر دیا گیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی مگر ضعف بہت ہو گیا تھا اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی۔"

(سیرۃ المہدی جلد اول، ص ۱۱، ۱۲، روایت نمبر ۱۲ از بشیر احمد قادیانی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیا سوز منظر:

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''حیاء ایمان کا جزو ہے۔''

قبیح اور ناپسندیدہ امور سے پرہیز کرنا حیا ہے۔ حیا اور پاکیزگی کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ سرور کائنات محمد ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس طرح تزکیہ فرمایا کہ انہوں نے اپنی زندگی میں حیا کا دامن نہیں چھوڑا۔ وہ حاتم طائی کی قید بیٹی کو گھر چھوڑنے کے لیے روانہ ہوئے تو انہوں نے راستہ بھر میں اپنی نگاہوں کو نیچے رکھا۔ بالآخر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا شرم و حیا قبیلہ طے کے قبول اسلام کا سبب بنا۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے دائیں ہاتھ سے نبی کریم ﷺ کی بیعت کی۔ آپ ﷺ نے اس کے بعد وہ ہاتھ شرمگاہ کو نہ لگایا۔

رسول اللہ ﷺ نے کبھی کوئی غیر اخلاقی الفاظ زبان مبارک سے ادا نہیں فرمائے لیکن مرزا کے انداز تکلم کو ملاحظہ فرمایئے کہ کس انداز میں اُس نے ہندوؤں کے خدا کے بارے میں کلمات کہے ہیں!

نماز میں عجز و انکساری سے حمد و ثنا اور دعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے اس کیفیت میں دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر اطمینان قلب حاصل کرنا خشوع و خضوع ہے جس طرح ساحل پر تڑپتی مچھلی اچھل کر دوبارہ پانی میں جا کر سکون محسوس کرتی ہے۔ اسی طرح مومن کو رب کے دربار میں خشوع و خضوع مزہ دیتا ہے لیکن مرزا نے کس طرح اس لطیف کیفیت کو اپنے کثیف الفاظ میں سمجھانے کے لیے شرم و حیا سے عاری مثال بیان کی ہے۔ آپ ملاحظہ فرمائیں: ❶

❶ یاد رکھنا چاہیے کہ نماز اور یاد الٰہی میں جو کبھی انسان کو حالت خشوع میں میسر آتی ہے اور وجد اور ذوق پیدا ہو جاتا ہے یا لذت محسوس ہوتی ہے یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اس انسان کو رحیم خدا سے حقیقی تعلق ہے جیسا کہ اگر نطفہ اندام نہانی کے اندر داخل ہو جائے اور لذت بھی محسوس ہو تو اس سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ اس نطفہ کو رحم سے تعلق ہو گیا ہے بلکہ تعلق کے لیے علیحدہ آثار و علامات ہیں پس یاد الٰہی میں ذوق شوق جس کو دوسرے لفظوں میں حالت خشوع کہتے ہیں۔ نطفہ کی اس حالت سے مشابہ ہے جب کہ وہ ایک صورت انزال پکڑ کر اندام نہانی کے اندر گر جاتا ہے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ، حاشیہ ۳۷، مندرجہ خزائن جلد ۲۱، ص ۱۹۲، ا مرزا قادیانی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ مذکورہ عبارت کو نوجوان بہن بھائیوں اور اولاد کو پڑھ کر سنائیں چونکہ ہر بچہ دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے، لہٰذا حیا بھی فطری خوبی ہے۔ اس بنا پر وہ حیا سوز الفاظ سن کر بے ساختہ کہیں گے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ظرف میں حیا کا ایک قطرہ بھی نہ تھا۔

نیک لوگ حیا کا پیغام نشر کرتے ہیں جبکہ بدفطرت بے حیائی کے فروغ کا سبب بنتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے چند اشعار پڑھ کر غور کریں۔

بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط
یار کی اس کو آہ و زاری ہے
دس سے کروا چکی زنا لیکن
پاک دامن ابھی بیچاری ہے

(آریہ دھرم ص ۷۵، ۷۶، مندرجہ خزائن جلد ۱۰، ص ۷۵۔ ۷۶، از مرزا غلام احمد قادیانی)

مذکورہ بالا اشعار پڑھ کر سلیم الفطرت مرد اور عورت کا سر شرم سے جھک جائے گا دولت اور ویزوں کے چکر میں آخرت میں خراب نہ کریں۔ آپ طلب حق کی جستجو کے لیے مرزا قادیانی کی شخصیت پر تحقیق کریں۔ حق ان شاء اللہ واضح ہو جائے گا۔

ملت اسلامیہ کی وحدت و یگانگت اور عروج و ترقی کا راز اللہ تعالیٰ ہی کے معبود حق ہونے پر پختہ یقین اور رسول کریم ﷺ کی ذات مقدس اور سنت ذیشان سے والہانہ عقیدت و محبت کے عملی اظہار میں ہے۔ جب تک مسلمان اس پر عمل پیرا ہو کر امر بالمعروف نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت سے اقوام عالم پر ان کا غلبہ رہا۔

طاغوتی قوتوں نے سرور کائنات محمد ﷺ سے عقیدت کا رشتہ مدہم کرنے اور دعوت و جہاد کو پس پشت ڈالنے کے لیے کئی حربے آزمائے۔ برصغیر پاک و ہند میں مرزا غلام احمد قادیانی کا انتخاب اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی نے بشری تقاضوں کو بیان کر کے اللہ تعالیٰ کے سبحان سبحان ہونے کا انکار کیا اور نبی کریم ﷺ کے وقار کو مجروح کر کے اپنا قد کاٹھ بڑھایا۔ جہاد کو حرام قرار دے کر انگریز کی اطاعت پر زور دیا اور مغربی کلچر کو فروغ دینے کے لیے حیلے تراشے یہی مرزا غلام احمد قادیانی کے دعووں کا پس منظر ہے۔ ☆

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں تیس بڑے کذاب پیدا ہوں گے اور وہ سب نبوت کا دعویٰ کریں گے، لیکن میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' (مسند الإمام أحمد: ٥/ ٢٧٨، سنن أبي داود: ٤٢٥٢، سنن الترمذي: ٢٢١٩)

منجانب: حافظ محمد اکبر 0300-9712096

نیو کھوکر جیولرز

نزد سابقہ ٹاؤن کمیٹی مین بازار جھاوریاں (سرگودھا)

☆ الاعتصام ۰۸ تا ۲۹ نومبر ۲۰۱۹ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کذب مرزا کی دلیل

قرآن حکیم میں ارشاد ربانی ہے:

﴿وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ﴾ (ابراهيم : ٤)

''ہم نے ہر نبی کو اُس کی قومی زبان میں بھیجا ہے تا کہ ان کے سامنے وضاحت سے بیان کرے۔''

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم النبیین ﷺ تک انبیاء کرام علیہم السلام پر اُن کی قومی زبان میں وحی نازل ہوئی۔ تاریخ کا جائزہ لیں بنی اسرائیل کی قومی زبان عبرانی تھی۔ اُن کی طرف مبعوث حضرت موسیٰ علیہ السلام پر عبرانی زبان میں تورات نازل ہوئی۔ خاتم النبیین محمد ﷺ کی قومی زبان عربی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم عربی زبان میں نازل فرمایا تا کہ کسی کو ہدایت کا راستہ سمجھنے میں دقت نہ ہو۔

حقائق کی دنیا میں قادیان (پنجاب) کے مرزا غلام احمد کی مادری وقومی زبان پنجابی تھی چنانچہ قرآنی ضابطہ کے مطابق بھی اس پر وحی صرف پنجابی زبان میں ہی ہونی چاہیے تھے جبکہ قادیانیوں کے نزدیک وحی کا مجموعہ ''تذکرہ'' متعدد زبانوں پر مشتمل ہے۔ وحی کا پنجابی کے علاوہ دیگر زبانوں میں نزول قرآنی ضابطہ کی خلاف ورزی دراصل کذب مرزا کی دلیل ہے۔ بصورت دیگر قادیانیو! آپ کسی ایسے نبی کا نام پیش کر سکتے ہیں جن پر متعدد زبانوں میں وحی نازل ہوئی ہو؟ اگر نہیں تو آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ ''تذکرہ'' وحی الٰہی نہیں بلکہ شیطانی وسواس ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غور و فکر کا محور

قادیانیو! آپ کے مربی مسلمانوں سے مذاکرہ کے دوران دیگر موضوعات سے جان چھڑا کر بحث کا رخ حیات مسیح علیہ السلام کی طرف پھیرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے علماء حق نے عقلی و نقلی دلائل سے حیات مسیح علیہ السلام کی حقانیت ثابت کر دی ہے۔

سوچنے کی بات ہے اگر کوئی شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ تسلیم کر لے لیکن مرزا غلام احمد کو نبی تسلیم نہ کرے تو آپ اسے قادیانی قوم میں شامل نہیں کرتے۔ اس بنا پر غور و فکر کا محور کردار مرزا ہونا چاہیے کہ وہ سچا تھا یا جھوٹا؟

خاتم النبیین محمد ﷺ نے کوہ صفا پر چڑھ کر اہل مکہ کو دعوت دینے سے پہلے اپنا کردار پیش کیا کہ میں ایک عمر تمہارے درمیان بسر کر چکا ہوں تم نے مجھے کیسے پایا؟ حاضرین نے بیک زبان کہا ہم نے آپ کو صادق و امین پایا۔ اٹل حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث انبیاء کرام علیہم السلام کی زبان سے ہمیشہ سچائی کا اظہار ہوا۔

جھوٹ برائیوں کی جڑ ہے، قرآن کریم میں ارشاد ہے:

﴿لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ﴾ (آل عمران: ٦١)

جھوٹے کو اللہ تعالیٰ نبی بنائے یہ ناممکن ہے۔ مرزا قادیانی نے کذب بیانی کے بارے کہا:

''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔''

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ در حاشیہ ص: ۲۰، خزائن، جلد ۱۷، ص ۵۶)

تحقیق کرو کہ مرزا قادیانی کے دعوے اس کے اپنے قول کی زد میں تو نہیں؟

مرزا قادیانی نے دعوے کیے:

''تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور قادیان۔" (ازالہ اوہام، حصہ اوّل بر حاشیہ، ص: ۷۷، روحانی خزائن، جلد ۳، ص ۱۴۰)

پس اس حکیم و علیم کا قرآن کریم میں یہ فرمانا کہ ۱۸۵۷ء میں میرا کلام آسمان پر اٹھایا جائے گا یہی معنی رکھتا ہے کہ مسلمان اس پر عمل نہیں کریں گے۔

(ازالہ اوہام، حصہ دوم، ص: ۷۲۸ در حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۳، ص ۴۹۰)

مرزا قادیانی اپنی موت کے متعلق پیشین گوئی کرتا ہے ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔ (البشریٰ، ص: ۱۵۵، تذکرہ طبع دوم، ص: ۵۸۴، طبع جدید، ص ۵۰۳)

مرزا قادیانی کے تین ایسے دعوے پیش کیے ہیں جن کو پرکھنے کے لیے کتب کی ورق گردانی کی ضرورت نہیں۔ قادیانیو! آپ اپنے مربی سے کہیں کہ "قادیان" اور "۱۸۵۷ء" کے الفاظ قرآن میں تو دکھاؤ؟ وہ من گھڑت تاویل کر کے آپ کو مطمئن کرنے کی کوشش تو کرے گا لیکن یہ الفاظ نہیں دکھلا سکتا۔ مرزا کا دعویٰ کہ مکہ و مدینہ میں مرنا تو درکنار اُسے زندگی میں مکہ و مدینہ دیکھنا بھی نصیب نہ ہوا۔ چنانچہ حقائق کی دنیا میں مرزا کے اقوال اور دعوے جھوٹ پر مبنی ہیں۔ مرزا نے خود کہا کہ جھوٹا نا قابل اعتماد ہے۔

"جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتماد نہیں۔" (چشمہ معرفت، ص: ۲۲۲، روحانی خزائن، جلد ۲۳، ص: ۲۳۱)

تاریخ شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ جبرائیل علیہ السلام انبیاء کرام علیہم السلام کی راہ نمائی فرمائی لیکن دنیا میں اُن کا کوئی استاد نہ تھا جبکہ مرزا نے متعدد اساتذہ سے علم و فن سیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی راہنمائی کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام پر کتاب یا صحیفہ نازل فرمایا۔ لیکن مرزا نے خود کتابیں تحریر کیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام جہاں فوت ہوئے وہیں دفن ہوئے جبکہ مرزا قادیانی لاہور میں مرا اور قادیان جا کر دفن ہوا جس سے کسی کو انکار نہیں۔ ان پہلوؤں پر غور کرنے کی قادیانیوں کو دعوت فکر ہے۔ اس سے پہلے کہ موت کا فرشتہ آ کر روح قبض کرے آپ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ کہہ کر مرزا کی غلامی سے توبہ کر لیں اور اُس خاتم النبیین محمد ﷺ کی اتباع اختیار کریں جن کو مشرکین مکہ نے بھی صادق و امین کے لقب سے پکارا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقیدۂ ختم نبوت

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت وراہنمائی کے لیے اُن ہی میں سے انبیائے کرام مبعوث فرمائے۔ چار امتیازی اوصاف ایسے ہیں جن کی بنا پر نبی کا رتبہ دوسرے انسانوں سے ارفع وافضل ہے۔

۱: اللہ کی طرف سے مبعوث ہونا۔

۲: وحی اور فرشتے کا نزول ہونا۔

۳: نبی کی اطاعت کا فرض ہونا۔

۴: نبی کا معصوم عن الخطا ہونا۔

کسی نبی کے اختیار میں نہیں کہ مذکورہ اوصافِ نبوت اپنی اولاد یا شاگردوں کو منتقل کر سکے۔

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور نبوت سے سرفراز کیا اور سب سے آخر میں رحمۃ للعالمین ﷺ کو مبعوث کیا۔ قرآنِ حکیم میں ارشادِ ربانی ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ [الاحزاب: ٤٠]

”(لوگو) تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد (ﷺ) نہیں لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے۔“

مخبرِ صادق محمد ﷺ نے امت کو خبردار کر دیا:

((یا ایها الناس انه لا نبی بعدی ولا امة بعدکم.))

(المعجم الکبیر للطبرانی: ٨/١١٥، ح: ٥٧٣٥)

”اے لوگو میرے بعد اور کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا اور تمھارے بعد کوئی امت نہیں۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی انسان سال بھر کثرت سے روزے رکھتا رہے اور رات کا آخری حصہ نوافل ادا کرتا رہے وہ زاہد عابد تو ہوسکتا ہے۔ اخلاقی لحاظ سے اس کا کردار بے داغ ہو وہ تقویٰ وطہارت فکر کی وجہ سے متقی کا مقام حاصل کرسکتا ہے۔ کسی کے حق میں ہاتھ اٹھائے تو عرش والا رحمان اس کی دعا قبول کرے آپ اُسے مستجاب الدعوات تو کہہ سکتے ہیں کوئی انسان امانت، دیانت اور صداقت کی وجہ سے معاشرے میں معروف ہو تو وہ امانت دار اور حق گو کہلانے کا مستحق ہوسکتا ہے۔ اسلام کے دفاع کے لیے دشمن کی صفوں میں سینہ تان کر گھس جائے وہ مجاہد تو ہوسکتا ہے کسی کی زندگی کتاب وسنت کے تابع ہو لوگ اس کی صحبت میں بیٹھنا سعادت سمجھیں آپ اسے ولی اللہ کہہ سکتے ہیں۔ روز مرہ زندگی اور امورِ حکومت سے متعلق اجتہاد کرنے کی ماہرانہ صلاحیت رکھتا ہو آپ اسے مجتہد تو کہہ سکتے ہیں ان تمام تر اعزازات کے باوجود اُس کے منہ سے نکلی ہوئی ہر بات کی اطاعت کو فرض نہیں کہا جاسکتا۔ یہ رتبہ اور مقام نبی کو حاصل ہوتا ہے جس کے ہر حکم کی اطاعت فرض ہوتی ہے۔ کیونکہ جبرائیل علیہ السلام اس پر وحی لے کر آتا ہے جس کو اللہ مبعوث کرتا ہے۔ مبعوث نبی کے علاوہ کوئی معصوم عن الخطا ہو نہیں سکتا چونکہ امام کائنات ﷺ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا اس لیے کوئی شخص اپنے یا کسی پیشوا کے بارے میں گمان کرے کہ

۱: اس کی اطاعت فرض ہے۔
۲: خود یا کسی راہنما پر وحی آنے پر یقین رکھتا ہو۔
۳: خود کو معصوم کہے یا کسی اور پر ایسا اعتماد رکھتا ہو۔
۴: خود کو اللہ کا فرستادہ کہے یا کسی اور کے بارے میں ایسا یقین رکھے۔

مندرجہ بالا امور میں سے کسی ایک نظریے پر بھی یقین رکھنا عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہے۔ ☆

☆ الاعتصام ۲۰ تا ۲۶ ستمبر ۲۰۱۳ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاتم النّبیین کا مفہوم اور شبہ کا ازالہ

اللہ سبحانہ کی عبادت اور اطاعت رسول ﷺ سے ولایت کا مقام بھی اگر مل جائے تو زہے نصیب! لیکن نبوت،

این خیال است ومحال است وجنوں

کیوں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ انبیائے کرام کو خود مبعوث کرتا ہے۔ حضرت محمد ﷺ اللہ ذوالجلال کے آخری نبی ہیں۔ اُن کے بعد تقویٰ وطہارت کے لحاظ سے خواہ کتنا ارفع مقام کا حامل انسان ہو، یا اعلیٰ خاندان ونسل سے تعلق رکھتا ہو اُسے مرحوم ومغفور کہنے پر بھی بعض علماء کو تامل ہے لیکن اُسے معصوم عن الخطا نہیں کہہ سکتے۔ کیوں کہ اللہ کا فرستادہ فرشتہ جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر انبیائے کرام پر آتا تھا۔ خاتم النّبیین ﷺ پر اُس وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ قرآنِ حکیم میں ارشادِ ربانی ہے:

﴿ وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ﴾ [البقرہ: ٤]

''اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اس پر جو آپ کی طرف اتارا گیا ہے اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا ہے اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس آیت میں مومنوں کی صفت بیان کی ہے کہ وہ آپ ﷺ اور آپ سے قبل نازل ہونے والی وحی پر پختہ ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن اس آیت میں بعدہٗ کا تذکرہ نہیں۔

عرب تہذیب وتمدن میں یہ رسم تھی کہ اگر کوئی شخص کسی کو منہ بولا بیٹا کہہ دیتا تو متبنّیٰ کو حقیقی بیٹے کے حقوق حاصل ہو جاتے اور متبنّیٰ بیٹے کی مطلقہ بیوی سے نکاح کو معیوب سمجھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتا تھا چوں کہ خاتم النّبیین محمد ﷺ نے ہر قسم کی رسم جہالت کا خاتمہ کرنا تھا۔ اس لیے آپ ﷺ نے اپنے متبنّی زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی مطلقہ بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا۔ جب لوگوں نے چہ مہ گوئیاں کیں تو اللہ سبحانہ نے آیت نازل فرمائی:

﴿ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴾ [الاحزاب: ۴۰]

"نہیں ہیں محمد کسی کے باپ تمہارے مردوں میں سے بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النّبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔"

نبی کریم ﷺ کے حقیقی بیٹے کم سنی میں فوت ہو گئے۔ وہ رجال کی حد میں داخل نہیں تھے اس لیے اللہ سبحانہ نے رجال کے نسبی باپ ہونے کی نفی کر دی۔ لیکن اس امر کی وضاحت کر دی کہ وہ تمہارے مردوں عورتوں کے لیے رسول کی حیثیت سے روحانی باپ ہیں اور اس امر کی بھی وضاحت کر دی کہ وہ انبیائے کرام کے سلسلہ کو ختم کرانے والے خاتم النّبیین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم الرسل نہیں کہا۔ کیوں کہ نبی اور رسول میں فرق ہے۔ نبی اُس شخص کو کہا جاتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ مخلوق کی ہدایت کے لیے اپنی وحی سے مشرف فرما دیں۔ خواہ اُس کو کتاب و شریعت تفویض کریں یا پہلے سے کسی نبی کی شریعت کے تابع لوگوں کو ہدایت کرنے پر مامور ہوں۔ لیکن رسول اُس نبی کے لیے بولا جاتا ہے جس کو مستقل کتاب و شریعت دی گئی ہو۔ ختم الرسل اس لیے نہیں کہا گیا کہ اس لقب سے نبی کی آمد کی گنجائش مل سکتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو خاتم النّبیین کے لقب سے نوازا اور وضاحت کر دی کہ ہر قسم کی نبوت کا سلسلہ بند ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔

رحمۃ للعالمین کا ظہور:

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک بنی نوع انسان کی ہدایت کے لیے جتنے انبیائے کرام علیہم السلام مبعوث ہوئے وہ مخصوص قوم اور محدود مدت کے لیے تشریف لائے۔ مثلاً قومِ ثمود کی طرف حضرت صالح علیہ السلام کو بھیجا گیا۔ حضرت ہود کو قوم عاد کی طرف بھیجا۔ اہل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدین کی طرف حضرت شعیب تشریف لائے اسی طرح بنی اسرائیل قوم کی ہدایت کے لیے یکے بعد دیگرے کئی انبیائے کرام علیہم السلام مبعوث ہوئے۔

مذکورہ انبیائے کرام میں سے بعض پر کتب وصحائف نازل ہوئے اللہ سبحانہ نے اُن میں سے کسی کی حفاظت کا وعدہ نہیں کیا حکمت خداوندی سے وہ زمانے کے ساتھ ساتھ اپنی حیثیت کھو بیٹھے حتی کہ اُن کی زبانیں معدوم ہوگئیں۔ عالمی حالات وواقعات میں تدریجی ترقی کا عمل جاری رہا۔ تو اقوام عالم کو ملی وحدت اور رشد وہدایت کے لیے مرکز ومحور کی ضرورت محسوس ہوئی تو ربّ العالمین نے سیّد الکونین ﷺ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر مبعوث کیا۔

﴿ وَ مَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ٥ ﴾ [الانبياء: ١٠٧]

''اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے۔''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ پر جو عالمی ضابطہ حیات نازل کیا اس کے بارے فرمایا:

﴿ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ٥ ﴾ [ص: ٨٧]

''یہ تو تمام جہان والوں کے لیے سراسر نصیحت ہے۔''

اللہ نے ملی وحدت کے لیے مرکز ہدایت مسجد حرام کے بارے واضح فرمادیا:

﴿ اِنَّ اَوَّلَ بَيۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ٥ ﴾

[آلِ عمران: ٩٦]

''اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر جو لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ (شریف) میں ہے جو تمام دنیا کے لیے برکت وہدایت والا ہے۔''❶

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآنِ حکیم کے متعدد مقامات میں وضاحت کردی کہ خاتم النبیین ﷺ کو پوری انسانیت کے لیے مبعوث فرمایا۔

مخبر صادق ﷺ نے امت کو خبردار کردیا:

---

❶ پھر قادیان کی کیا ضرورت باقی رہ گئی؟ (الیاس)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِیْ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ.))

[جامع ترمذی: ٣٦٨٦]

''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوتے۔''

دوسرے مقام پر وضاحت سے فرمایا:

((كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِی وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ.))

[صحيح البخاری، كتاب أحاديث الانبياء: ٣٤٥٥]

''بنی اسرائیل کی حکومت ان کے انبیاء علیہم السلام چلاتے تھے جب کسی نبی کی وفات ہو جاتی۔ تو اللہ تعالیٰ کسی دوسرے نبی کو اس کے بعد بھیج دیتا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ خلفاء ہوں گے اور کثیر تعداد میں ہوں گے۔''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کر کے ہر قسم کی نبوت و رسالت کو ختم کر دیا۔

خاتم کا دوسرا معنیٰ ''مہر'' بھی ہے۔ پہلے دور میں بادشاہ دوسری ریاستوں کے حکمرانوں کو یا اپنے گورنروں کو جو مراسلہ جاری کرتا تھا۔ وہ کاغذ کے لفافہ یا چمڑے کی تھیلی میں رکھ کر سر بمہر کر دیا جاتا تھا تاکہ رستہ میں کوئی اس میں ردّ و بدل نہ کر سکے۔ موجودہ دور میں بھی ڈاکخانہ میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔ رقم اور منی آرڈر فارم کو چمڑے کے بیگ میں رکھ کر سر بمہر کیا جاتا۔ یہ بعدازاں اس بیگ اور دیگر ڈاک کو کپڑے کے تھیلے میں بند کر کے مہر لگائی جاتی ہے تاکہ رستہ میں کوئی ہیرا پھیری نہ ہو سکے۔

الیکشن ریٹرننگ آفیسر اس قسم کی مہر الیکشن کے دن پریذائڈنگ آفیسر کو مہیا کرتے ہیں۔ وہ ریزلٹ شیٹ تیار لفافہ میں بند کرنے کے بعد مہر لگاتے ہیں۔ اس مہر کی مزید وضاحت کرتا ہوں۔ ڈرگ انسپکٹر میڈیکل سٹور کو قانونی خلاف ورزی کی صورت میں دروازہ کے تالہ پر لاکھ پگھلا کر مہر لگا دیتے ہیں تاکہ کوئی دروازہ کھول کر اندر نہ جا سکے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

خاتم کا معنی مہر کریں تو اس کا مطلب اس طرح ہوا کہ اللہ نے حضرت محمد خاتم النبیین کو مبعوث فرما کر نبیوں کی آمد کے سلسلہ پر مہر لگا دی۔ اب کوئی نیا نبی اس میں داخل نہیں ہو سکتا جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ دجال ہے جو شخص اس پر ایمان لے آئے وہ کافر ہے۔

دعویٰ مسیح کا منظر:

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں ناکامی کے بعد برصغیر پاک و ہند میں مغلیہ خاندان کا اقتدار زوال پذیر ہو گیا۔ لیکن انگریزوں کو ہندوستان بھر میں مجاہدین کی مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ مسلمانوں میں سے جذبہ جہاد کو کیسے ختم کیا جائے۔ چناں چہ اُن کے مذہبی و سیاسی تھنک ٹینک نے ہندوستان کا دورہ کرنے کے بعد تجزیاتی رپورٹ میں لکھا۔ چوں کہ ہندوستانی مسلمانوں کی اکثریت اپنے روحانی راہ نماؤں کی اندھی پیروی کرتی ہے۔ اگر ہمیں کوئی ایسا آدمی مل جائے جو نبی ہونے کا دعویٰ کرے تو اُس شخص کی نبوت کو حکومتی سرپرستی میں پروان چڑھا کر برطانوی مفادات کے لیئے کام میں لایا جا سکتا ہے۔

اُس وقت مرزا غلام احمد ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کی کچہری میں معمولی ملازم تھا۔ سیالکوٹ کے پادری مسٹر بٹلر ایم اے نے مرزا سے رابطہ کیا۔ خفیہ ملاقاتیں ہوتی رہیں نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا استعفیٰ دے کر قادیان آ گیا۔ (تفصیل کے لیے آغا شورش کاشمیری مرحوم کی کتاب تحریک ختم نبوت کا مطالعہ کریں۔) انگریزوں نے مرزا قادیانی کو مسلمانوں میں معروف کرنے کے لیے پادری سے بحث و مباحثہ اور مکالمہ کا ڈھونگ رچایا۔ مرزا نے یکے بعد دیگرے درجہ بدرجہ مجتہد، مہدی، مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا بعد ازاں نبوت کا دعویٰ کر دیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو خاتم النبیین کی انوکھی تاویل کی۔

"وہ خاتم الانبیاء ہے مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا اور اس کی امت کے لیے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہو گا اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں ایک وہ ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے امتی ہونا لازمی ہے۔"

[حقیقه الوحی، ص: ۲۸،۲۷، خزائن، جلد ۲۲، ص ۲۹۔ ۳۰]

مرزا قادیانی خاتم سے مراد ڈاکخانہ کی وہ "مہر" لیتا ہے جو عام خطوط پر لگائی جاتی ہے۔ قادیانی امت کہتی ہے کہ محمد کریم خاتم النبیین ہیں کہ وہ آئندہ نبیوں کی آمد کی تصدیق کے لیے مہر لگاتے ہیں۔ توجہ طلب پہلو ہے کہ

بعثت نبوی سے مرزا کے جھوٹے دعویٰ تک چودہ صدیاں بیت گئیں۔ اس دوران متعدد افراد نے شہرت وعزت میں اضافہ کی خاطر نبوت کا دعویٰ کیا۔ امت مسلمہ نے ان کا رد کیا۔ تاریخ میں کہیں اُن کا ذکر ملے گا۔ لیکن عوام الناس اُن کے نام سے واقف بھی نہیں۔ خود مرزا قادیانی نے بعثت نبوی سے اپنے دعویٰ کے درمیانی عرصہ چودہ سو سال میں کسی مدعی کی نبوت کو تسلیم نہیں کیا اور نہ ہی اپنے بعد کسی کی نبوت کی آمد کے بارے پیشین گوئی اگر کی ہے تو دکھاؤ؟ اگر ہوتی تو مرزا قادیانی کے بعد دس قادیانیوں نے نبوت کا دعویٰ کیا کسی کی نبوت کو وہ بھی تسلیم کرتے۔ مرزا کے جانشینوں نے سب کو جھٹلا دیا۔

پس ثابت ہوا کہ قادیانی امت نبی کریم ﷺ سے عصر حاضر تک اپنے مرزا کے علاوہ کسی کو نبی نہیں تسلیم کرتے۔ لیکن قرآنِ کریم کے جملہ خاتم النبیین میں لفظ "النبیین" جمع کا صیغہ ہے۔ اگر خاتم کا معنی امتی نبیوں کی آمد کی تصدیق کرنے والی "مہر" مراد لیں۔ تو تم نے یار محمد قادیانی احمد نواز قابلی، چراغ دین جموی، عبداللطیف، غلام محمد قادیانی، عبداللہ تیماپوری صدیق دیندار، شیخ اسماعیل قادیانی لندن، محمد بخش قادیانی اور نبی بخش معراج قادیانیوں کے نبوت کے دعوؤں کو کس بنیاد پر جھٹلایا؟ مرزا کے بعد نبوت کے سلسلہ کو رد کر کے خلافت کا سلسلہ کیوں شروع کیا؟ ❶

❶ اور کیا نبی کریم ﷺ نے صرف ایک نبی کی تصدیق کرنی تھی؟ "النبیین" لفظ کا تقاضا تو ہے کہ آپ متعدد نبیوں کی تصدیق کرتے اور پھر تو آپ ﷺ ۱۱ھ میں وفات پا گئے۔ آپ نے اپنے بعد آنے والے نبیوں کی تصدیق کیسے کرنی ہے؟ (الیاس)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانیو! آؤ ذرا دیکھو کہ مرزا قادیانی نے خاتم کا لفظ کہاں اور کس موقع پر استعمال کیا ہے اور اس سے کیا مراد لی ہے؟

''نیز یہ راز بھی کہ اخیر پر بنی اسرائیل کے خاتم الانبیاء کا نام جو عیسیٰ ہے۔''

[ملخصاً ضمیمہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم، ص:۱۰۴، خزائن جلد ۲۱، صفحہ ۲۶۷، بر حاشیہ]

اس میں ''خاتم'' کے معنی چڑھتے سورج کی طرح ضمیمہ عیاں ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل قوم کے آخری نبی تھے اگر ڈاک کے لفافوں پر لگنے والی ''مہر'' مراد لیں۔ تو عیسیٰ علیہ السلام کے بعد مرزا تک بنی اسرائیل میں سے کون سا نبی آیا جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔

مرزا قادیانی نے خاتم کا لفظ دوسری جگہ کچھ اس طرح تحریر کیا ہے:

''میرے بعد میرے والدین کے گھر اور کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں ہوا اور میں اُن کے ہاں خاتم اولاد تھا۔'' [تریاق القلوب، ص:۱۵۷، خزائن، جلد: ۱۵، ص: ۴۷۹]

ہم مذکورہ تحریر سے یہی گمان رکھتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے کہ مرزا اپنے والدین کا آخری بیٹا ہے۔ اس کے بعد اُس کے والدین کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ اسی طرح قرآنی آیت خاتم النّبیین سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں ان کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

خاتم کے معنی مہر لیں تو پھر مرزا کی تحریر کا معنی ہوا کہ مرزا کہ پیدائش کے بعد مرزا کے والدین کی افزائش نسل کے اسباب پر بڑھاپے نے مہر لگا دی۔ لیکن مرزا قادیانی نے جس طرح خاتم سے مراد لیا ہے کہ خاتم کی مہر سے نبوت مل سکتی ہے۔ قادیانیو! اسی خاتم کے مفہوم کو مرزا کے خاتم اولاد ہونے پر چسپاں کرد۔ اس کا مفہوم کیا بنتا ہے کہ مرزا کے علاوہ اور کوئی نہیں جس کی مہر سے بہن بھائی پیدا ہو سکتے ہیں۔ کیا یہ معنی درست ہیں؟ قطعاً نہیں۔

خدارا ذرا عقل سے کام لو جس طرح خاتم عیسیٰ سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے آخری نبی ہیں خود مرزا اپنے والدین کا آخری بیٹا ہے۔ اسی طرح سارے جہانوں کی رحمت وہدایت کے لیے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

قادیانیوں نے کتابچہ ''آیت خاتم النّبیین اور جماعت احمدیہ کا مسلک'' میں اعتراض کیا ہے کہ مسلمان یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آیت خاتم کی رو سے اب کبھی کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آ سکتا نہ شریعت والا نہ غیر شریعت والا۔ دوسری طرف یہ ایمان کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کسی وقت امت محمدیہ میں بحیثیت نبی نازل ہوں گے۔'' ❶

ہم مسلمان برملا اعتراف کرتے ہیں کہ اللہ نے بنی اسرائیل کی ہدایت کے لیے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ قوم یہود کی سازش سے بادشاہ نے جن کو پھانسی پر چڑھانا چاہا تو اللہ قدیر نے اُن کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ نبوت ورسالت کا اعزاز حاصل کر چکے ہیں۔ اُن کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ اُن کے دوبارہ آنے میں یہ بھی ایک حکمت ہے کہ وہ عالم ارواح میں کیے گئے میثاق النّبیین کی عملی تصدیق کریں گے۔ انبیائے کرام کی جماعت کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی تائید ونصرت کریں گے۔

اس لیے اُن کا دوبارہ آنا عقیدہ خاتم النّبیین کے منافی نہیں۔ ممکن ہے کہ یہاں قادیانی اپنے چیلوں کو مطمئن کریں کہ مرزا ہی مسیح موعود ہے۔ یاد رکھو کہ حضرت عیسیٰ مائی مریم کے بطن سے بغیر باپ پیدا ہوئے تھے۔ اُنہی کا قیامت کے قریب دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی مینار پر نزول ہوگا۔ اس کے برعکس مرزا قادیانی ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوا۔ والد کا نام مرزا غلام مرتضیٰ اور والدہ کا نام چراغ بی بی تھا۔

اس کی ماں کے پیٹ کو آسمان سے تشبیہ دینا قطعاً نامناسب ہے۔ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام دجال کو قتل کریں گے جب کہ مرزا نے دجال کے چیلوں کے خلاف لڑنا حرام قرار دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے براہِ راست فیض حاصل کیا۔ وہ آپ کے حکم پر تن من دھن کی قربانی پیش کرتے رہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُن کو اپنی رحمت ومغفرت کا

❶ قادیانیوں کا یہ ایک دھوکہ ہی ہے مسلمانوں نے کبھی نہیں کہا کہ وہ نبی بن کر دوبارہ آئیں گے بلکہ حدیث شریف کے الفاظ ہیں: "حکمًا عدلًا" کہ وہ عادل بادشاہ بن کر نازل ہوں گے۔ (الیاس)

www.KitaboSunnat.com

سرٹیفکیٹ دے دیا۔ اگر آپ کے فیض اور اتباع سے نبوت مل سکتی تو خلفائے راشدین یا بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو ضرور ملتی۔ رحمت کائنات ﷺ کی زندگی بھر جدوجہد رہی کہ میری امت فتنہ وفساد سے بچی رہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد جمل وصفین میں ہزاروں مسلمان شہید ہوئے اگر آپ کی مہر سے نبوت مل سکتی تو نازک موقع پر کسی صحابی رضی اللہ عنہ کو ضرور مل جاتی۔

خاتم النبیین ﷺ تشریف لائے تو آپ نے پہلے تمام انبیائے کرام کی نبوت پر تصدیق کی مہر ثبت کی ورنہ ہمیں کیا خبر تھی۔ دوسری بات یہ ہے کہ اللہ نے آپ کو خاتم النبیین کے اعزاز سے نوازا کہ آئندہ کے لیے ظلی بروزی امتی نبوت کا دروازہ سر بمہر کر دیا۔ جس طرح حکومت مہر کو توڑ کر ہیرا پھیری کرنے والا قومی مجرم تصور کیا جاتا ہے۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کے دروازہ پر لگنے والی مہر کو توڑ کر اندر گھسنے والا ربّ کے حکم کا باغی ہے۔ اس کو ماننے والے بھی مرتد ہیں۔ اللہ کریم اُن کو ختم نبوت کا مفہوم سمجھنے کی توفیق دے۔

بحیثیت مسلمان عقیدہ ختم نبوت کا تقاضا ہے کہ ایمانیات، عبادات، معاملات اور اخلاقیات سے متعلق نبی کریم ﷺ کا حکم سن کر دل وجان سے تسلیم کیا جائے۔ یہ قطعاً نہ کہا جائے کہ ہمارے بزرگوں نے یوں کہا ہے، یا ہمارے آباء واجداد اس طرح کرتے رہے ہیں۔ اس قسم کے حیلے تراشنا بھی عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہیں۔ ☆

☆ الاعتصام ۲۶ نومبر تا ۰۲ دسمبر ۲۰۱۰ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاتم النّبیین کا اعزاز

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک بے شمار انبیائے کرام تشریف لائے اُن کی بعثت مخصوص قوم یا بستی کی طرف تھی۔ اللہ نے حضرت صالح علیہ السلام کو قوم ثمود کی طرف، حضرت ہود کو قوم عاد کی طرف بھیجا۔ حضرت شعیب مدین کی طرف آئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیلی قوم کی راہنمائی کے لیے مبعوث ہوئے۔ قرآنِ کریم میں اُن کے واقعات کا تذکرہ موجود ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے روئے کائنات کے تمام انسانوں کی راہنمائی کے لیے حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا﴾ [سبا: ٢٨]

''ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے خوش خبریاں سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔''

اللہ نے آپ ﷺ کو صرف ایک جہان کے لیے نہیں بلکہ تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ [الأنبياء: ١٠٧]

اللہ تعالیٰ نے رحمت عالم ﷺ پر نازل کردہ دائمی اور آفاقی اعزاز کا تذکرہ فرمایا:

﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۝﴾

[الفرقان: ١]

''بہت بابرکت ہے وہ جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تاکہ وہ تمام لوگوں کے لیے آگاہ کرنے والا بن جائے۔''

تمام انبیائے کرام کی تعلیم میں عقیدۂ توحید کی دعوت کی یکسانیت رہی تاہم اللہ تعالیٰ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف سے شرعی احکام میں ترمیم ہوتی رہی۔ رحمت عالم کی بعثت سے قبل کسی نبی یا رسول کو تکمیل دین کی نعمت سے نہیں نوازا کیونکہ انبیائے کرام کا سلسلہ جاری وساری تھا۔ رب العالمین نے دین کی تکمیل کی نعمت عظمت اور رفعت کو رحمۃ للعالمین ﷺ پر نازل فرمایا:

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة: ٣]

"آج میں نے تمھارے لیے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمھارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔"

اللہ تعالیٰ نے تکمیل دین کی نعمت عطا کرنے کے بعد بنی نوع انسان کو واشگاف انداز میں مطلع کر دیا:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ [الأحزاب: ٤٠]

"(لوگو) تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد ﷺ نہیں لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے۔"

تم زید رضی اللہ عنہ کو نبی کا بیٹا کہتے ہو حضرت زید رضی اللہ عنہ تو آپ ﷺ کے لے پالک تھے۔ نبی کریم ﷺ تو مردوں میں سے کسی کے حقیقی باپ نہیں۔ نبی کریم ﷺ تو قیامت تک کائنات کے ہر ذی روح کے لیے سراپا رحمت وشفقت بن کر آئے ہیں۔ وہ تکمیل دین کی نعمت سے سرفراز ہو کر مبعوث ہوئے جن کے آنے کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا۔

رحمۃ للعالمین ﷺ نے خاتم النبیین کی وضاحت فرمائی:

((انا خاتم النبيين لا نبي بعدي.))

(سنن ابی داود، كتاب الفتن والملاحم، باب ذكر الفتن ودلائل: ٤٢٥٢)

"میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

اس حدیث کے الفاظ پر غور فرمائیے کہ پہلے آپ ﷺ خاتم النبیین خود کو فرما رہے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ساتھ ہی اس کی وضاحت فرما دی کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ گویا معنی یہ ہوا کہ میں خاتم النبیین ہوں، یعنی میرے بعد کسی کو نبوت سے سرفراز نہیں کیا جائے گا۔

قادیانی کہتے ہیں کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی نہیں بلکہ نبیوں کی مہر ہے۔

روئے زمین کے مسلمان زندگی بھر قیام اللیل کو شعار بنا لیں گرمیوں کی شدت میں روزے رکھ کر رب کو راضی کرتے رہیں۔ اربوں روپے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیں۔ ہر سال باقاعدگی سے حج کی سعادت حاصل کرتے رہیں۔ وہ ادنی صحابی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آپ سے اس قدر عقیدت تھی کہ وہ نبی اکرم کے وضو کا پانی جو آپ سے مس ہو جاتا اسے زمین پر نہ گرنے دیتے، آپ کے کٹے ہوئے بالوں کو دامن میں سمیٹ لیتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم صادر فرماتے تو صحابہ کرام اپنا تن من دھن قربان کر دینا باعث نجات سمجھتے تھے۔ اللہ نے صحابہ کرام کی نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عقیدت کا منظر دیکھ کر رضی اللہ عنہ کا سرٹیفکیٹ دے دیا۔ لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن میں سے کسی کے نام نبوت کی مہر نہیں لگائی۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ دہکتے ہوئے کوئلوں پر لیٹے ہوئے احد احد پکارتے رہے۔ ابوجہل نے نبی کی زبانی معراج کا واقعہ سن کر تمسخر اڑایا۔ جب کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی زبان سے سن کر معراج کے واقعے کی تصدیق کر دی۔ تو دربارِ رسالت سے آپ کو صدیق کا خطاب ملا۔ منافق نبی کے فیصلہ پر راضی نہ ہوا تو وہ عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا عمر رضی اللہ عنہ نے سن کر کہا جو نبی کا فیصلہ تسلیم نہیں کرے گا تو عمر رضی اللہ عنہ کی تلوار اس کا فیصلہ کرے گی۔ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو فاروق کا خطاب دیا۔ سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو سیف اللہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اسد اللہ اور عبید اللہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو امین امت کے تمغوں سے سرفرازا۔ لیکن خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے مہر لگا کر کسی ایک صحابی کو نبوت سے سرفراز نہیں کیا۔

کیونکہ نبی کے بس میں نہیں کہ وہ کسی اور کو نبوت کے عہدہ سے سرفراز کرے یہ تو صرف اللہ مالک الملک کے اختیار میں ہے۔ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں ہوتا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں قطعاً نہ فرماتے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((لو كان بعدي نبي لكان عمر بن الخطاب .))

(سنن ترمذی : ۳٦٨٦، مسند أحمد : ١٧٤٠٥)

''اگر میرے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا مقرر ہوتا تو وہ عمر رضی اللہ عنہ ہوتے۔''

کیونکہ رحمت عالم ﷺ آخری نبی اور آپ کی امت آخری امت ہے:

"عن ضحاك بن زمل الجهني في حديث طويل . . . . . قال قال رسول الله ﷺ لا نبي بعدي و لا امة بعد امتي .)) (المعجم الكبير للطبراني، حديث : ٨١٤٦، جلد ٨، صفحه ٣٠٤، مجمع الزوائد ج٧، ص ١٨٤، مجمع الزوائد بتحقيق حسين سليم الداراني (١١٨١٨) ١٤/ ٦٤٥، باب تعبير الرؤيا، دلائل النبوة للبيهقي : ٧/ ٣٦، ٣٨)

''حضرت ضحاک بن زمل الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور میری امت کے بعد کوئی امت نہیں ہوگی۔''

قادیانیو! غور کرو خاتم کے معنی نئے نبی جاری کرنے والی مہر نہیں بلکہ انبیائے کرام علیہم السلام کے سلسلے کو تصدیق کر کے بند کرنے والی مہر ہے۔ ایک اور پہلو پر توجہ دیں سرکاری چٹھی کی تحریر کو مصدقہ بنانے کے لیے آخر پر مہر لگائی جاتی ہے۔ پھر اس کے بعد لکھی جانے والی تحریر جعلی ہوتی ہے لکھنے والا حکومت کا مجرم ہوتا ہے۔ اسی طرح حضرت محمد ﷺ بھی اللہ کے مبعوث انبیائے کرام کے اختتام پر تصدیق کرنے والی مہر ہیں۔ چنانچہ ان کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین کے قانون کے باغی ہیں۔

کائنات پر قیامت تک عبادات، معاملات اور امور حکومت میں رحمۃ للعالمین ﷺ کے حکم کی پیروی میں دنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔ جب کہ خاتم النبیین ﷺ کا صریح حکم سن کر کسی سکالر کا انحراف کرنا یا اس میں ردّ و بدل کرنا عقیدۂ ختم نبوت کے منافی ہے۔ ☆

☆ الاعتصام، ۲۰ تا ۲٦ ستمبر ۲۰۱۳ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیات عیسیٰ علیہ السلام میں حکمت الٰہی

عالم ارواح میں تذکرہ ختم نبوت کی عملی تائید

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بعد عالم ارواح میں اُن کی پشت سے ہونے والی تمام اولاد سے عہد لیا۔

﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا﴾ (الاعراف : ۱۷۲)

''کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے جواب دیا کیوں نہیں؟ ہم سب گواہ ہیں۔''

عہد میثاق میں اصلاب آدم نے اللہ کے رب ہونے کی گواہی دی اس طرح اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کی یہ گواہی ہر انسان کی فطرت میں ودیعت ہے۔ اسی مفہوم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ:

''ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پس اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔'' (صحیح بخاری)

اللہ سبحانہ نے دوسرا عہد عالم ارواح میں ارواح انبیاء سے لیا:

﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ۝﴾ (آل عمران : ۸۱)

''اور (یاد کرو) جب اللہ نے تمام نبیوں سے عہد لیا تھا کہ جب میں تمھیں کتاب اور حکمت عطا کروں، پھر تمھارے پاس کوئی رسول آئے جو اس (کتاب) کی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تصدیق کرتا ہو جو تمھارے پاس ہے تو تمھیں اس پر ایمان لانا ہوگا اور اس کی مدد کرنی ہوگی۔ اللہ نے فرمایا: کیا تم اقرار کرتے ہو اور اس پر میرا عہد قبول کرتے ہو؟ انھوں نے کہا: ہم نے اقرار کیا۔ اللہ نے فرمایا: تو تم گواہ رہنا اور میں بھی تمھارے ساتھ گواہ ہوں۔"

تمام مفسرین کرام نے ثُمَّ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ سے مراد خاتم النّبیین ﷺ کو لیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے اس کی تفسیر یہ منقول ہے:

"ما بعث الله نبيا من الانبياء الا اخذ عليه الميثاق لئن بعث الله محمدا وهو حي ليوء منن به ولينصرنه وآصره ان ياخذ الميثاق على امة لئن بعث محمد وهم احياء ليوء منن به ولينصرنه." (ابن كثير ص ١٧٧ ، جامع البيان ، ص : ٥٥)

"اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اس سے یہ عہد لیا کہ اگر تمہاری زندگی میں اللہ نے نبی کریم ﷺ کو مبعوث کیا تو ان پر ضرور ایمان لائیں اور ان کی مدد کریں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہر اس نبی کو (جسے مبعوث کیا) حکم دیا کہ آپ اپنی امت سے پختہ عہد لیں کہ اگر اس امت کے ہوتے وہ نبی (خاتم النّبیین) تشریف لائیں تو وہ امت ضرور ان پر ایمان لائے اور اس کی مدد کرے۔"

اس آیت میں رسول کا لفظ نکرہ ہے مگر حضرت علی و ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس تخصیص کر کے اس سے انکار کی گنجائش باقی نہیں چھوڑی۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُوْلًا، هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّنَ رَسُوْلًا، لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ، قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا

ان آیات میں بھی رسول نکرہ ہے اگر ان کی تخصیص کر کے ان کا مصداق حضرت محمد ﷺ کو لیا جاتا ہے تو جاء کم رسول" میں بھی درست ہے۔

ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ کے الفاظ قابل غور طلب ہیں۔ ان میں نبی کریم ﷺ کا تمام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد تشریف لانے کو ثم کے ساتھ ادا کیا گیا ہے۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ تمام انبیاء کے آنے کے بعد سب سے آخر میں آنحضرت ﷺ تشریف لائے۔ اس سے عقیدہ ختم نبوت ثابت ہوا۔

عالم ارواح میں اس عہد کی تکمیل کا تذکرہ احادیث میں موجود ہے۔ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو اب تک زندہ رکھا گیا۔ وہ تشریف لا کر آپ ﷺ کی امت اور آپ کے دین کی مدد فرمائیں گے۔ یوم آخرت میں سب انبیاء علیہم السلام کا آپ ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہونا۔ سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تک تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا اپنے اپنے ادوار میں نبی کریم ﷺ کی آمد کی خبر دینا۔ مفاد پرست طبقہ نے تورات اور انجیل میں تحریف کی اس کے باوجود خاتم النبیین ﷺ کی رسالت کے اشارات بھی اب بھی موجود ہیں۔

”خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے اُن پر آشکار ہوا اور کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا اور وہ دس ہزار قدسیوں میں سے آیا۔“ (استثناء:۳۳:۲، طبع ۱۹۰۶ء)

کوہ سینا پر اتری سے مراد تورات اور کوہ شعیر پر آشکار سے مراد انجیل ہے۔ جبکہ کوہ فاران پر جلوہ گر سے مراد قرآن مجید ہے۔ تورات کی یہ پیشین گوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی۔ کوہ فاران کی غار میں نبی کریم ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی اور فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ کے ہمراہ دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔ معراج کی رات تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے خاتم النبیین ﷺ کی اقتداء کر کے عالم ارواح میں کیے گئے عہد کی تکمیل کی۔

﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ﴾

(بنی اسرائیل : ۱)

”پاک ہے وہ (اللہ) جو اپنے بندے کو رات کے ایک حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے ماحول کو ہم نے برکت دی ہے، تاکہ ہم اسے اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں۔ بے شک وہی خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نبی کریم ﷺ کو جسمانی معراج ہوا۔ کیونکہ عبد کا لفظ جسم اور روح دونوں کے مرکب پر بولا جاتا ہے اور سبحان کا لفظ موقع تعجب پر بولا جاتا ہے۔ اگر اسراء روحانی ہوتا تو کون سی تعجب کی بات تھی۔ کیونکہ اسراء کے معنی رات کو لے جانے کے ہیں۔

وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ، اسی طرح ان سے مراد ان کو حالت بیداری میں لے جانا تھا اور مشرکین نے منکرانہ سوالات کیے اگر اسراء جسمانی نہ ہوتا بلکہ خواب سے ہوتا تو مشرکین کو یہ انکار کیوں ہوتا تو اس سے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کو حالت بیداری میں اور جسمانی طور پر معراج ہوا جس میں آپ نے مکہ معظمہ سے لے کر فلک الافلاک تک سیر کی۔

عالم ارواح میں کیے گئے عہد کا ایفاء معراج کی رات ہوا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام تک تمام انبیاء کرام جن کی پیدائش ظہور قدسی سے قبل ہو چکی تھی۔ انہوں نے اپنے اپنے دور میں دعوت و جہاد کا فریضہ سرانجام دیا۔ پھر موت کا ذائقہ چکھ کر آخرت کے سفر پر کوچ فرما گئے۔ سوائے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے جن کو زندہ آسمان پر اٹھا لیے گئے جو قیامت سے قبل تشریف لے کر آپ ﷺ کی امت اور آپ ﷺ کے دین کی اشاعت میں عملی مدد فرمائیں گے۔ گویا عالم ارواح میں عہد میثاق کی توثیق کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جملہ انبیاء کرام علیہم السلام کی نمائندگی کریں گے۔ سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام سمیت تمام انبیاء کرام علیہم السلام مقتدی تھے ان کے امام سید الانبیاء خاتم النّبیین تھے۔ چنانچہ بحیثیت مسلمان ان تمام انبیاء کرام کی تصدیق کرنا ایمان کا جزد ہے۔ جنہوں نے مسجد اقصیٰ میں آپ ﷺ کی امامت میں اقتداء کی اسی طرح اُن کے امام کو خاتم النّبیین تسلیم کرنا بھی ایمان کا جزد ہے۔

جس طرح نبی کریم ﷺ سے قبل کسی نبی کی نبوت کا انکار کرنا کفر ہے اسی طرح خاتم النّبیین ﷺ کے بعد کسی نبی کی پیدائش پر یقین کرنا اور اس کی نبوت پر ایمان لانا صریحاً کفر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ کی اقتداء کرنے والے انبیاء کرام کی پیدائش آپ ﷺ سے قبل ہوئی جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی پیدائش ظہور قدسی کے بعد ہوئی اس بنا پر وہ معراج کی رات اقتداء میں ہرگز نہ تھا اس بنا پر مرزا قادیانی کا دعویٰ کذب و دجل ہے۔ قادیانیو! آپ کو یہی دعوت فکر ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حکم سے جبرائیل امین علیہ السلام نے سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو یہودیوں کے شر سے بچا کر زندہ آسمان پر اٹھالیا۔ وہ قیامت سے قبل دنیا میں تشریف لا کر امام الانبیاء محمد ﷺ کی امت اور آپ ﷺ کے دین اسلام کی دعوت میں نصرت فرمائیں گے۔ اسی طرح وہ عالم ارواح میں کیے گئے وعدہ کو پورا کرنے کی خاطر جملہ انبیاء کرام کی طرف سے نمائندگی کا فریضہ سرانجام دیں گے ان کو زندہ رکھنے میں یہی حکمت الٰہی ہے۔

مخبر صادق محمد ﷺ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے حلیہ اور کمالات سے امت کو آگاہ فرمادیا۔

”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ يَعْنِي عِيسَى وَإِنَّهُ نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ.“

(سنن ابی داؤد، کتاب الملاحم: ٤٣٢٤)

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میرے اور ان یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں اور وہ یقیناً نازل ہوں گے، پس جب تم انہیں دیکھو تو انہیں پہچان لینا وہ درمیانے قد کے آدمی ہیں ان کا

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

رنگ سرخ و سفید اور ہلکے زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوں گے گویا کہ ان کے سر سے (پانی کے) قطرے ٹپک رہے ہوں گے۔ اگر چہ اسے نمی نہیں پہنچی ہو گی وہ لوگوں سے اسلام پر قتال کریں گے، صلیب توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں اسلام کے سوا تمام ادیان و ملل ختم کر دیں گے۔ وہ (عیسیٰ علیہ السلام) مسیح الدجال کو قتل کریں گے پس وہ زمین پر چالیس برس رہیں گے۔ پھر وہ فوت کیے جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔"

مرزا محمود قادیانی خلیفہ نے اپنے موقف کی خاطر مذکورہ حدیث کو حقیقۃ النبوۃ ص ۱۹۲ پر درج کیا ہے۔

مذکورہ حدیث میں مثل عیسیٰ بن مریم کے پیدا ہونے کا ذکر نہیں بلکہ اُن کے نازل ہونے کا تذکرہ ہے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ابن مریم کا ذکر ہے۔ جبکہ مرزا کی والدہ چراغ بی بی کا نام و نشان نہیں۔

اُس شخصیت نے نازل ہونا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تشریف لا چکے ہیں جن کے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی نبی نہیں یقیناً وہ عیسیٰ بن مریم ہیں مرزا قادیانی نہ ہے۔

حدیث سے واضح ہے کہ سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نازل ہونے کے بعد تمام ادیان باطلہ مٹ جائیں گے لیکن مرزا قادیانی کے زمانہ میں نصرانیت کو تبلیغ کے وافر مواقع میسر آئے۔ سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے دور میں دین اسلام کو تمام ادیان پر غلبہ حاصل ہوگا۔ جبکہ مرزا کے دور میں حکومتی سطح پر اسلامی قانون کی بجائے عوامی قانون رائج ہوا۔

سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے زمانہ میں دجال اُن کے ہاتھوں ہلاک ہوگا۔ جبکہ مرزا قادیانی کے زمانہ میں دجال کا نہ تو ظہور ہوا نہ ہی وہ قتل ہوا۔ مرزا قادیانی کے زمانہ میں حدود و تعزیرات کے خاتمہ سے عوام کی عزت جان و مال غیر محفوظ ہوگئے۔ عدالتوں میں مقدمات کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھرمار ہوگی۔ جبکہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں دنیا میں اس طرح امن وامان قائم ہوجائے گا کہ جنگلی درندے اور پالتو جانور مل کر پانی پئیں گے اور چریں گے۔

اس حدیث میں عیسیٰ علیہ السلام کے لیے اِنــہ نازل کا لفظ واضح ہے کیا پورے ذخیرہ احادیث میں قادیانی ان مثیلہ مولود کا لفظ دکھا سکتے ہیں۔ اس حدیث میں ثــم یتــوفــی (ان امور کے بعد) عیسیٰ فوت ہوں گے؟ کیا قادیانی کسی صحیح حدیث میں قــد توفی کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پاچکے ہیں دکھلا سکتے ہیں؟

حدیث مذکورہ میں ہے فیــصــلــی علیه المسلمون مسلمان اُن کی نماز جنازہ پڑھیں گے) کیا قادیانی کسی صحیح حدیث سے قــد صــلــی علیــه المسلمون کہ مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھ چکے دکھا سکتے ہیں۔

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے آسمان سے نازل ہونے کے بعد قیامت سے قبل جب یہ تمام باتیں ظاہر ہوں گی تب ان کی وفات ہوگی۔ اس سے ثابت ہوا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام فج الروحاء سے احرام باندھ کر عمرہ کر کے حج کریں گے۔

((یــحــدث ابــو هريرة عن النبی ﷺ قــال والــذی نفسی بيده ليهــلــن ابن مريم بفج الروحاء حاجا او معتمرا او ليثنينهما))

(صحيح مسلم ، كتاب الحج ، باب جواز التمتع فی الحج ، ج ۱ ، ص ۴۰۸ ، واحمد فی مسنده ص ۳۹۰ ، ج ۲ ، الحاكم فی المستدرك)

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، یقیناً احرام باندھیں گے ابن مریم فج الروحاء سے، حج کا یا عمرہ کا، قران کریں گے (یعنی عمرہ ادا کر کے اسی احرام سے حج کریں گے)۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں الفاظ والذی نفسی بیدہ آئے ہیں لہٰذا اس میں نہ کوئی تاویل ہے اور نہ استثناء جبکہ مرزا قادیانی نے حدیث سے انکار نہیں کیا بلکہ خود ساختہ حیلہ تراشا۔

''ہمارا حج تو اس وقت ہوگا جب دجال بھی کفر اور دجل سے باز آ کر طواف بیت اللہ کرے گا کیونکہ بموجب حدیث صحیح کے وہی وقت مسیح موعود کے حج کا ہوگا۔''

(ایام الصلح، ص ۱۶۹، خزائن، ج ۱۴، ص ۴۱۶)

ناقابل تردید حقیقت یہ ہے کہ مرزا قادیانی بغیر حج کیے منہ مانگی ہیضہ کی موت سے مرگیا اس بنا پر وہ ہرگز مسیح موعود نہیں۔

مسیح موعود کے زمانہ میں دین اسلام کو ادیان باطلہ پر غلبہ نصیب ہوگا جبکہ مرزا قادیانی کے دور میں مسلمان سیاسی طور پر مغلوب رہے جبکہ مرزا غلبہ اسلام کے لیے جہاد کرنے کی بجائے اپنے پیروکاروں کو جہاد کی منسوخی اور انگریزوں کی اطاعت کا گر سکھاتا رہا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ (التوبة : ۳۳)

''اسی نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے کہ اسے اور تمام مذہبوں پر غالب کردے۔''

اس آیت سے قبل آیت نمبر ۲۹ تا ۳۲ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ ہے۔

مفسرین نے غالب ہونے کی تین صورتیں بیان کی ہیں:

۱:...... دلیل اور حجت کے ساتھ غلبہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

۲:...... مسلمان اقتدار کے اعتبار سے غالب ہوں۔ سرور کائنات محمد ﷺ کے دور میں عرب اور گردونواح میں اسلام کو غلبہ نصیب ہوا جبکہ خلفاء اسلامیہ کے دور میں ایشیاء افریقہ اور یورپ کے بیشتر حصہ پر مسلمان غالب رہے ہیں۔ اس وقت بھی مسلمان دنیا کے اہم حصوں پر

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

برسراقتدار رہیں۔

۳:...... جبکہ تیسری علامت یہ ہے کہ تمام اقوام جو مختلف ادیان کے ماننے والے ہیں وہ مسلمان ہو جائیں۔ اور دنیا میں اسلام ہی اسلام ہو ایسا قیامت سے پہلے ضرور ہوگا۔ یہ سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے نزول کے وقت ہوگا۔ جب وہ دمشق کی مسجد کے شرقی مینار پر آسمان سے اتریں گے۔ آپ علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اور دین اسلام کی مدد فرمائیں گے تو اقوام عالم ایک ملت اسلامیہ میں استوار ہو جائے گی۔ دین اسلام کے سوا کوئی دین باقی نہ رہے گا۔ اس طرح شریعت محمدی کے نفاذ کے بعد امن و امان قائم ہو جائے گا۔ جنگ کی ضرورت نہ رہے گی جزیہ ختم ہو جائے گا۔

انبیاء کرام علیہم السلام نے عالم ارواح میں ختم نبوت کے تذکرہ کی تائید کی۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام جملہ انبیاء کی ترجمانی کا فریضہ سرانجام دیں گے۔ حیات عیسیٰ علیہ السلام کا یہی فلسفہ دراصل حکمت الٰہی ہے۔☆

☆ ماہنامہ شمس الاسلام بھیرہ، جنوری ۲۰۲۰ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تجھی پہ ختم ہے روح الامین کی نامہ بری

اللہ سبحانہ نے انسان کو دنیا میں آزمائش کے لیے بھیجا ہے۔ پوری کائنات کو اس کی خدمت پر لگا دیا، لیکن کائنات کی حقیقت و ماہیت کیا ہے؟ اس سے خدمت کس طرح لی جا سکتی ہے؟ جس نے پیدا کیا ہے اس کی عبادت کس انداز سے کرنی ہے؟ اللہ رحمان نے انسان کی راہنمائی کے لیے اسے علم کی نعمت سے سرفراز کیا۔ علم کے ذرائع حواس خمسہ، عقل اور وحی ہیں۔

حواس خمسہ اور عقل کی دولت ہر انسان کو حاصل ہے، تاہم ان کی حدود اور دائرہ کار محدود ہے۔ آپ چھو کر اندازہ لگا سکتے ہیں کہ لوہا ہے یا موم، کھیت کو دیکھ کر بتا سکتے ہیں گندم کی فصل ہے یا کماد، آواز سن کر اندازہ کر سکتے ہیں جانور کی ہے یا انسان کی، اسی طرح آپ سونگھ کر گلاب اور چنبیلی میں پہچان کر سکتے ہیں۔ تاہم زندگی میں بعض ایسے مقام آ جاتے ہیں جہاں حواس خمسہ نشان دہی کرنے میں بے بس ہو جاتے ہیں۔ بہتے دریا کو عبور کرنا ہے حواس خمسہ نے جواب دے دیا۔ انسان خداداد عقل کو بروئے کار لایا جس نے بہتے دریا میں لکڑی کے تختے کو تیرتے دیکھ کر کشتی بنا لی اور بحری جہاز ایجاد کر لیے۔ پرندے کو ہوا میں اڑتے دیکھ کر ہوائی جہاز تیار کر لیے، مشاہدے کی بات ہے کہ زندگی میں کئی ایسے معاملات درپیش ہو جاتے ہیں جہاں عقل تذبذب کی کیفیت اختیار کر لیتی ہے۔ کس جانور کا گوشت انسان کی نشوونما میں مفید ہے یا ضرر رساں، انسان اپنے خالق کا شکر کس طرح ادا کرے؟ تولید کے لیے کون سی عورت سے نکاح جائز ہے اور کس سے حرام؟ ایسے درپیش مسائل میں عقل صحیح راہنمائی کرنے سے معذور ہو جاتی ہے ان نازک مواقع پر ''وحی'' راہنمائی کرتی ہے۔ ''وحی'' کا ذریعہ حواس خمسہ اور عقل کی طرح ہر انسان کو حاصل نہیں ہوتا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے جس کو پسند کیا اس پر کلام نازل فرمایا، اس کلام کو ''وحی'' کہا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ سبحانہ نے ہزاروں انبیاء کرام پر وحی نازل فرمائی جنھوں نے اپنے اپنے دور میں لوگوں کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی تلقین فرمائی۔ یہاں تک کہ قیامت تک آنے والے انسانوں کی راہنمائی کے لیے نبی کریم ﷺ پر قرآن نازل فرمایا۔ قرآن حکیم نے توحید اور آخرت کے ساتھ عقیدۂ نبوت کے اقرار کو بھی ایمان کا اہم جزو قرار دیا۔

حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے اللہ سبحانہ نے ان کو فرمایا:

﴿قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ﴾ [طه : ۱۲۳]

''فرمایا تم دونوں یہاں سے اتر جاؤ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو اب تمھارے پاس جب کبھی میری طرف سے ہدایت پہنچے تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے نہ تو وہ بھٹکے گا اور نہ تکلیف میں پڑے گا۔''

یہ خطاب جناب آدم و حوا علیہما السلام کو ہے کہ اگر تمھاری اولاد آپس میں ایک دوسرے کی بتقاضائے بشری بعض معاملات میں دشمن بن جائے تو اس زہر کا تریاق اللہ سبحانہ کی طرف سے نازل ہونے والی وحی کی صورت میں ہدایت ہے۔ جو میری ہدایت کا پیروکار ہوگا وہ گمراہ نہ ہوگا۔

مذکورہ آیت کی وضاحت دوسرے مقام پر ہے:

﴿يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ [الاعراف : ۳۵]

''اے اولادِ آدم! اگر تمھارے پاس پیغمبر آئیں جو تم ہی میں سے ہوں جو میرے احکام تم سے بیان کریں تو جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور درستی کرے سو ان لوگوں پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

اللہ سبحانہ نے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد بنی نوع انسان کو خطاب فرمایا کہ آدم علیہ السلام کے بعد انبیاء و رسل کثرت سے ہوں گے ان کی اتباع کرنے سے خوف ہوگا نہ غم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں بھی اعلان ہوا کہ ان کے بعد کثرت سے انبیاء کرام ہوں گے۔

﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ فَمِنْهُمْ مُهْتَدٍ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ○ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا﴾

[الحدید: ۲۶، ۲۷]

''بے شک ہم نے نوح اور ابراہیم (علیہما السلام) کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اور ہم نے دونوں کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب جاری رکھی تو ان میں سے کچھ تو راہ یافتہ ہوئے اور ان میں سے اکثر بہت نافرمان رہے۔ ان کے بعد پھر بھی ہم اپنے رسولوں کو پے درپے بھیجتے رہے۔''

اللہ سبحانہ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ فرمایا:

﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ﴾ [البقرۃ: ۸۷]

''ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور ان کے پیچھے اور رسول بھیجے۔''

حضرت نوح، حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہم السلام پر نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ قرآن حکیم وضاحت فرما رہا ہے کہ ان کے بعد کافی تعداد میں انبیاء و رسل تشریف لائے جن کو اللہ تعالیٰ نے بالرسل کہہ کر بیان فرمایا، لیکن جب سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام تشریف لائے تو انھوں نے اپنے بعد آنے والے سے متعلق واحد کا لفظ ''برسول'' کہہ کر ارشاد فرمایا:

﴿وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾ [الصف: ٦]

''اور جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا اے (میری قوم) بنی اسرائیل! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں مجھ سے پہلے کی کتاب تورات کی میں تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی میں تمھیں خوش خبری

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سنانے والا ہوں جن کا نام احمد ہے۔"

گزشتہ انبیاء کرام نے تو اپنے بعد کے زمانے میں بصیغۂ جمع کئی رسولوں کی آمد کی خوش خبری دی تھی، مگر سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے اپنے بعد صرف ایک رسول ''احمد'' کی خوش خبری دی۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت بن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر نبوت کا دروازہ بند کر دیا۔ سلسلۂ نبوت حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا۔ اللہ سبحانہ نے اعلان فرما دیا:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ [الأحزاب: ٤٠]

''(لوگو!) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن آپ اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے۔''

قادیانیو! آپ کے قائد مرزا غلام احمد نے عقیدہ ختم نبوت کو باطل قرار دیا۔

''یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا ہے اور آیندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں۔ صرف قصوں کی پوجا کرو بس ایسا مذہب کچھ مذہب ہو سکتا ہے جس میں براہِ راست خدا تعالیٰ کا کچھ بھی پتا نہیں لگتا جو کچھ ہیں قصے ہیں اور کوئی اگرچہ اس کی راہ میں اپنی جان بھی فدا کرے اس کی رضا جوئی میں فنا ہو جائے اور ہر ایک چیز پر اس کو اختیار کرے تب بھی وہ اس پر اپنی شناخت کا دروازہ نہیں کھولتا اور مکالمات اور مخاطبات سے اس کو مشرف نہیں کرتا۔

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانہ میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہو گا۔ میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں نہ کہ رحمانی اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ایسا مذہب جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اندھا رکھتا ہے اور اندھا ہی مارتا ہے اور اندھا ہی قبر میں لے جاتا ہے۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم حاشیہ نمبر: ۱۸۳، خزائن: ۲۱/۳۵۴ از مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا غلام احمد قادیانی نے وحی الٰہی کا دروازہ بند ہونے کے نظریے کو لغو کہا اور اپنے بارے نبی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا:

''غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امورِ غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا، پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں، کیونکہ کثرت وحی اور کثرتِ امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔''

(حقیقۃ الوحی، ص: ۳۹۱، خزائن: ۲۲/۴۰۶، ۴۰۷ از مرزا غلام احمد قادیانی)

حقائق کی رو سے مرزا قادیانی کے دعوے قرآن حکیم کے صریح منافی ہیں۔

اللہ سبحانہ نے متقی لوگوں کی صفت بیان فرمائی:

﴿وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ۝﴾ [البقرة: ٤]

''اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ کی طرف اتارا گیا اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔''

سرور کائنات ﷺ پر اور ان سے قبل وحی و رسالت پر ایمان لانے کا ذکر ہے، لیکن آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کی نبوت یا وحی پر ایمان لانے کا ذکر نہیں ہوا۔ پس ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ پر وحی و رسالت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ قرآن حکیم کے دیگر مقامات پر بھی یہی مضمون بیان ہوا ہے۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ﴾ [النساء: ١٣٦]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ پر، اس کے رسول (ﷺ) پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر اتاری ہے اور ان کتابوں پر جو اس سے پہلے اس نے نازل فرمائی ہیں، ایمان لاؤ۔''

﴿لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ﴾ [النساء: ۱٦۲]

''لیکن ان میں سے جو کامل اور مضبوط علم والے ہیں اور ایمان والے ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو آپ کی طرف اتارا گیا اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا۔''

اللہ ذوالجلال نے ایک اور مقام پر فرمایا ہے:

﴿كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ [الشوریٰ: ۳]

''اللہ تعالیٰ جو زبردست اور حکمت والا ہے اسی طرح تیری طرف اور تجھ سے پہلوں کی طرف وحی بھیجتا رہا۔''

اللہ ذوالجلال والاکرام نے مذکورہ آیات اور چند دیگر مقام پر بھی گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام اور ان پر نازل ہونے والی وحی اور نبی کریم ﷺ اور ان پر نازل شدہ وحی پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے، لیکن قرآن کے کسی مقام پر سیدنا محمد کریم ﷺ کے بعد آنے والے نبی یا اس پر نازل وحی اور اس پر ایمان لانے کا تذکرہ نہیں کیا۔

گویا نبوت کا منصب جن معزز شخصیات کو حاصل ہونا تھا وہ ماضی میں حاصل ہو چکا ہے اور انھی کا ماننا ایمان میں داخل ہے۔ قرآن میں ارشاد ربانی ہے:

﴿اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّ النَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَ اَيُّوْبَ وَ يُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَ سُلَيْمٰنَ وَ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا﴾ [النساء: ۱٦۳]

''یقیناً ہم نے آپ کی طرف اس طرح وحی کی ہے جیسے کہ نوح (علیہ السلام) اور ان

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کے بعد والے نبیوں کی طرف کی اور ہم نے وحی کی ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف اور ہم نے داود کو زبور عطا فرمائی۔"

مفسرین کرام کے نزدیک اس آیت میں یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ حضرت محمد ﷺ پہلے شخص نہیں جنھوں نے اللہ کی طرف وحی کے آنے کا دعویٰ کیا، بلکہ آپ سے پہلے کئی انبیاء کرام گزر چکے ہیں جن پر اللہ سبحانہ اسی طرح وحی فرماتا رہا ہے جس طرح حضرت محمد ﷺ پر نازل فرما رہا ہے۔

مذکورہ آیات میں اللہ سبحانہ نے مسلمانوں کو گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام اور ان پر نازل کتب اور وحی پر ایمان لانے کا تقاضا کیا ہے، لیکن بعد میں کسی نبی یا وحی پر ایمان لانے کا ذکر نہیں فرمایا۔ اللہ سبحانہ نے قرآن حکیم میں نبی کریم ﷺ کے بعد کسی کی نبوت و رسالت سے متعلق اشارہ تک نہیں فرمایا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ نبوت کا منصب جن ہستیوں کو عطا ہونا تھا وہ مل چکا ہے اور آئندہ کسی نبی کی آمد کی بشارت نہیں دی، بلکہ اللہ تعالیٰ نے واضح اعلان فرما دیا:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا﴾ [الأحزاب : ٤٠]

"محمد (ﷺ) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں اور اللہ ہر بات کو خوب جاننے والا ہے۔"

اللہ سبحانہ نے سیدنا محمد ﷺ کے بعد نبوت جاری نہ کرنے پر مہر ثبوت فرما دی اور آئندہ کے لیے وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے واضح انداز میں فرمایا کہ نبوت کے بعد وحی کا سلسلہ بھی ختم ہو جاتا ہے:

((ألا و إن النبي ﷺ قد انطلق وقد انقطع الوحي .))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

”خبردار! نبی کریم ﷺ دنیا سے چلے گئے اور وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔“

(مسند احمد: ۲۸۶ وسندہ حسن)

سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اپنے شفیق باپ حضرت محمد ﷺ کی جدائی پر کچھ شعر کہے ہیں آپ کا ایک شعر ہے:

يا خاتم الرسل! المبارك صنوة
صلى عليك منزل القرآنا

”اے ختم الرسلین! اے بابرکت بیٹی کے باپ! آپ پر قرآن اتارنے والے رب کی طرف سے درود وسلام ہو، آپ پر رحمت ہو۔“

اسی طرح ایک اور شعر ہے:

إنا فقدناك فقد الأرض أهلها
و غاب مذ غبت عنا الوحي و الكتب

”ہم آپ ﷺ سے یوں محروم ہو گئے جیسے بارش سے زمین محروم ہو جاتی ہے۔ جب سے آپ اوجھل ہو گئے ہیں آسمان سے وحی کا نزول اور کتابوں کا آنا بھی بند ہو گیا ہے۔“ (العقد الفرید: ۳/ ۲۳۸)

سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ کے یہ اشعار آپ کی ختم رسالت پر تصدیقی مہر لگا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ وضاحت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد وحی کا نزول بند ہو گیا۔

سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا سے جب پوچھا گیا کہ آپ روتی کیوں ہیں تو فرمایا: اس لیے روتی ہوں کہ آسمان سے سلسلہ وحی منقطع ہو چکا ہے۔ (صحیح مسلم: ۲۴۵۴)

نبوت کا دروازہ بند ہے صرف مبشرات باقی ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لا يبقى بعدي من النبوة شيء الا المبشرات ، قالوا: يا رسول الله! و ما المبشرات؟ قال: الرؤيا الصالحة يراها

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الرجل أو ترى له .))

"میرے بعد نبوت ختم ہو جائے گی اور مبشرات باقی رہیں گے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! مبشرات کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: نیک خواب، جو آدمی خود دیکھتا ہے یا اس کے بارے میں کوئی اور آدمی دیکھتا ہے۔"

(مسند احمد: ۲۴۹۷۷، مسند البزار: ۲/۱۱۸، وسندہ حسن)

دوسری حدیث میں یہی مضمون مذکور ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اذا اقترب الزمان لم تكد تكذب ، رؤيا المؤمن و رؤيا المؤمن جزء من ستة و اربعين جزئا من النبوة و ما كان من النبوة فإنه لا يكذب .))

"جب قیامت قریب ہو گی تو مومنوں کو سچے خواب آئیں گے، مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں جز ہوتا ہے اور جو نبوت کا جز ہو، وہ جھوٹ نہیں ہوتا۔"

(صحیح بخاری: ۷۰۱۷، صحیح مسلم: ۲۲۶۳)

علم کا تیسرا ذریعہ وحی نبوت کے ختم ہونے کے بعد منقطع ہو گیا اب صرف سچے خواب باقی ہیں۔ مخبر صادق محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سچے خوابوں کی خبر دے کر واضح کر دیا کہ انبیاء کرام پر وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ نبوت ختم البتہ نبوت کا علم قرآن وسنت باقی ہے۔

قادیانیو! خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی کا سلسلہ جاری نہیں ہوتا تو سچے خوابوں کا تذکرہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

احادیث میں مومن کے خواب کو اجزاء نبوت ہونے کی تعداد میں اختلاف اور توضیح پر اسلاف کی آراء کا خلاصہ پیش خدمت ہے:

۔اس کا پس منظر یہ ہے کہ خواب دیکھنے والے کے حسب حال ایمان میں پختگی، قول میں سچائی اور اعمال صالحہ میں للٰہیت جتنی زیادہ ہو گی اسی قدر اس کے خواب سچے اور علم نبوت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیادہ قریب ہوں گے۔ نبوت کا لفظ خبر دینے سے ماخوذ ہے۔ جس طرح نبوت اللہ تعالیٰ کی طرف سے سچی خبر ہے جس میں جھوٹ نہیں ہوسکتا اسی طرح نیک مومن کا خواب بھی سچی خبر ہے اس لیے خواب کو نبوت سے تشبیہ دی گئی ہے۔ وجہ شبہ خبر کی سچائی ہے۔

اہل علم باخبر ہیں کسی چیز کے جز کے حصول سے اس چیز کا حصول لازم نہیں، جیسے بلند آواز سے لا الہ الا اللہ کہے تو اسے موذن نہیں کہا جائے گا، حالانکہ یہ کلمہ اذان کا جزو ہے اسی طرح کوئی مسلمان قرآن کی آیات کی تلاوت کرے تو اسے یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس نے نماز پڑھی درحقیقت قرآن کی تلاوت نماز کا جزو ہے۔ راقم عام فہم مثال دیتا ہے ایک کلو کا باٹ من کا چالیسواں جزو ہے، لیکن کوئی صاحب عقل کلو کو من نہیں کہے گا۔ اسی طرح خواب جزو ہے کل نہیں۔

امتی کا خواب بشارت اور تنبیہ ہوتا ہے وہ دلائل شرعیہ کی موافقت میں آئے تو اطمینان قلب کا فائدہ دیتا ہے البتہ ایسے خواب جس میں قرآن وسنت کے احکام میں ردّ و بدل یا ترمیم کرنے کا ذکر ہو وہ خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔

انبیاء کرام سچائی کے پیکر ہوتے ہیں۔ اللہ سبحانہ ان پر وحی کرتا رہا جبکہ جھوٹ بولنے والا اللہ پر ایمان نہیں رکھتا۔ قرآن حکیم ارشاد فرماتا ہے:

﴿إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ﴾ [النحل: ۱۰۵]

''جھوٹ افتراء تو وہی باندھتے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں ہوتا یہی لوگ جھوٹے ہیں۔''

مرزا قادیانی نے تحریر کیا:

''تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت ﷺ وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہوگیا اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی۔''

(پیغام صلح، ص: ۲۷، خزائن: ۲۳/۴۶۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ جھوٹ اتنا واضح ہے کیونکہ ہر شخص کو معلوم ہے کہ آپ ﷺ کے والد آپ ﷺ کی پیدائش سے قبل ہی فوت ہو گئے تھے۔

شیطان کن لوگوں پر وحی کرتا ہے، قرآن حکیم نے نشان دہی فرمائی:

﴿هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ۝ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ۝﴾

[الشعراء: ۲۲۱، ۲۲۲]

''کیا میں تمھیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں، وہ ہر ایک جھوٹے گناہ گار پر اترتے ہیں۔''

قادیانیو! مرزا غلام احمد قادیانی کا کشف پڑھ کر فیصلہ کرو:

''میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔''

(کتاب البریہ، ص: ۸۵، خزائن: ۱۳/۱۰۳)

مذکورہ بالا کشف رحمانی ہے یا شیطانی؟ قرآن کا فرمان حق ہے کہ کاذب پر شیطان اترتا ہے۔ یہی دعوت فکر ہے۔

قادیانیو! عقیدہ ختم نبوت سے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی کے بیانات کو غور سے پڑھو، مرزا قادیانی نے پہلے دعویٰ کیا:

۱: ''چونکہ ہمارے سید و رسول ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور بعد آنحضرت ﷺ کوئی نبی نہیں آ سکتا اس لیے اس شریعت میں نبی کے قائم مقام محدث رکھے گئے۔''

(شہادۃ القرآن، ص: ۲۸، خزائن: ۶/۳۲۳، ۳۲۴)

۲: مرزا قادیانی نے پھر دعویٰ کیا:

''لیکن اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پا لیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی ﷺ چہرہ کا اس میں انعکاس ہو گیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا کیونکہ وہ محمد ہے گو ظلی طور پر۔ پس باوجود اس شخص کے دعویٰ نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیا پھر بھی سیدنا محمد خاتم النبیین ہی رہا کیونکہ یہ محمد ثانی اسی محمد ﷺ کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ خزائن: ۱۸/ ۲۰۹)

۳: مرزا قادیانی کے تیسرے دعویٰ پر نظر ڈالیں:

"اب میں بموجب آیۂ کریمہ واما بنعمۃ ربک فحدث اپنی نسبت بیان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس تیسرے درجہ میں داخل کر کے وہ نعمت بخشی ہے کہ جو میری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر میں ہی مجھے عطا کی گئی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی: ۶۷، خزائن: ۲۲/ ۷۰)

مرزا قادیانی کی پہلی تحریر میں ختم نبوت کا اقرار ہے جبکہ دوسری میں انکار مگر ظلی و کسبی نبوت کا دعویٰ ...... لیکن تیسری تحریر میں کوشش (کسبی) سے انکار مگر شکم مادر میں ہی نبوت کی نعمت ملنے کا اظہار ہے۔

مختلف اوقات کے دوران شہادت کے بیان میں ہمیشہ یکسانیت ہوتی ہے جبکہ کذاب کے دعووں میں تضاد ہوتا ہے۔

تاریخی حقیقت ہے کہ حلت و حرمت کے بعض احکام تدریجی انداز میں نافذ ہوئے لیکن عقائد کی دعوت میں لچک اور تضاد کا رد یہ اختیار نہیں کیا گیا۔

سرور کائنات محمد ﷺ نے بادشاہت کی پیش کش ٹھکرا کر فقر و فاقہ کی زندگی قبول کر لی۔ عرب شہزادی کی بجائے بیوہ عورت سے نکاح کر لیا لیکن آپ ﷺ نے توحید و رسالت کی دعوت میں لچک اختیار نہیں کی۔ سید الکونین ﷺ نے کوہِ صفا پر توحید و رسالت کا جو پرچم بلند کیا۔ دورِ نبوت میں کہیں بھی کوئی تضاد نہیں۔

چناں چہ مرزا قادیانی کا رسالت سے متعلق تین طرح کے بیانات کا آپس میں تضاد اس کے کذب کی واضح دلیل ہے۔

نبی کریم ﷺ پر نبوت ختم ہوگئی تاہم نبوت کا علم باقی ہے جس کو حاصل کرنے، اس پر عمل کرنے اور دوسروں کو دعوت دینے سے ایک مسلمان، مومن، صالح، متقی اور ولی اللہ کا اعزاز تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاصل کر سکتا ہے، لیکن نبوت ہرگز نہیں۔ سید ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إنه سيكون في أمتي كذابون ثلاثون، كلهم يزعم أنه نبي، و أنا خاتم النبيين، لا نبي بعدي.))

"میری امت میں تیس بڑے کذاب پیدا ہوں گے اور وہ سب نبوت کا دعویٰ کریں گے لیکن میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

(سنن ابی داؤد: ۴۲۵۲، سنن ترمذی: ۲۲۱۹)

جس طرح لا الہ الا اللہ میں شجر و حجر، بت و قبر، زندہ و مردہ، جن و انس اور آگ و سورج تمام الٰہوں کی نفی کر کے ایک اللہ کو الٰہ ماننا عقیدہ توحید ہے، اسی طرح لا نبی بعدی کا مفہوم نبی کریم ﷺ کے بعد تشریعی و غیر تشریعی، ظلی اور بروزی ہر قسم کے نبیوں کی نفی کرتا ہے اور آپ ﷺ کو آخری نبی تسلیم کرنا عقیدہ ختم نبوت ہے۔

قادیانیو! روز مرہ زندگی کا مشاہدہ ہے کہ ظل اپنے اصل کے انعکاس میں ترمیم نہیں کر سکتا۔ نبی کریم ﷺ نے دعوت و جہاد کی بدولت جزیرۃ العرب زیرنگیں کر لیا۔ جبکہ ظلی نے جہاد کو حرام قرار دیا۔ سرور کائنات ﷺ نے یہود و نصاریٰ پر اعتماد کرنے سے منع فرمایا جبکہ ظلی نے انگریزوں کی سلطنت کو رحمت کا سایہ قرار دیا۔

مرزا کا سرور کائنات ﷺ سے موازنہ ادب کے لحاظ سے درست فعل نہیں۔ قادیانیو! آپ کی اصلاح کے لیے گوش گزار ہے: نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے لیکن ظلی مرزا نے قادیان میں جنم لیا۔ آپ ﷺ عربی ہیں جبکہ ظلی مرزا کا تعلق عجم سے ہے۔ سرور کائنات محمد ﷺ امی ہیں۔ اس کے برعکس مرزا نے کئی لوگوں سے علم حاصل کیا اور متعدد کتب کا مصنف بھی ہے۔

نبی جہاں فوت ہوتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے۔ سید الکونین ﷺ حجرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (مدینہ منورہ) میں فوت ہوئے، چناں چہ آپ ﷺ وہیں دفن ہوئے جبکہ ظلی مرزا منہ مانگی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیضہ کی موت سے لاہور میں مرا اور قادیان میں جا کر دفن ہوا۔ ظلی مرزا کو مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کی ہوا بھی نصیب نہ ہوئی، قادیانیو! غور کرو وہ ظلی و بروزی نبی کس طرح ہوا؟

سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ سے قبل ہزاروں کی تعداد میں انبیائے کرام تشریف لائے جن میں بعض کو اللہ سبحانہ نے "رسول" کے شرف سے نوازا لیکن ان میں ظلی و بروزی کا کوئی تصور نہ تھا۔ قادیانیو! آپ اس اصطلاح کا مآخذ قرآن وسنت سے ثابت کریں؟

نبی کریم ﷺ سارے جہانوں کے لیے رحمت وشفیق بن کر تشریف لائے۔ آپ ﷺ طائف کے میدان میں پتھروں کی بارش کے دوران قوم کی ہدایت کے لیے دعا کرتے رہے۔ سبحان اللہ۔

مخبر صادق محمد ﷺ نے بعد میں فتنہ دجال دیاجوج و ماجوج سمیت ہر قسم کے فتن امت کو آگاہ فرمایا۔ آپ ﷺ نے ان کو پیش آمدہ مسائل میں اپنی اور خلفاء راشدین کی سنت کی پیروی کرنے کا حکم دیا، اسی طرح آپ ﷺ نے قیامت کے قریب دمشق کی جامع مسجد کے شرقی مینار پر عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا ذکر فرمایا ہے لیکن کسی موقع پر قادیان میں ظلی و بروزی نبی آنے کی خبر نہیں دی۔ قادیانیو! آپ کا دعویٰ کہ امتی نبی آ سکتا ہے قرآن وحدیث میں کہاں ہے؟

مخبر صادق محمد ﷺ نے اپنے بعد کسی ظلی، بروزی وغیرہ نبی کے آنے کی نفی کر دی، البتہ خلفاء کا تذکرہ فرمایا۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كانت بنو إسرائيل تسوسهم الأنبياء، كلما هلك نبي خلفه نبي، و إنه لا نبي بعدي، و سيكون خلفاء، فيكثرون.))

"بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء علیہم السلام کرتے تھے۔ جب کوئی نبی فوت ہوتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوتا مگر (سن لیجیے) میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ خلفاء ہوں گے اور بکثرت ہوں گے۔" (صحیح البخاری: ۳۴۵۵، صحیح مسلم: ۱۸۴۲)

اگر بقول مرزا قادیانی اتباع رسول مقبول ﷺ سے ظلی و بروزی نبی بن سکتا ہے تو قابل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غور پہلو ہے صحابہ کرام اسلام قبول کرنے کے بعد تکلیفیں برداشت کرتے رہے لیکن اسلام کا دامن نہیں چھوڑا۔ وہ اپنے مرشد کامل محمد ﷺ کے دفاع اور اسلام کے فروغ کے لیے جہاد فی سبیل اللہ میں تن من دھن قربان کرتے رہے اس قدر اتباع کے باوجود ان میں سے کسی پر محمدی چہرہ کا انعکاس نہیں ہوا کیوں؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خود کو خلیفۃ الرسول کہا اور ان کے جانشینوں نے خود کو امیر المومنین تو کہلوایا لیکن کسی نے امتی نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔

آپ مرزا قادیانی کی تحریر کو غور سے پڑھو جو اس امر کی نشان دہی کر دیتی ہے کہ جس طرح آئینہ میں شکل دیکھنے سے تم دو نہیں ہو سکتے بلکہ ایک ہی ہو یہی ظل اور اصل کا فرق ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے دوسرے مقام پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے متعلق تحریر کیا:

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وجود ظلی طور پر گویا آنجناب ﷺ کا وجود ہی تھا۔''

(ایام صلح: ۳۹، خزائن: ۱۴/ ۲۶۵)

قادیانیو! ظل اور بروز کے جس فلسفہ کے تحت مرزا غلام احمد کو ظلی نبی مانتے ہو وہی فلسفہ بقول مرزا حضور ﷺ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان ہے لیکن قابل غور پہلو ہے کہ قادیانیوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ظلی نبوت کا درجہ نہیں دیا۔ درحقیقت ظلی و بروزی کا فلسفہ مرزا قادیانی کا خودساختہ ہے، اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

قرآن حکیم نے حضرت محمد ﷺ کو خاتم النّبیین کے لقب سے سرفراز کیا ہے، چناں چہ کسی مسلمان کو جہاد، خدمت دین اور زہد و تقویٰ کی بنا پر مجاہد، محدث، عابد، زاہد اور ولی تو کہا جا سکتا ہے لیکن کسی کو تشریعی و غیر تشریعی، ظلی و بروزی نبی نہیں کہہ سکتے کیونکہ یہ نظریہ عقیدہ خاتم النّبیین کے منافی ہے۔ امت محمدیہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ سرور کائنات ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

قادیانیو! تمھارا عقیدہ ہے کہ نبی مکرم محمد ﷺ کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہے اور مرزا کے بعد کوئی نیا نبی نہیں بن سکتا۔

مرزا غلام احمد نے دعویٰ کیا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ہلاک ہو گئے وہ جنھوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا، مبارک ہے وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں، بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔" (کشتی نوح:۶۲، خزائن:۱۹/۶۰، ۶۱)

مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ قصر نبوت کی آخری اینٹ میں ہوں۔

"فاراد الله ان یتم البناء و یکمل البناء باللبنة الاخیرة فانا تلك اللبنة."

"پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیش گوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ بنا کو کمال تک پہنچا دے۔ پس میں وہی اینٹ ہوں۔"

(خطبہ الہامیہ، ص:۱۷۸، خزائن:۱۶/۱۷۸)

قادیانی کتب کے اقتباس سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود کو آخری نبی کہا ہے۔

قادیانیو! آپ قرآن و حدیث کے کسی ایک حوالہ سے ثابت کریں کہ نبوت حضرت محمد ﷺ پر ختم نہیں ہوئی بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی پر ختم ہوئی اور اس امر کی بھی وضاحت ہو کہ قیامت تک مرزا قادیانی کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

قرآن کریم اور احادیث رسول مقبول ﷺ سے تشریعی و غیر تشریعی، ظلی و بروزی ہر قسم کی نبوت کا اختتام روز روشن کی ظاہر ہے کوئی ایک روایت بھی نہیں ہے جس میں خبر دی گئی ہو کہ نبی کریم ﷺ کے بعد ظلی، بروزی کا سلسلہ جاری رہے گا تلاش حق کی جستجو کے لیے قادیانیو! اپنے مذہبی اماموں سے مل کر تحقیق کرو۔

اللہ سبحانہ نے دین اسلام کے کامل ہونے کا اعلان فرمایا:

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : ٣]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور
تمھارے لیے اسلام کو دین کے طور پر (ہمیشہ کے لیے) پسند کر لیا۔"

اللہ تعالیٰ کے سب احکام نازل ہو چکے، یہ آیت ۹ ذوالحجہ ۱۰ھ بمقام عرفات بروز جمعہ نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی، مفسرین کی آراء کا مفہوم ہے۔ دین اسلام جو سابقہ انبیاء ورسل کا دین تھا وہی دین ہر لحاظ سے اکمل وکامل صورت میں تمھارے لیے پسند کر لیا گیا جو ہر دور کے پیش آمدہ معاشرتی ومعاشی وسیاسی حالات میں روشنی کا مینار ثابت ہوگا اکمال دین اور اتمام نعمت کے بعد اب اس میں کسی ترمیم، اضافہ یا نصرت کی کوئی گنجائش نہیں رہی۔ یہ آیت سرورِ کائنات محمد ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی واضح دلیل ہے کیونکہ جب دین مکمل ہو چکا ہے تو اس کے بعد احکام میں ردّ و بدل کی گنجائش نہ ہے تو پھر کسی تشریعی وغیر تشریعی اور ظلی و بروزی نبی کے آنے کی ضرورت نہ رہی۔

اس آیت کے نزول کے تین ماہ بعد نبی کریم ﷺ کو اپنے رفیق اعلیٰ کا قرب نصیب ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ کیوں روتی ہیں، اس نے وجہ بیان کی کہ آسمان سے سلسلہ وحی منقطع ہو گیا۔ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے اپنے شفیق باپ کی جدائی پر فرمایا کہ آسمان سے وحی کا نزول بند ہو گیا ہے۔ احسان دانش نے عقیدت کا اظہار کیا۔

تیرے وجود پہ فہرستِ انبیاء ہے تمام
تجھی پہ ختم ہے روح الامین کی نامہ بری

خاتم النبیین محمد ﷺ پر دین کامل کے نزول کے بعد آسمان سے وحی کا سلسلہ بند ہو گیا تو مرزا کا دعویٰ نبوت دجل وفریب کے سوا کچھ نہیں ہے۔ قادیانیوں کو یہی دعوت فکر ہے۔ ☆

☆ الاعتصام ۴۰۱ اکتوبر تا ۷۰ نومبر ۲۰۱۹ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں کو دعوتی واصلاحی پیغام

عقیدہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے قرآن حکیم نے حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت کا ذکر نہایت صراحت سے کیا ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا﴾ [الأحزاب: ٤٠]

''محمد (ﷺ) تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں، لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اور اللہ ہر چیز سے بخوبی واقف ہیں۔''

قرآن میں آپ ﷺ کے بعد کسی نبی کی بعثت کا ذکر نہیں۔

ظہور قدسی سے قبل تمام انبیاء کرام نے اپنے بعد آنے والے نبی کی خبر دی۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت محمد ﷺ کے بارے بشارت دی:

﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ﴾ [الصف: ٦]

''اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی میں تمھیں خوش خبری سنانے والا ہوں جن کا نام احمد ہے۔''

لیکن مخبر صادق محمد ﷺ نے اپنے بعد آنے والے کسی نبی کی بعثت کے بارے خبر نہیں دی۔ یاد رہے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی سرور کائنات محمد ﷺ کی مکہ معظمہ میں پیدائش ہوئی۔ جبکہ آپ ﷺ نے بشارت یا مبعوث ہونے کا نہیں دمشق کی مسجد میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر خیر کیا ہے، لیکن لا نبي بعدي فرما کر امت کو خبردار کر دیا۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كانت بنو إسرائيل تسوسهم الأنبياء ، كلما هلك نبي خلفه

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبي ، و إنه لا نبي بعدي ، و سيكون خلفاء ، فيكثرون .))

(صحیح بخاری: ۳٤٥٥، صحیح مسلم: ۱۸٤۲)

''بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء علیہم السلام کرتے تھے، جب کوئی نبی فوت ہوتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوتا، مگر (سن لو) میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ خلفاء ہوں گے اور بکثرت ہوں گے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إن مثلي و مثل الأنبياء من قبلي كمثل رجل بنى بيتا ، فأحسنه و أجمله إلا موضع لبنة من زاوية ، فجعل الناس يطوفون به و يعجبون له ، و يقولون: هلا وضعت هذه اللبنة؟ قال: فأنا اللبنة ، و أنا خاتم النبيين .))

(صحيح البخاري: ۳٥۳٥)

''کسی نے ایک حسین وجمیل گھر بنایا، لیکن ایک کھدرے میں اینٹ بھر جگہ چھوڑ دی، لوگ اس عمارت کے اردگرد گھومتے، اس کی عمدگی پر حیرت کا اظہار کرتے اور کہتے کہ اینٹ کی جگہ پُر کیوں نہ کر دی گئی؟ یہی مثال قصر نبوت کی ہے، اس کی آخری اینٹ میں ہوں اور پہلی اینٹیں سابقہ انبیاء ہیں، میرے بعد نبوت کا سلسلہ ختم اور میں خاتم النبیین ہوں۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فضلت على الأنبياء بست ، أعطيت جوامع الكلم ، و نصرت بالرعب ، وأحلت لي الغنائم ، و جعلت لي الأرض طهورا و مسجدا و أرسلت إلى الخلق كافة ، و ختم بي النبيون .)) (صحیح مسلم: ۵۲۳)

''مجھے چھ چیزوں میں انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے: مجھے جامع کلمات عطا کیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئے ہیں، رعب کے ساتھ میری نصرت کی گئی ہے، میں (اور میری امت) ساری زمین پر کہیں بھی نماز ادا کر سکتے ہیں اور اس سے تیمم کر سکتے ہیں، میں پوری دنیا کے لیے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور مجھ پر انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔"

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أنا محمد، و أنا أحمد، و أنا الماحي الذي يمحى بي الكفر، و أنا الحاشر الذي يحشر الناس على عقبي، و أنا العاقب الذي ليس بعده نبي.))

(صحيح البخاري: ٣٥٣٢، صحيح مسلم: ٢٣٥٤، و اللفظ له)

"میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعے سے کفر کو ختم کیا جائے گا، میں حاشر ہوں کہ میرے بعد حشر برپا ہوگا، میں عاقب ہوں کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔"

مذکورہ ارشادات نبوی سے واضح ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ آپ نے تیس مدعیان نبوت کے کذب و دجل سے امت کو خبردار رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إنه سيكون في أمتي كذابون ثلاثون، كلهم يزعم أنه نبي، و أنا خاتم النبيين، لا نبي بعدي.)) (مسند أحمد: ٥/ ٢٧٨، سنن أبي داود: ٤٢٥٢، سنن الترمذي: ٢٢١٩)

"میری امت میں تیس بڑے کذاب پیدا ہوں گے اور وہ سب نبوت کا دعویٰ کریں گے، لیکن میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إن بين يدي الساعة كذابين فاحذروهم.))

(صحيح مسلم: ١٨٢٢)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"قیامت سے قبل کذاب لوگ آئیں گے، ان سے بچ رہیے گا۔"

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون، قريبا من ثلاثين، كلهم يزعم أنه رسول الله.))

(صحيح البخاري: ٣٦٠٩)

"قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تقریباً تیس جھوٹے دجال پیدا نہ ہو جائیں۔ ان میں سے ہر ایک کا یہی گمان ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔"

قرآن وحدیث میں عقیدہ ختم نبوت پر متواتر شواہد موجود ہیں۔ ان واضح حقائق کی بنا پر صحابہ کرام کا سب سے پہلا اجماع عقیدہ ختم نبوت پر ہوا۔

تاریخی حقیقت ہے کہ مسیلمہ کذاب نماز پڑھتا تھا، زکاۃ بھی دیتا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھتا تھا اس کے پیروکار اذان میں أشهد أن محمدا رسول الله پکارتے تھے اور وہ خود بھی بوقت اذان اس کی شہادت دیتا تھا۔ مولانا اللہ وسایا تحریر کرتے ہیں:

تاریخ طبری (۲۴۴/۳) میں ہے:

"كان يؤذن للنبي ﷺ و شهد في الأذان أن محمدا رسول الله و كان الذي يؤذن له عبدالله بن النواحة و كان الذى يقيم له حجير بن عمير و يشهد له و كان مسيلمة إذا دنى حجير من الشهادة قال صرح حجير فيزيد في صوت و يبالغ التصديق في نفسه."

"(مسیلمہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذان میں یہ گواہی دیتا تھا کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور اس کا موذن عبداللہ بن نواحہ اور اقامت کہنے والا حجیر بن عمیر تھا اور جب حجیر شہادت پر پہنچتا تو مسیلمہ بآواز بلند کہتا کہ حجیر نے صاف بات کہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور پھر اس کی تصدیق کرتا تھا۔'' (قادیانی شبہات کا ازالہ: ۱/۶۳)

تو پھر اس کا کون سا جرم تھا جس کی بنا پر اسے مرتد قرار دے کر جہاد کیا گیا؟ ہاں مسیلمہ پر بغاوت کا جرم تھا، کیونکہ اس نے نبی مکرم ﷺ کی نبوت کے اقرار کے ساتھ اپنی نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ سیدنا حبیب بن زید انصاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا خط لے کر مسیلمہ کے پاس گئے جب اس کو خط پیش کیا تو مسیلمہ کذاب نے ان سے کہا:

> ''کیا تم اس بات کی شہادت دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ پھر اس نے کہا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ فرمایا: میں بہرا ہوں سنتا نہیں۔ مسیلمہ بار بار یہی سوال دہراتا رہا اور آپ وہی جواب دیتے رہے اور ہر مرتبہ جب حبیب رضی اللہ عنہ اس کی مانگی مراد پوری نہ کرتے تو وہ ان کے جسم کا ایک عضو کاٹ لیتا۔ سیدنا حبیب رضی اللہ عنہ صبر واستقامت کا پہاڑ بنے رہے، یہاں تک کہ اس نے آپ کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے اس کے سامنے سیدنا حبیب رضی اللہ عنہ نے جام شہادت نوش کرلیا۔''

(اسد الغابۃ: ۱۰۴۹، بحوالہ سید ابوبکر صدیق از ڈاکٹر علی محمد الصلابی، ص: ۳۴۹)

یہ بات مسلمہ حقیقت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد لشکر اسامہ کی روانگی پر یا مانعین زکاۃ سے جہاد کے معاملے پر چند صحابہ نے خلیفۃ الرسول سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے سے اجتہادی اختلاف کیا، لیکن مسیلمہ کذاب کے خلاف جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جہاد کرنے کا حکم دیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت میں سے کسی نے اختلاف نہیں کیا کہ مسیلمہ کے پیروکار کلمہ گو ہیں اہل قبلہ ہیں، نمازی ہیں، کیونکہ ان کو محمد ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر پختہ یقین تھا جبکہ مسیلمہ نبی کریم ﷺ کی نبوت پر ایمان لانے کے بعد اپنی نبوت کا مدعی تھا۔ چناں چہ صحابہ کرام نے اجتماعی فیصلے کے تحت مسیلمہ کے خلاف جہاد میں حصہ لیا۔ مخبر صادق محمد ﷺ کا فرمان سچ ثابت ہوا۔ لن تجمع أمتي على الضلالة . یعنی میری امت کبھی بھی گمراہی پر متفق نہیں ہوسکتی۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف جذبہ جہاد اس قدر سرشار تھے کہ بعض نے جسم پر کفن باندھ لیے۔ سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے جسم پر حنوط مل لی، کفن باندھ لیے اور نصف پنڈلی تک زمین کھود لی۔ آپ انصاری پرچم لیے وہاں ڈٹ گئے یہاں تک کہ جام شہادت نوش کر لیا۔ خونی معرکہ میں مسیلمہ مارا گیا اس کے ہزاروں ساتھی واصل جہنم ہوئے، بارہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عقیدہ تحفظ ختم نبوت کے معرکہ میں شہید ہوئے۔ جن میں سات سو قرآن مجید کے حافظ تھے۔

گزشتہ انبیاء کرام پر نازل شدہ کتب وصحائف عارضی اور محدود وقت کے لیے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی کی حفاظت کا وعدہ نہیں کیا اور وقت گزرنے کے ساتھ اس میں تحریف ہوتی رہی۔ جبکہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ قرآن حکیم کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا اور وہ قیامت تک بنی نوع انسان کی ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے حفاظ کے سینوں میں محفوظ کر دیا ہے۔ قادیانی لاکھ جتن کر لیں وہ مرزا کے خزائن کو حفظ نہیں کر سکتے۔

قرآنی آیات، متعدد احادیث نبویہ، اجماع صحابہ اور حفاظتِ قرآن اس امر کے بین ثبوت ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی خاتم النبیین ہیں۔ مرزائی لاکھ نمازیں پڑھتے ہیں متبادل نبوت کے دعویٰ کی بنا پر مسیلمہ کذاب اور اس کے پیروکاروں کی طرح کافر ہیں۔ چونکہ قادیانی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا غلام احمد کو نبی تسلیم کرتے ہیں ان پر ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ قرآن کی کسی آیت یا حدیث کی رو سے ثابت کر دیں کہ نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں، بلکہ مرزا قادیانی پر ختم ہوئی ہے۔

ہدایت کا اختیار اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پاس ہے۔ تاہم قانونِ قدرت ہے کہ ہدایت اسے ملتی ہے جو ہدایت کا طلب گار بن کر حقائق پر غور وفکر کرتا ہے۔

فتح مکہ کے بعد عکرمہ بن ابی جہل بھاگ گیا اور یمن جانے کے لیے کشتی پر سوار ہوا۔ بھنور میں کشتی ہچکولے کھانے لگی تو عکرمہ نے لات منات کو پکارا کشتی والے نے کہا: آسمان والے اللہ کو پکارو۔ عکرمہ نے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ نہیں کیا کہ میرا باپ تو اسلام کا بدترین دشمن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہا اور مسلمانوں کے ہاتھوں بدر کے میدان میں ذلت آمیز موت سے دوچار ہوا، بلکہ اس نے کشتی والے کی بات سن کر غور و فکر کیا اور نتیجہ اخذ کیا کہ جب سمندر کی موجوں سے اللہ بچا سکتا ہے تو خشکی پر کیوں نہیں مدد کر سکتا، چناں چہ اللہ سبحانہ نے اسے ہدایت کی نعمت سے سرفراز کیا۔

موجودہ دور کے قادیانیو! چونکہ آپ قادیانی خاندان میں پیدا ہوئے ہیں اس بنا پر آپ بغیر تحقیق کے آبائی قادیانی مذہب پر قائم ہیں۔ ہم آپ کو دست بدستہ دعوت فکر دیتے ہیں کہ ہدایت کے طلب گار بن کر تحقیق کرو اور عکرمہ کی طرح غور کریں۔

مسلمہ مفسرین کے نزدیک خاتم النّبیین کے معنی ہیں: رحمت عالم ﷺ کی آمد پر حق تعالیٰ نے انبیاء ؑ کے سلسلے پر ایسی مہر لگا دی ہے کہ اب کسی کو نہ اس سلسلے سے نکالا جا سکتا ہے اور نہ کسی نئے شخص کو سلسلہ نبوت میں داخل کیا جا سکتا ہے۔

جبکہ قادیانیوں کے نزدیک خاتم النّبیین کا معنی ”نبیوں کی مہر“ کے ہیں کہ آپ جس پر مہر لگا دیں تو وہ نبی بن جائے گا۔ چونکہ قادیانی صاحبان نبی کریم ﷺ کے بعد مرزا قادیانی کے دعویٰ تک کسی اور نبی کے قائل نہیں، اسی طرح مرزا قادیانی کی موت کے بعد کسی اور نبی کی نبوت کا انکار کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ مرزا کی موت کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری ہے، چناں چہ اس لحاظ سے قادیانی نظریے کے مطابق ایک نبی پر مہر لگائی گئی نبیین پر نہیں، جبکہ قرآن میں لفظ خاتم النّبیین ہے۔

قادیانیو! اب قرآن کے کسی مقام سے خاتم النبی کا لفظ دکھاؤ، اگر ایسا نہیں تو تعصب کی عینک اتار کر تسلیم کر لو کہ خاتم النّبیین کے معنی جاری کرنے والی نہیں، بلکہ نبیوں کا سلسلہ بند کرنے والی مہر ہے۔

علماء سلف نے خاتم النّبیین کے بارے وضاحت فرمائی ہے کہ

> ”باب ختم کا معنی ہے آخری ہونا اللہ نے اس کا خاتم بالخیر فرمایا: خاتم کا معنی سب سے آخر میں آنے والا، ہمیشہ اختتام، افتتاح کے مقابلے میں آتا ہے۔ سورت کے اختتام کا مطلب سورت کا آخر ہوتا ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ سیدنا محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں کیونکہ آپ نے نبوت کو ختم کر دیا یعنی آپ کی آمد سے سلسلہ نبوت مکمل ہو گیا۔

قادیانیو! غور کرو

قادیانیو! آپ سادہ لوح مسلمانوں میں عموماً پرچار کرتے ہیں کہ مولوی فسادی ہیں جو ایک دوسرے پر کفر کا فتویٰ دائر کرتے ہیں۔ ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد کہتے ہو: دیکھو! احمدی کلمہ، نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں، لیکن مولوی ان کلمہ گو کو کافر کہتے ہیں۔ حقیقت سے انکار نہیں کہ برصغیر میں مسلمانوں کے کئی فرقے ہیں جن کے مابین اختلافی امور پر بحث مباحثے ہوئے۔ ان میں سے بعض شعلہ بیان مقررین نے ایک دوسرے پر فتویٰ بازی کی، لیکن ان کے فتویٰ پر امت کا اتفاق نہیں ہوا، بلکہ اسی مکتبہ فکر کے اکثر علماء نے اختلاف کیا۔ البتہ تاریخی حقیقت ہے کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی نے یکے بعد دیگرے مجدد و مسیح موعود اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو تمام مکاتب فکر کے علماء نے مرزا اور اس کے پیروکاروں پر کفر کا فتویٰ عائد کیا۔

قیام پاکستان کے بعد ۱۹۵۳ء کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی تشکیل ہوئی تو اس میں تمام مکاتب فکر کے علماء شامل تھے جن کا ایک ہی مطالبہ تھا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

۱۹۷۴ء میں یہ مطالبہ شدت اختیار کر گیا یہ مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش ہوا، کئی روز تک بحث مباحثہ ہوا۔ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد کو پارلیمنٹ میں موقف پیش کرنے کے لیے بلایا گیا۔ گیارہ روز تک جرح ہوئی۔ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو ارکان پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

سوچنے کی بات ہے کہ مولوی جو ایک دوسرے کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھتے تھے وہ ختم نبوت کے مسئلے پر ایک ہو گئے، اسی طرح پارلیمنٹ میں سیاسی جماعتوں کا ایک دوسرے پر تنقید کے تیر برسانا معمول کی کارروائی ہے، لیکن عوام کے منتخب ارکان پارلیمنٹ نے اتفاق رائے سے ختم نبوت کے ڈاکو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانیو! غور کرو یہ مولوی کا فساد نہیں، بلکہ پاکستان کے مسلمانوں کا اجتماعی فیصلہ ہے۔

قادیانیوں کا کلمہ طیبہ پر ایمان کیوں نہیں؟

قادیانیو! آپ کا دعویٰ ہے کہ ہم کلمہ پڑھتے ہیں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔ آؤ! حقائق کی روشنی میں تلاش کریں کہ آپ کس قسم کے اللہ اور کون سے رسول کا اقرار کرتے ہو۔ مرزا قادیانی دعویٰ کرتا ہے:

''میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔'' (کتاب البریہ، ص: ۸۵، مندرجہ روحانی خزائن: ۱۰۳/۱۳، از مرزا قادیانی)

بیہودہ کفر لکھنے پر اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ مرزا قادیانی خدا کیسے بنا؟

مرزا کا مرید قاضی یار محمد نے انکشاف کیا:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا، سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے۔''

(اسلامی قربانی، ٹریکٹ نمبر: ۳۴، از قاضی یار محمد قادیانی مرید مرزا غلام احمد قادیانی)

یہ اللہ کے ایک ہونے کا اقرار نہیں، بلکہ اللہ سبحانہ کی توہین ہے۔

اللہ اپنی ذات صفات اور افعال میں یکتا ہے کوئی اس کا شریک نہیں، نہ اس نے کسی سے جنم لیا نہ کسی نے اس سے جنم لیا، وہ عرش پر مستوی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہر قسم کے عیبوں سے پاک، بشری تقاضوں اور نفسانی اوصاف وخواہشات سے مبرا ہے۔

ارے قادیانیو! مرزا قادیانی کے شیطانی کشف و الہام پر یقین کرنا اللہ کے وحدہ لاشریک اور سبحان ہونے کا اقرار نہیں، بلکہ صریح انکار ہے اور دراصل یورپ میں پھیلتی ہوئی ہم جنس پرستی کی وبا کو مذہبی جواز پیش کرنا مرزا کے کشف شیطانی کا مقصود ہے۔

کلمہ طیبہ کے دوسرے حصے (محمد رسول اللّٰه) میں نبی کریم ﷺ کی رسالت کی تصدیق کی جاتی ہے۔ امت مسلمہ جس ہستی مقدس کا اقرار کرتی ہے ان کا اسم گرامی محمد بن

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ، والدہ کا نام آمنہ ہے۔ آپ عرب کی سرزمین مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔

قادیانیو! آپ کے مربی تم سے دجل وفریب کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ ہم کلمہ طیبہ میں محمد عربی ﷺ کی رسالت کا اقرار کرتے ہیں، جبکہ تاریخی حقائق کی روشنی میں تم کلمہ طیبہ میں مرزا قادیانی کی نبوت کی تصدیق کرتے ہو۔ ثبوت حاضر ہے:

"پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے: محمد رسول اللّٰہ و الذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم ۔ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔"

(ایک غلط فہمی کا ازالہ، ص:۴، مندرجہ روحانی خزائن: ۱۸/ ۲۰۷ از مرزا غلام احمد قادیانی)

قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی نے مرزا کے کشف کو اشعار کا روپ دیا۔ اس نے نظم لکھ کر خود مرزا کی خدمت میں پیش کی۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(اخبار بدر قادیان، ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

مرزا قادیانی نے نظم پڑھ کر بے حد خوشی کا اظہار کیا۔

قادیانیو! تم عوام الناس میں عموماً دعویٰ کرتے ہو کہ ہم کلمہ طیبہ میں محمد ﷺ کی رسالت کا اقرار کرتے ہیں، لیکن حقائق کی رو سے تم قادیان میں اترنے والے کی نبوت کا اقرار کرتے ہو۔ روز محشر کلمہ طیبہ پر ایمان کے بغیر اعمال صالحہ کی قدر و قیمت صفر ہو جائے گی تحقیق کا دریچہ کھول کر کلمہ طیبہ پر ایمان کی فکر کرو۔

آپ قادیانی نظریہ الوہیت سے توبہ کرو جس میں اللہ کو بشری تقاضے لاحق ہوں اور اللہ کے ساتھ مرزا قادیانی کے خدائی دعویٰ کا اقرار ہو۔ اسی طرح مرزا قادیانی کی نبوت پر تین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرف بھیجو جس کا دعویٰ ہے کہ

''قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔''

(تذکرہ مجموعہ الہامات، ص: ۶۳۵، طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

جس کا کردار یہ ہے کہ وہ غیر محرم عورتوں سے جسم دبواتا ہے۔

''سوال ششم: حضرت اقدس (مرزا قادیانی) غیر عورتوں سے ہاتھ پاؤں کیوں دبواتے ہیں؟

جواب: وہ نبی معصوم ہیں ان سے مس کرنا اور اختلاط منع نہیں، بلکہ موجب رحمت وبرکات ہے۔'' (قادیانی اخبار الحکم، جلد ۱۱، نمبر ۱۳، مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۰۷ء)

قادیانیو! کلمہ طیبہ میں محمد عربی ﷺ کی نبوت پر ایمان لاؤ جس نے پانی کے پیالے میں انگلی ڈبو کر عورتوں سے بیعت لی، لیکن عورتوں کے ہاتھ سے ہاتھ مس نہیں کیا۔

یہ وہ مبارک ہستی ہے جن کے بارے میں اللہ سبحانہ نے فرمایا:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۝﴾ [الأنبياء: ١٠٧]

''اور ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

آپ ﷺ کی رحمت پوری انسانیت کے لیے ہے کسی مخصوص قوم یا خطہ کے لیے نہیں ہے۔ جس طرح الحمد للہ رب العالمین اللہ تعالیٰ سارے جہانوں کا پالنے والا ہے اسی طرح حضرت محمد ﷺ سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر مبعوث کیے گئے۔ اللہ سبحانہ نے آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب کو سارے جہانوں کے لیے مرکز ہدایت بنایا گیا ہے۔

﴿اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ۝﴾ [ص: ٨٧]

''یہ قرآن سارے جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔''

اللہ نے آپ ﷺ کے مرکز تبلیغ کے لیے فرمایا:

﴿اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ۝﴾

[آل عمران: ٩٦]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”یقیناً پہلا گھر (بیت اللہ) جو مکہ مکرمہ میں ہے یہ تمام جہان والوں کے لیے برکت کا باعث اور مرکز ہدایت ہے۔“

یہ اعزاز صرف آپ ﷺ کے لیے مخصوص ہے۔

اللہ سبحانہ نے رحمت کائنات ﷺ سے فرمایا:

﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾ [الأعراف: ۱۵۸]

”فرما دیجیے! کہ میں آپ سب کے لیے اللہ کا رسول ہوں۔“

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور رسول کو حکم دیا کہ آپ یہ اعلان فرما دیں: لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔

یہ خطاب سرخ و سیاہ اور عربی و عجمی سب کے لیے ہے یہ آپ کا شرف و عظمت ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور تمام لوگوں کی طرف مبعوث فرمائے گئے ہیں۔

قادیانیو! اس اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ایمان لاؤ جو انسانی اوصاف و تعلقات سے پاک ہے۔

قرآن میں ارشاد ہے:

﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا﴾ [الإسراء: ۱]

”(انسانی عیوب سے) پاک ہے وہ ذات جس نے ایک رات اپنے بندے کو مسجد الحرام سے لے کر مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی۔“

سبحان کا لفظ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نمایاں اظہار کے لیے آتا ہے جبکہ عبد کا لفظ جسم اور روح دونوں کے مجموعے پر بولا جاتا ہے کسی ایک پر نہیں ہوتا۔ مسجد اقصیٰ میں تمام سابقہ انبیاء کا جمع ہونا اور جبرائیل علیہ السلام کا آپ ﷺ کو آگے بڑھانا اور آپ کا امامت کرانا اس سے تمام انبیاء کرام پر آپ کی شرف و فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

قادیانیو! اللہ آپ کو تلاش حق کی فکر دے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی واحدانیت اور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان لانے کی توفیق دے، آمین۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خاتم النبیین محمد ﷺ پر نازل ہونے والا قرآن مجید الہامی تعلیمات کا عطر ہے۔ مسلمانوں نے اس عطر کو چار سو پھیلانے کے لیے دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا، تاکہ اس کی مہک سے تاریک سینے ایمان کے نور سے منور ہو جائیں۔ اسی طرح احادیث نبویہ کے بھی ترجمے ہو چکے ہیں۔

قادیانیو! آپ کے مذہبی راہنماؤں نے مرزا قادیانی کے روحانی خزائن کو دنیا کی دیگر زبانوں میں شائع کیوں نہیں کیا؟

شرعی ضابطوں کے مخالفین کو کافر، مشرک، ظالم، منافق اور فاسق تو کہا جا سکتا ہے، لیکن گالیاں دینا درست فعل نہیں۔ جبکہ مرزا قادیانی نے مخالفین کو ولد الحرام، عورتوں کی عار وغیرہ کہا۔ مزید برآں الہامات کی آڑ میں بے ہودہ قصے، واقعات درج کیے ہیں جن کو پڑھ کر قاری مرزا کو شریف آدمی تسلیم کرنے پر تیار نہ ہو۔ دیگر زبانوں میں ترجمہ نہ کرنے کی یہی وجہ ہو کہ کہیں لوگ مرزا کی بازاری زبان اور شیطانی الہامات پڑھ کر متنفر نہ ہو جائیں۔

انسان جسم اور روح کا مرکب ہے جسم کی خوراک اناج پھل ہے جبکہ روح کی خوراک ذکر ہے، چناں چہ روحانی خزینہ وہ ہوتا ہے جسے پڑھ کر روح کو سکون میسر ہو۔

قادیانیو! آپ نے مرزا کی کتب کو روحانی خزائن کے نام سے شائع کیا ہے۔ آپ اس طرح کریں کہ کچھ عرصہ تک اس کا باقاعدگی سے روزانہ مطالعہ کریں تو یقیناً آپ کے ذہن میں وسواس اور اشکال جنم لیں گے اور روح بے چین ہو جائے گی۔ جبکہ مسلمانوں کے نزدیک اللہ کا قرآن بہترین ذکر ہے جو کائنات کے لیے روحانی سکون کا سرچشمہ ہے۔

قادیانیو! راہِ حق کے متلاشی بن کر قرآن اور صاحب قرآن ﷺ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کرو تو یقیناً آپ کی مضطرب روح کو سکون حاصل ہوگا اور سجدہ میں جا کر اللہ سبحانہ سے سیدھے راستہ پر چلنے کی دعا مانگو۔ اللہ کی رحمت سے آپ کا یہ عمل اسلام قبول کرنے کا موجب بنے گا، ان شاء اللہ۔ ☆

☆ الاعتصام ۲۳ اگست تا ۱۲ ستمبر ۲۰۱۹ء

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مصادر ومراجع

۱: تفسیر ابن کثیر، ابن کثیر۔

۲: احسن البیان، از حافظ صلاح الدین یوسف۔

۳: معارف القرآن، از مفتی محمد شفیع۔

۴: قصص القرآن، از مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی۔

۵: ماہنامہ ضیائے حدیث لاہور، ختم نبوت قندیل اپریل مئی ۲۰۰۹۔

۶: محمدیہ پاکٹ بک، مؤلف مولانا محمد عبداللہ معمار امرتسری، مکتبہ سلفیہ لاہور

۷: شہادت القرآن، از مولانا حافظ محمد ابراہیم سیالکوٹی۔

۸: ''ثبوت حاضر ہیں''، مرتبہ محمد متین خالد، عالمی تحفظ ختم نبوت، ملتان۔

۹: احتساب قادیانیت، شیخ الحدیث محمد ادریس کاندھلوی، عالمی تحفظ ختم نبوت، ملتان۔

۱۰: قادیانی شبہات کا جوابات، مرتبہ مولانا اللہ وسایا، عالمی تحفظ ختم نبوت، ملتان۔

۱۱: حیاتِ مرزا اور حیاتِ عیسیٰ، از پروفیسر محمد اکرم نسیم ججہ۔فیض اللہ اکیڈمی، لاہور

۱۲: نصاب برائے ردّ قادیانیت، ناشر ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد، چنیوٹ۔

۱۳: برق آسمانی پر خرمن قادیان، مؤلف: مولانا ظہور احمد بگوی، در تذکرہ بگویہ، جلد چہارم، مرتبہ صاحبزادہ ڈاکٹر انوار احمد بگوی ﷾۔

۱۴: آسان ترجمہ قرآن، از مفتی محمد تقی عثمانی۔

۱۵: مرزائیت نئے زاویوں سے، از مولانا محمد حنیف ندوی۔

۱۶: قادیانی کتب اور ہفت روزہ لاہور، ۵ فروری تا ۴ مارچ ۲۰۱۱ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

عطا محمد جنجوعہ نے حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے قرآن و حدیث اور اجماع امت کی روشنی میں عقلی اور نقلی دلائل سے اُمت کا صحیح عقیدہ پیش کیا ہے۔ قادیانیوں کے باطل عقائد کی تردید کر کے انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی ہے نیز قادیانیوں کے شبہات و مغالطات کا نہایت علمی انداز میں ازالہ کیا ہے۔ داعیانہ اسلوب تحریر نے کتاب کی رفعت میں اضافہ اور اہمیت دوچند کر دی ہے۔

سید محمد کفیل بخاری حفظہ اللہ

لہٰذا تمام قادیانیوں کے لیے یہ کتاب راہِ نجات تلاش کرنے کا بہترین ذریعہ ہے مسلم علماء و خطباء کے لیے کافی علمی مواد ہے۔

حافظ محمد اکرم طوفانی حفظہ اللہ

ماشاء اللہ حیات عیسیٰ علیہ السلام کو عقلاً و نقلاً بہت ہی بہترین انداز میں ثابت کیا اور ساتھ ہی ساتھ قادیانیوں کو دعوت دی ہے۔ میں نے اس کتاب کو بہت ہی مفید پایا ہے میری رائے یہ ہے کہ یہ کتاب ہر گھر میں موجود ہونی چاہیے۔

مولانا محمد الیاس چنیوٹی حفظہ اللہ

محترم عطا محمد جنجوعہ واقعی لائق تحسین ہیں کہ انہیں بھی ختم نبوت کے چوکیداروں میں جگہ نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اُن کی تحریر کو ان کے لیے باعث نجات اور بھٹکے ہوئے لوگوں کے لیے باعث ہدایت بنائے۔ آمین

مولانا خاور رشید بٹ حفظہ اللہ

Design By: [illegible] MUHAMMAD AHSUN Gull

کتاب سرائے

پبلشرز اسٹیشنرز تمیرونِ کتب خانہ جات

الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور۔ پاکستان

فون: 0092-42-37239884-37320318

ای میل: kitabsaray@hotmail.com

فضلی بک سپر مارکیٹ

اردو بازار نزد ریڈیو پاکستان، کراچی۔

فون: 32212991-32629724